والہ وسلم بالاسانید والفہم الذی
یوتیہ اللہ عز وجل من شاء فی ذلک
العلم لم یعبد اللہ ولم یہتد احد
ولا تقرب بنبی وصلے اللہ علے افضل
خلق محمد والہ واصحابہ اجمعین
اما بعد می گوید احمد بن عبد الرحیم
العمری الدھلوی المعروف بولی اللہ
تولاہ اللہ تعالیٰ ومشائخہ ووالدیہ
برحمۃ العظمیٰ این رسالہ ایست مسمیٰ
بانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

[illegible]

...سلم و باطن
علم بآن متمسک شدہ و خود را بر طرفے ازاں
بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصاً لوجہ الکریم
واعاد علے وعلی الناس منہا الحظ الجسیم
مقدمہ باید دانست کہ یکے از نعم خدائے
تعالیٰ بر امت مصطفویہ علے صاحبہا
الصلوات والتسلیمات آنست کہ ارتباط
در سلسلہ ہای ایشان تا پیغامبر صلے اللہ علیہ
آلہ وسلم صحیح و ثابت است اگرچہ اوائل امت
را با واخر امت در بعض امور اختلاف
بودہ باشد پس صوفیہ صافیہ ارتباط
ایشان در زمن اول بصحبت و تعلیم و تادب
باداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ

اسناد سے اور اوس فہم سے جو اللہ تعالیٰ
جسے چاہتا ہے بخشتا ہے تو کوئی اللہ تعالیٰ
کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نپاتا اور
نہ کوئی بشر مقرب ہوتا اللہ جل شانہ کا وصلی
اللہ علے افضل خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین
اسکے بعد کہتا ہے احمد بن عبد الرحیم عمری
دہلوی عرف ولی اللہ خدا اوسکو اور اوس کے
مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمیٰ میں ڈھانکے
لیوے یہ رسالہ ہے کہ اس کا نام **انتباہ
فی سلاسل اولیاء اللہ** واسانید
وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
تالیف کیا گیا واسطے تعریف اون سلسلون مشہورہ
کے جنسے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا
ہے خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے
او مجھے اور اور لوگون کو اس سے نصیب کامل
عطا فرمائے **مقدمہ** جاننا چاہیئے کہ اللہ
تعالیٰ کی جو نعمتیں اس امت محمدی پر ہیں
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم۔ اونمیں سے ایک یہ ہے
کہ سلسلون کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم تک صحیح و ثابت ہے اگرچہ بعض امور میں
اوائل امت اور اواخر امت کا اختلاف
ہو تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ
میں ہوئے ہیں تو اونکا ارتباط صحبت اور تعلیم
اور نفس کی تہذیب کے آداب سے متادب
ہونے سے تھا۔ اوس وقت خرقہ

وبیعت و در زمن سید الطائفه جنید
بغدادی رسم خرقه ظاهر شد و بعد از ان
رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسله بهمه
این امور متحقق است و اختلاف صور ارتباط
ضرر نمی کند و خرقه و بیعت را اصلے هست
از سنت سنیه اما خرقه پس اصلش الباس
آنحضرت است صلی الله علیه و آله وسلم عمامه
را به عبد الرحمن بن عوف در وقتیکه امیر لشکر
گردانید و اما بیعت پس وجود آن و
اعتبار آن از آنحضرت صلی الله علیه و آله و
سلم مستفیض یقینی است کما لا یخفی و علمای
کرام ارتباط ایشان در زمن اول باستماع
احادیث و حفظ آن در وعاء قلب بود و بعد
از ان تصنیف کتب و قراءة و مناوله و
اجازت و وجاده آن پیدا شد و ارتباط
سلسله بهمه این امور صحیح است و اختلاف
صور را اثری نیست و هر یکے ازین امور
اصلے دارد از سنت سنیه اما قراءة پس اصلش
قراءة عبد الله بن مسعود است و سؤال اعرابی
و مناوله اصلش کتابت آنحضرت است باطراف
بلدان و مناوله صحیفه بعبد الله بن جحش و
همچنین اجازت و وجاده را اصول است
که در کتب حدیث مبین می شود بالجمله رسم
قدیم صوفیه است که یاران خود را خرقه
می پوشانند از قلنسوه و عمامه و قمیص و قبا

اور بیعت نہ تھی اور سید الطائفہ حضرت
جنید بغدادی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ
کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اوسکے بیعت کا
دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط ان امور کے
سلسلہ روشن کا متحقق یعنی صحیح و ثابت ہے
اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتیں جو مختلف ہیں
ان سے کچھ ضرر نہیں اور خرقہ اور بیعت کی
اصل ہی سنت سنیہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن
بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب اونکو امیر لشکر کیا تھا
اور بیعت کی اصل تو خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور
متواتر یقینی ہے کچھ چھپی نہیں پس زمانہ اول میں علمائے
کرام کا ارتباط حدیثیں سننے اور انکو اپنے دل
میں محفوظ کرنا تھا بعد اسکے کتابیں تصنیف ہونیکی اور
قراءة اور مناولہ اور اجازت اور وجادت
جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب امور
میں صحیح ہے اور صورتوں کے اختلاف کا کچھ
مضائقہ نہیں اور ان سب باتوں کی سنت سنیہ میں
اصل ہے چنانچہ قراءة کی اصل تو حضرت عبد اللہ بن
مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور مناولہ کی اصل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین اطراف
بلاد میں اور مناولہ صحیفہ عبد اللہ بن جحش کو […]
اجازت اور وجادت کے اصل ہیں انکا کتب حدیث
میں بیان ہے غرض صوفیہ کی رسم قدیم یہی کہ اپنے
یاروں کو خرقہ پہناتے ہیں خواہ کلاہ خواہ عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا

ورداو ازار هرچه میسر شود بنه وجه یکے
خرقه اجازت چون خواهند که شخصے
را از محبان خود اجازت طریقه دهند
واورا نائب خود سازند در تلقین و صحبت
با طالبان واخذ بیعت واعطاء خرقه
اورا خرقه دهند وشرط آن قبولیت
این معنیت دیگر خرقه ارادت
چون عزیزی در زمرهٔ صوفیان داخل شد
واعمال ایشان بجد تمام پیش گرفت
اورا خرقه عطا می کنند تا علامت دخول
او باشد در طریقهٔ صوفیه وشرط او رویت
جد و جهد است دنفس استقامت او
درین باب سوم خرقه تبرک چون برکسے
مهربان شوند که برکات عزیزان شامل
حال او باشد اورا خرقه دهند بغیر
ملاحظهٔ شرطے پادشاه باشد یا امیر یا تاجر
وهمچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت
توبه از معاصی وآن عام ست هر مسلمان را
وبیعت تبرک بدخول در سلسله صالحین وآن
نیز عام ست وبیعت تحکیم که شیخ را در سلوک
طریقه مجاهده بر خود حکم سازد وبجد تمام این
راه را سلوک نماید وآن مخصوص باصحاب
ارادت ست ودر هیئت بیعت اختلاف
است جمهور صوفیه دیار عرب هیئت
خود را برکف دست راست ...

اقسام خرقہ — اقسام بیعت — در بیان ہیئت بیعت

خواه چادر خواه ازار جو کچھ میسر ہوا ور
اوسکی تین طریں ہیں ایک خرقہ اجازت کہ جب
چاہتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت
دیں اور اوسکو اپنا نائب کریں تلقین میں
اور صحبت میں کہ طالبوں سے بیعت لے اور خرقہ
عطا کرے تو اوسکو خرقہ دیتے ہیں سو اوسکی
شرط اس امور کا قبول کرنا ہی دوسری طرح
خرقہ ارادت ہی کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے
زمرہ میں داخل ہوتا ہے اور انکے سے عمل جد و جہد سے
کرنے لگتا ہے اوسکو خرقہ عطا کرتے ہیں کہ اوسکی
صوفیوں میں داخل ہونے کی علامت ہوا اور اوسکی
شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے کہ وہ جہد کوشش
کرتا ہے ان امور میں اور استقامت رکھتا ہے
تیسرا خرقہ تبرک ہی کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہیں کہ
صوفیوں کی برکات اوسکے شامل حال ہوں اوسکو
خرقہ دیتے ہیں اوس میں کچھ شرط نہیں بادشاہ ہو یا
امیر یا سوداگر کوئی ہو اور اسی طرح بیعت
بھی کئی قسم کی ہے ایک بیعت توبہ ہے کہ گناہوں سے
توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کے واسطے
یعنے جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت
لے سکے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے
سلسلہ میں داخل ہو سو وہ بھی عام ہی اور ایک
بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ میں
اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس
رستے چلے سو یہ خاص ہے ارباب ارادت کے

بیعت النسا بنسبت شیخ کف دست راست

طالب نشیند و هر یکے با بہام و اصابع کف
دیگرے را قبض کند و بعد قرأة سورة فاتحه
و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللّٰهم
انی اشہدک و اشہد ملائکتک و
انبیاءک و اولیاءک انی قبلته شیخا
فی الله و مرشدا و داعیا و شیخ گوید اللّٰهم
انی اشہدک و اشہد ملائکتک و
انبیاءک و اولیاءک انی قبلته ولدا
فی الله. بعد ازان دعا کند و بانچه ضروری
داند وصیت کند و باین ہیئت اشارہ واقع
شدہ است در آیت ید الله فوق ایدیہم
و الخ و والدین فقیر را از رویائے آنحضرت
صلی الله علیه و آله و سلم و این فقیر نیز
از رویائے آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
معلوم کردہ است ہیئت آن مصافحه است
دو دست طالب در میان دو دست شیخ
باشد و کلمات مبارکه ماثورہ که در حدیث
صحیح آمدہ است بگوید و در آخر بگوید
اخترت الطریقة الفلانية و این بحث
در رسالہ القول الجمیل فی سواء السبیل ذکر
کردیم و هذا اوان الشروع فی المقصود +

رکھتا ہی اور انگوٹھی اور انگلیون سے ایک دوسرے کا
ہاتھ پکڑتا ہے اور بعد سورہ فاتحہ پڑھنے اور
قرآن شریف کی آیتین پڑھنے کی مرید کہتا ہی
اللّٰھم انی اشہدک و اشہد
ملائکتک و انبیاءک و اولیاءک
انی قبلته شیخا فی الله و
مرشدا و داعیا - اور شیخ کہتا ہے
اللّٰھم انی اشہدک و اشہد ملائکتک
و انبیاءک انی قبلته ولدا فی الله +
...... اسکے بعد دعا کرے اور ضروری باتون کی وصیت
کرے اور اسی آیت کا اشارہ ہی آیہ کریمہ ید الله فوق
ایدیہم مین اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب
مین آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم سے بیعت کا معلوم
ہوا ہی اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی الله علیه و سلم سے
خواب مین معلوم ہوا ہی اسکی صورت مصافحہ کی ہے
کہ دونو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونو ہاتھون مین ہوتے ہین اور
کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف مین آئے ہین کہتے
ہین اور بعد اس کے کہتے ہین اخترت الطریقة
الفلانية اور اس کا سب ذکر ہمنے کتاب قول الجمیل فی
سواء السبیل مین مذکور کردیا ہے اور اب مقصد کے شروع
کا وقت ہے -

فصل

در عالم باطن ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و صحبت و خرقه
و فیض توجه و تلقین بجناب عالی حضرت پیغمبر صلی الله
علیه و آله و سلم است تفصیل این اجمال آنکه این ...

فصل

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت و خرقہ
و فیض توجہ و تلقین عالم باطن مین آنحضرت صلی
الله علیه و آله و سلم سے ہی اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

فقیر در واقعه دید که بخدمت آنحضرت صلی
الله علیه و آله وسلم رسیده است و مقابل
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم نشسته نخست
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم صورت
مثالیه افاضه فرمودند یکی جسمی که جانب
اعلی و اسفل او هر دو پیراهن دارد و
اعلی آن عریض تر است از اسفل و درمیان
اعلی تا اسفل بتدریجیت چنانکه در جسم مخروطی
می باشد و آن مثال نسبت خاصه
آنحضرت است صلی الله علیه و آله وسلم
دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و در
وسط آن عودی مرکوز است و آن تمثال
نسبت سالکان است که از جذب چندان
بهره نیافته اند سوم جسمی شبیه ثانی الا
آنکه عود بر زمین قائم است و آن طبق بر وی
معتمد و آن تمثال نسبت مجذوبان است
که از مراتب سلوک چندان بهره ندارند
و در ضمن نمودن این صورتهای سه گانه
القا فرمودند که نسبت خاصه آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم آنست که طبقات مجرده
روحانیه و مراتب سفلانیه جسمانیه
همه بکمالات مناسبه خود متصف باشند
و مراتب روحانیه قوی تر بود و هیچ
چیز از مراتب روحانیه نباشد الا که
او را در عالم نسمیه خلیفه و نمودجی هست

اس فقیر نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا ہے اور روبرو
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صورت مثالیہ
دیکھی۔ اول تو ایک ایسا جسم کہ اوسکا
اعلے اور اسفل پیراہن رکھتا ہے اور
اعلی اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان
اعلی اور اسفل کے تدریج ہے جیسے جسم مخروطی
مین ... ہوتی ہے اور وہ تمثال (صورت) ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خاص نسبت کی
پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدور جیسے ایک طباق
زمین پر رکھا ہوا اور اوسمین ایک لکڑی گڑی ہوئی
ہو وہ تمثال سالکون کی نسبت کی ہے جنہون نے
جذب کا چندان حصہ نپایا ہو تیسرے ایسی شکل
جیسی دوسرے شکل لیکن وہ اس طرح کہ جیسے لکڑی
زمین مین گڑی ہوئی اور طباق اوسکے اوپر ہو۔
وہ تمثال مجذوبونکی نسبت کی ہے جنہونے سلوک کا
چندان حصہ نہین پایا اور ان تینون تمثالون کے
دکھلانے کے درمیان یہ بات دل مین ڈالی کہ خاص
نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وہ ہے
کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ
سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کے ساتھ متصف
ہون اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہون
اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہین
جسکا عالم نسمیہ مین خلیفہ اور نمونہ نہین ہے۔

مانند آن که محبت ذاتیه را نمونه باشد و آن
محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفه
باشد و آن سجده ظاهر و آنانکه این جامعیت
را نیافته اند دو قسم اند قسمی مجذوب اند که
تکمیل مراتب روحانیه کرده اند دون
المراتب النسمیه و وسعت درجات ایشان
فوق است فقط و قسمی سالکانند که تکمیل
مراتب سافله کرده اند دون المراتب الروحانیه
و وسعت کمال ایشان درجات تحت
است و بس چون این معرفت جلیله
بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلی اللہ علیه و
آله وسلم تبسم کنان سر از جیب مراقبه
بیرون آوردند و دو دست خویش
بر داشتند و اشارت فرمودند به بیعت
و مصافحه این فقیر برخاست و زانو بزانو
متصل ساخته و دو دست خود در میان دو
دست آنحضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم
نهاد و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت
چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور
مبارک چشم بسته متوجه شد آنگاه
همان نسبت خاصه که سابقاً علم آن داده
بودند عطا فرمودند فاحطت بها علما
وحاشا درین واقعه هیچ کلمه و کلام درمیان
بود و افاضه روحانیه بود با اشارت
و فعل و چون این فقیر بزیارت مدینه منوره

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہی محبت افعال اور
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے سجدہ ظاہر
اور جن لوگو نکو یہہ جامعیت نہیں ملی ہے وہ دو
قسم ہین ایک قسم تو مجذوب ہین کہ اونہون نے مراتب
روحانیہ کی تکمیل کی ہے سوای مراتب نسمیہ کے
ان کی وسعت درجات فقط فوق ہے اور
دوسری قسم سالک ہین کہ مراتب سافلہ کے
تکمیل کی ہے سوای مراتب روحانیہ کے ان کی
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہی اور جب
یہ معرفت جلیلہ میری خاطر مین جمی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئی سر مبارک
گریبان مراقبہ سے اوٹھایا اور اپنے دونو مبارک
ہاتھ اوٹھائی اور اشارہ فرمایا بیعت اور مصافحہ کا
یہ فقیر اوٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھ کر اپنے دونو
ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونو
مبارک ہاتھون مین رکھا اور بیعت کی بعد فراغ
بیعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
مبارک آنکھین بند کین اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھین
آن کے حضور مبارک مین بند کین اوس وقت آپنے
وہی نسبت خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا
فرمائی تو مین محیط ہو گیا از روئی علم کے اور حاشا اللہ
کہ اس واقعہ مین کچھ کلمہ وکلام درمیان نہ تھا فقط
روحانی فیض تھا یا اشارہ اور فعل تھا۔ اور
جب یہ فقیر مدینہ منورہ پہونچا۔

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجه شد مراتب
جذب و سلوک همه از ابتدا تا انتها در نظر
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم طے کرد آنگاه
این فقیر را بزرگی و حکیم ملقب ساختند و طریقه
عنایت فرمودند و آنچه در علم مشکلات داشتم
پرسیدم جواب باصواب اکثر آن چیزها
در رساله فیوض الحرمین نوشته ام و بیان
طریقه در رساله همعات میسر شد یکے ازان
جوابها که در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا
نوشته شد این فقیر در جناب آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم عرض کرد بوجهے از
کلام روحانی که آنحضرت چه میفرمایند در
فرقه شیعه که محبت اهل بیت دعوی میکنند
و باصحاب آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم عداوت
دارند افاضه فرمودند که مذهب این جماعت
باطل است و بطلان مذهب ایشان از تامل
در تعریف امام که ایشان مقرر کرده اند ظاهر
خواهد شد انتهی بعد افاقت ازان حالت در
معنے امام تامل کرده شد معلوم گشت
که ایشان میگویند که امام معصوم مفترض
الطاعة می باشد و وحی باطنی که عبارت
از القای حکم الهی بر باطن است بطریق
اجتهاد یا الهام با امن از خطا دران مسئله
او را ثابت می کنند و میگویند او را خدای
تعالی نصب کرده است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک روضہ انور میں متوجہ رہا
سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا
تک طے کیئے اوسوقت اس فقیر کو القاب بزرگی
و حکیم سے ملقب فرمایا اور ایک طریقہ عنایت
فرمایا اور جو جو علم میں مشکلات تھی میں پوچھی
اور اونکا جواب باصواب پایا اُن میں سے اکثر
مینے رسالہ فیوض الحرمین لکھے ہیں اور طریقہ کا
بیان رسالہ ہمعات میں میسر ہوا اور ایک اون
جوابوں میں سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں نہیں لکھا
اس میں لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک وجہ
روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلی الله علیه و آله
وسلم میں عرض کیا کہ فرقہ شیعہ کے واسطے کیا ارشاد
ہے کہ یہ اہلبیت کی محبت کا دعوی کرتے ہیں اور
اصحاب رضی الله عنہم سے عداوت رکھتے ہیں تو
افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب باطل ہے
اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جاویگا
جب غور کروگے لفظ امام کی تعریف میں جو انہوں نے
مقرر کی ہے انتہی۔ بعد اوس حالت کے افاقہ سے
مینے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں امام معصوم
مفترض الطاعت ہوتا ہے اور وحی باطنی کہ
عبارت ہے حکم الٰہی کے القا ہونے سے باطن
میں یا الہام یا امن خطا سے اوس مسئلہ میں
ثابت کرتے ہیں بطریق اجتہاد کے اور کہتے
ہیں کہ اوس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگون
کے واسطے

تا ایشان را احکام الہی رسانند و بحقیقت معنی نبوت ہمین خصال رجوع می کنند زیرا کہ بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام حاصلش ہمین نصب و افتراض طاعت است پس بحقیقت ایشان قائل بختم نبوت نیستند و آئمہ را رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ نام نبوت نمی گویند و ہل عقیدۃ اقبح من ذالک و در عالم ظاہر این فقیر را از جہت بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت و تلقین اشغال ہمہ این امور یا بعض این امور با جمیع خانوادہ ہای طریقہ کہ امروز بر روی زمین مشہور اند یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است فالحمد للہ از انجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہای مشہورہ می نویسد بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور ترین طرق است در عرب و ہندوستان و نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع شدہ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور است و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر و سند و کبرویہ در توران و کشمیر و شطاریہ در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصر و سواد ان و مدینہ فی الجملہ و در مغرب عیدروسیہ در حضرموت سلسلہ صحبت این فقیر در طریق تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است

کہ اونکو احکام الہی پہنچاویں اور فی الحقیقت نبوت کے معنے یہی خصلتین ہین اسواسطے کہ نبی کی تعریف یہی ہے کہ بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے اوسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل یہی مقرر کرنا اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ در حقیقت ختم نبوت کے قائل نہین ہین اور اماموں رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہین اگرچہ نبوت کا نام نہ لین اس عقیدہ سے بھی کوئی اور بدتر عقیدہ ہے اور عالم ظاہر مین اس فقیر کو بوجہ بیعت اور صحبت و خرقہ اور اجازت اور تلقین اشتغال کے یہ سب امور یا انمین کے بعضے امور اور سب خانوادون طریقہ سے جو آجکل روئے زمین پر مشہور ہین یا انمین کے اکثر سے ربط حاصل ہے انمین سے اس رسالہ مین مشہور خانوادونکی سند لکھتا ہوں حاصل کلام یہ کہ سب طریقون سے قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان مین بہت مشہور ہے اور نقشبندیہ ملک ہندوستان اور ماوراء النہر مین بہت مشہور ہے اور حرمین مین بھی شائع ہوا ہے اور چشتیہ طریقہ ہندوستان مین بہت مشہور ہے اور سہروردیہ خراسان و کشمیر و سند کے نواحی مین اور کبرویہ طریقہ توران و کشمیر مین اور شطاریہ ہندوستان مین اور شاذلیہ مغرب مصر اور اوسکے نواحی اور مدینہ مین فی الجملہ مشہور ہے اور عیدروسیہ طریقہ حضرموت مین اس فقیر کا سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تک مستفیض متصل یقینی الوقوع ہے

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

کہ ہر یکے از رجال سلسلہ با شیخ خود
صحبت داشتہ و آداب طریق فراگرفتہ
بے شبہ ہر چند تعیین آن آداب و اشتغال
یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار
مدتے صحبت داشت و بیعت کرد و از
آداب طریقہ طرفے عظیم آموخت و اشتغال
طرق مشہورہ اخذ کرد و خرقہ صوفیہ از دست
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجہ کردند
و اصل نسبت حضور از توجہ ایشان حاصل کرد
و کرامات بسیار بچشم خود دید و واقعات
عجیبہ و اتفاقات غریبہ کہ بر ایشان و شیوخ
ایشان واقع شدہ بود یاد گرفت چنانکہ
قسم اول از کتاب انفاس العارفین بیان میکند
و در آخر عمر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و
توجہ دادند و کلمہ ید کَیَدی
مکرر گفتند والحمد للہ علی ذالک حمدا
کثیرا مبارکا فیہ وھو صحب
شیوخا کثیرۃ منھم السید عبد اللہ
صحب الشیخ آدم البنوری صحب
الشیخ احمد السرھندی صحب
خواجہ محمد باقی صحب
خواجہ امکنکی صحب مولنا
درویش محمد صحب مولنا
زاھد صحب خواجہ عبید اللہ
الاحرار صحب شیوخا کثیرۃ منھم

کہ ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ
صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل کئے ہین
بے شبہ ہر چند تعیین ہونا اون آداب و اشغال کا
یقینی نہین ہے پس فقیر ایک مدت حضرت والد
بزرگوار کی صحبت مین رہا ہے اور بیعت کی ہے
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور طریقوں
کے اشغال اخذ کئے ہین اور خرقہ صوفیہ انکے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خلوت مین اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے اور اصل نسبت حضور کی انکی توجہ سے حاصل
کی ہے اور بہت کرامتین اپنی آنکھوں سے دیکھی ہین
اور واقعات عجیبہ اور اتفاقات غریبہ جو ان پر اور
انکے مشایخ پر واقع ہوئے ہین یاد کئے ہین چنانچہ
قسم اول کتاب انفاس العارفین مین بیان کئے ہین
اور آخیر عمر مین اجازت تلقین اور بیعت و صحبت
و توجہ کی عنایت فرمائی ہے اور کلمہ یدہٗ کیدی
مکرر فرمایا ہے یعنے اسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے
سو الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ اور انہون نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ
سے اونمین سے سید عبد اللہ ہین کہ انہون نے
صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے اونہون نے
شیخ احمد سرہندی سے انہون نے خواجہ
محمد باقی سے انہون نے خواجہ امکنگی سے انہون
نے مولانا درویش محمد سے اونہون نے مولانا
زاہد سے اونہون نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت مین رہے ہین

مولانا یعقوب الچرخی وخواجہ علاء الدین
الغجدوانی صحبا خواجہ نقشبند
بلا واسطہ وصحب الاول ایضا خواجہ
علاء الدین العطار والثانی خواجہ
محمد پارسا وہما من کبار اصحاب خواجہ
نقشبند صحب شیوخا کثیرۃ اجلہم
خواجہ محمد بابا السماسی وخلیفۃ الامیر
سید کلال والخواجہ محمد صحب خواجہ
علیا الرامیتنی صحب خواجہ محمود الخیر
فغنوی صحب خواجہ عارف ریوکری
صحب خواجہ عبد الخالق الغجدوانی
صحب خواجہ یوسف الہمدانی صحب ابا
علی الفارمدی صحب شیوخا کثیرۃ اجلہم
اثنان احدہما الامام ابو القاسم القشیری
صحب ابا علی الدقاق صحب ابا القاسم
النصیرابادی صحب ابا علی الرودباری
وابا بکر الشبلی وابا بکر الواسطی صحبوا سید
الطائفۃ الجنید البغدادی والثانی
خواجہ ابا القاسم الکرکانی صحب ابا عثمان
المغربی صحب ابا علی الکاتب صحب ابا علی
الرودباری صحب جنید البغدادی و
الجنید البغدادی صحب خالہ السری
السقطی صحب معروف الکرخی صحب شیوخا
کثیرۃ اجلہم اثنان احدہما الامام
علی بن موسی الرضا صحب اباہ الامام

کہ انہیں سے مولانا یعقوب چرخی ہیں اور خواجہ
علاؤ الدین غجدوانی ہیں یہ دونو صحبت میں رہے ہیں خواجہ
نقشبند کے بلاواسطہ اور مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاؤ الدین
عطار کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور خواجہ علاؤ الدین غجدوانی
خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہے ہیں اور یہ دونو صاحب
بڑے بڑے اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے ہیں کہ ان
میں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور خلیفہ امیر سید
کلال ہیں اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں خواجہ علی
رامیتنی کے وہ صحبت میں رہے ہیں خواجہ محمود خیر فغنوی کے اور خواجہ
محمود صحبت میں رہے ہیں خواجہ عارف ریوکری کے خواجہ
عارف رہے ہیں صحبت میں خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے اور خواجہ
عبد الخالق صحبت میں خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف صحبت
میں رہے ہیں ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت سے شیوخ کی صحبت
میں رہے ہیں کہ ان میں دو بہت بزرگ ہیں ایک تو امام ابو القاسم
قشیری کہ وہ صحبت میں رہے ہیں ابو علی دقاق کے اور ابو علی دقاق
ابو القاسم نصیر آبادی کے ابو القاسم ابو علی رودباری کے اور ابو بکر
شبلی اور ابو بکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہے سید الطائفہ جنید بغداد
کی اور دوسرے خواجہ ابو القاسم کرگانی ہیں جو صحبت میں رہے ہیں
ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان ابو علی کاتب کے اور ابو علی کاتب
ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری جنید بغدادی
کے اور جنید بغدادی صحبت میں رہے ہیں اپنے ماموں سری
سقطی کے اور سری سقطی معروف کرخی کے اور معروف کرخی
صحبت میں رہے ہیں بہت سے شیوخ کے کہ ان میں دو بہت
بزرگ ہیں ایک تو امام علی بن موسی رضا اور دوسرے اپنے
والد امام ۱۲

موسی صحب اباه الامام جعفر الصادق
صحب اباه الامام محمد الباقر صحب اباه الامام زین العابدین
صحب اباه الامام حسین صحب اباه امیر المومنین
علی ابن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی
الله علیه وآله وسلم وثانیهما داؤد الطائی
صحب حبیبا العجمی صحب الحسن البصری صحب اصحاب
النبی صلی الله علیه وآله وسلم منهم انس
خادم رسول الله صلی الله علیه وآله و
سلم وحافظ سنته. باید دانست که طریقه
که امروز محفوظ ست منشاء آن جنید بغدادی است
و خرقه محفوظ امروز همان ست که بواسطه جنید ست
و از این سلسله سید عبدالله حامل بودند و بالاتر
از ایشان تا خواجه محمد باقی در هند مقتدای
صوفیه بودند و بارشاد ایشان عالمی به
منزل مقصود رسید و از خواجه امکنه تا خواجه
عبدالخالق در ملک ما وراء النهر بودند هر یکی در زمان
خود مرجع صوفیه و مقتدای طالبان و بفضل و
ارشاد مشهور انچه در مکتوبات حضرت خواجه
محمد باقی مسطور ست و تابعان ایشان بر آن رفته اند
همین سلاسل است که نوشته شد و در شجره بعض اهل بیت خواجه
محمد امکنه یافته شد که خواجه محمد امکنه ارتباط انابت و
صحبت در خفیه بخواجه محمد درویش داشت و از مولانا
زاهد را نیز ملاقات کرده اند و ایشان هر دو صحبت
حضرت خواجه عبید الله احرار دریافته اند والله اعلم
و بالاتر از خواجه نقشبند طریقه خواجگان می گفتند و ایشان

موسیٰ کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی اور وہ
اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین
کے اور وہ اپنے والد امام حسین رض کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے ان میں سے داؤد طائی
کہ وہ صحبت میں ہیں حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے
اور وہ اصحابوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان میں سے
انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور سنت
رسول اللہ کے حافظ ہیں جاننا چاہیے کہ جو طریقہ
آج کے دن محفوظ ہے اوسکا منشاء جنید بغدادی ہیں
اور خرقہ بھی محفوظ وہی ہے جو جنید بغدادی کے واسطے
سے ہے اور اس سلسلہ سے سید عبداللہ حامل تھے
اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہند میں مقتدا
صوفیہ کے تھے اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل
مقصود کو پہنچا اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبدالخالق تک
ما وراء النہر کے ملک میں تھے ہر ایک اپنے زمانہ میں صوفیوں کے
مرجع اور طالبوں کے مقتدا اور فضل و ارشاد میں مشہور
تھے وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا
ہے اور ان کے پیرو اسی پر ہیں وہ یہی سلسلے ہیں جو لکھا
گیا اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد امکنہ کے
لکھا ہے کہ خواجہ محمد امکنہ مرید اور صحبت خفیہ میں
خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے اور مولانا زاہد سے
بھی ملے ہیں اور یہ دونوں صحبت میں خواجہ عبید اللہ
احرار کے رہے ہیں واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے اوپر
طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا اور یہ لقب ملا کر

صحبت کرده‌اند و اینطریق از خواجه نقشبند رحمه الله
نقشبندیه میگفتند و ایشان اکتفا کردند بخفیه و از
خواجه یوسف همدانی تا جنید از راه ابوالقاسم
قشیری جامع بودند در علم ظاهر و باطن و
محدث بودند و تذکیر میکردند و از راه
ابوالقاسم گرگانی خصوص بکشف وقایع
مریدان و طریق سلوک ایشان و اختصاص
هر یکی با شیخ خود درین سلسله از راه صحبت
و خرقه و تلقین یقینی است که شبهه در ان
دخل نبود باید دانست که انچه درین سلسله
بغیر انقطاع یافته شد تهذیب قلب و
عقل و نفس است اما تهذیب لطائف خفیه
و احوالی که بعد تهذیب آن متفرع شود از
قبیل ثمرات و مواهب است نه از قبیل
عوارض و باید دانست که بتور بفتح موحده
و تشدید نون بلده ایست از توابع سهرند و
سهرند بکسر سین مهمله و سکون ها و فتح رای مهمله
بلده ایست عظیمه مابین لاهور و دهلی در اصل
نام آن سهرند یعنی بیشه شیر ست در زبان
فارسی گویان سرهند مستعمل میشود و کنه
نام موضعی است نزدیک شهر شیراز و آنرا
الکنه نیز گویند و چرخ بجیم فارسی و رای مهمله
و آخر آن خا معجمه نام قریه ایست از
توابع غزنین نقشبند نسبت است بحرفه کمخاب بافی
که ایشان و پدر ایشان بآن مشغول بودند کذا فی سفینة الاولیا

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اس طرف خواجہ نقشبند کو
طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے اور انہوں نے خفیہ ذکر
پر اکتفا کیا اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جنید تک
ابوالقاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے
علم ظاہر و علم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ
کہتے تھے اور ابوالقاسم گرگانی کے طریق سے
سب کو مریدوں کے حال کے کشف سے اور انکے
سلوک کی راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے شیخ
سے اس سلسلہ میں از راہ صحبت و خرقہ و تلقین کے
یقینی ہے کہ اس میں کچھ شک و شبہ کو دخل نہیں
جاننا چاہیے کہ اس سلسلہ میں جو بلا انقطاع
پایا جاتا ہے وہ تہذیب قلب و عقل و نفس ہے لیکن
تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اوسکی تہذیب سے
متفرع ہوتے ہیں وہ ثمرات و مواہب کی قسم
سے ہیں اور جاننا چاہیے کہ بتور بفتح موحدہ و
تشدید نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور
سہرند بکسر سین و سکون ہا و فتح رای مہملہ ایک شہر
عظیم ہے درمیان لاہور اور دہلی کے اصل میں
اوسکا نام سہرند ہے یعنی جنگل شیر کا اور فارسی
گویوں کی زبان پر سرہند مستعمل ہوا ہے اور اکنہ
ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور اوسکو
الکنہ بھی کہتے ہیں اور چرخ بجیم فارسی و رای مہملہ اور آخر
خاء معجمہ ایک گاؤں کا نام ہے توابع غزنین سے
نقشبند نسبت ہے کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف
کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کذا فی سفینۃ الاولیا

وغجدوان بغین معجمه مکسور و سکون جیم نام موضعی
است از توابع بخارا هذا هو المشهور وکفوی
در طبقات حنفیه گفته است بضم الغین المعجمه و
سکون الجیم وضم الدال المهملة قریة علی ستة
فراسخ من بخارا وفی اللب بفتح الدال المهملة
والله اعلم بالخبر فغنی بفتح فاء و سکون
غین معجمه و نون دیهی است از توابع بخارا
وریوکر بکسر راء مهمله دیهی است از توابع بخارا
رامیتن بفتح راء مهمله وکسر میم و سکون یای تحتیه
وکسر مثناة آخره نون قصبه ایست از توابع
بخارا سماسی بفتح سین مهمله وکسر ثانیه
دیهی ست از توابع شهر طوس که امروز آنرا
مشهد میگویند و نسبت بآن دیهه سماسیست
بفتح سین ثانیه و دو یا قشیری نسبت است
به بنی قشیر بضم قاف و فتح شین معجمه قبیله از
عرب دقاق بتشدید قاف اول و واسط
شهریست میان بصره و کوفه و در دو یاء
نسبت بناحیه منشای اصول ایشان بوده
گرگانی بضم کاف اعرابی و تشدید مهمله و
کاف عجمیه دیهی ست از دیهای مشهد
سری بفتح سین وکسر رای مهمله و تشدید یای
تحتیه در لغت بمعنی جوانمرد سقطی نسبت بسقط
فروشی و سقط متاع حقیر را گویند در بعض شجره
سری سقطی بن المغلس و در بعض المغلس بضم میم
فتح غین معجمه و تشدید لام و سین مهمله در لغت

غجدوان بشین معجمه مکسوره و سکون جیم ایک موضع کا
نام ہے توابع بخارا سے یہی ہے مشہور اور کفوی
نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے کہ بضم غین معجمہ و سکون
جیم و ضم دال مہملہ ایک گانو ہے بخارا سے چند فرسنگ
اور لب میں لکھا ہے بفتح دال مہملہ واللہ اعلم و بالخبر
فغنی بفتح فاء و سکون غین معجمہ و نون ایک گانون
ہے بخارا کے توابع سے اور ریوکر بکسر راء مہملہ بھی
ایک گانون ہے توابع بخارا سے رامیتن بفتح
رای مہملہ وکسر میم و سکون یائے تحتیہ وکسر مثناة
آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے سماسی
بفتح سین مہملہ وکسر سین مہملہ ثانیہ ایک گانو
ہے توابع شہر طوس سے کہ آجکل اوسکو مشہد کہتے ہیں
اوس گانون سے نسبت کر کے سماسی کہتے ہیں
سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور دو یای سے قشیری
نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف و فتح شین معجمہ
عرب کا قبیلہ ہے اور دقاق بتشدید قاف اول واسطہ
ایک شہر ہے درمیان بصری اور کوفے کے اور دو یای
نسبت ہے ایک اطراف کی کہ انکی اصول کا منشا ہے
انکے آباؤ اجداد کی پیدائش وہاں کی گرگان بضم کاف
عربی و تشدید مہملہ اور کاف عجمیہ ایک گانون ہے مشہد کے
گانوں میں سے سری بفتح سین مہملہ وکسرہ راء مہملہ و تشدید یائے
تحتیہ لغت میں بمعنی جوانمرد ہے سقطی نسبت ہے سقط
فروشی ہے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں اور بعض
شجرہ میں سری سقطی مغلس کا بیٹا ہے مغلس بضم میم و فتح
غین معجمہ و تشدید لام و سین مہملہ ساکن لغت میں

بعضی نماز صبح را در سیاہی شب گزارند
سلسلۂ صوفیہ علما سلسلۂ بشارت باید نوشت
اما طریقۂ قادریہ را شعب بسیار است اصح
و اوثق آن نزد یک اہل حدیث شعبہ
اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین ابن
العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ
از جہت سادات جیلانیہ و اشہر آن
در یمن شعبہ سرعیہ است بالجملہ این فقیر را
باکثر این شعب ارتباط صحیح واقعست
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت و
صحبت و خرقہ و تلقین و اجازت با والد
بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط
از جہت خرقہ و تلقین و صحبت و اجازت
با سید عبد اللہ است عن الشیخ آدم
البنوری عن الشیخ احمد السرہندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ
کمال عن السید فضیل عن سید گدا
رحمن عن السید شمس الدین عارف
عن السید گدا رحمن بن سید ابی
الحسن عن شمس الدین الصحرائی
عن السید عقیل عن سید بہاء الدین
عن سید عبد الوہاب عن السید
شرف الدین القتال عن السید
عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ
ابی محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اور بعضے کہتے ہیں جو صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھتے
سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت کا لکھنا چاہیئے
اور طریقۂ قادریہ کے شعبے بہت ہیں اور بہت
مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبۂ اکبریہ ہے
شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور
بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے عوام میں
سادات جیلانیہ کی جہت سے اور یمن میں
بہت مشہور شعبہ سرعیہ ہے الغرض اس فقیر کو
اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور
خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد
بزرگوار سے ہے اور اُن کو خرقہ اور تلقین اور
صحبت و اجازت کی رو سے سید عبد اللہ سے
ہے انکو شیخ آدم بنوری سے اون کو شیخ احمد
سرہندی سے انکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے
انکو شاہ کمال سے انکو سید فضیل سے اون کو
سید گدا رحمن سے۔ اون کو سید شمس الدین
عارف سے انکو سید گدا رحمن بن سید
ابو الحسن سے۔ اون کو شمس الدین صحرائی
سے اون کو سید عقیل سے۔ اونکو
سید بہاؤ الدین سے۔ اون کو سید
عبد الوہاب سے۔ اون کو سید
شرف الدین قتال سے اون کو
سید عبد الرزاق سے۔ اون کو اپنے
والد امام الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی نے

والفقیر الیشان را ارتباط از جہت خرقہ
با شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی است عن
ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
بہاؤ الدین القادری عن الحسیب النسیب
سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبد الرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبد القادر
جیلانی عن ابیہ عن جدہ وہلم جرا
و این فقیر را ارتباط از جہت خرقہ با شیخ
ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع است
وقد لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابوہ من
ید شیخہ امام احمد القشاشی وذو الخرقۃ
القادریۃ طرق منہا انہ لبسہا من ید شیخہ
الشیخ احمد الشناوی بلباسہ لہا من ید
ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ
لہا من ید ابیہ عبد القدوس بلباسہ
لہا عن ید الشیخ عبد الوہاب الشعراوی
بلباسہ لہا من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضۃ مصر بلباسہ لہا من
ید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن
امام الکاملیۃ بجاہ الکعبۃ المشرفۃ بلباسہ
لہا من الشمس الدین محمد بن محمد ن الجزری
بلباسہ لہا من عمر بن الحسن بن امیلۃ المراغی

اور اون کو خرقہ کی جہت سے شیخ
عظمت اللہ اکبر آبادی سے بھی ہے اونکو
اپنے والد سے اور انکو اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے اون کو سید
ابراہیم ایرجی سے اونکو شیخ بہاؤ الدین
قادری سے اون کو حسیب النسیب سید
السادات ابو العباس احمد بن حسن بن موسی
بن علی بن محمد بن حسن بن ابو نصر بن ابو صالح
بن عبد الرزاق بن قطب ابو محمد محی الدین شیخ
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اونکو اپنے
والد سے اونکو ان کے دادا سے اسیطرح
اوپر تک اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت
سے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی
سے ہے اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اون کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
شیخ احمد قشاشی کے اور خرقہ قادریہ میں کئی طریقے ہیں
ایک اونمیں سے یہ ہے کہ انہوں نے پہنا ہاتھ سے شیخ احمد شناوی
کے ساتھ اوس لباس کے جو انہوں نے اپنے
والد علی بن القدوس سے پہنا تھا اور علی بن القدوس
نے پہنا شیخ عبد الوہاب شعراوی سے اونہوں نے
جلال الدین سیوطی سے اونہوں نے روضہ مصر میں شیخ
کمال الدین محمد عرف امام الکاملیۃ سے روبرو
کعبہ شریف کے اونہوں نے شمس الدین
محمد بن محمد جزری سے انہوں
نے عمر بن حسن بن امیلۃ
المراغی سے۔

بلباسه لها من العز احمد بن ابراهیم الفاروقی
بلباسه لها من الامام محی الدین محمد بن
علی بن العربی قدس سرہ و اسرارهم
اجمعین و یرحمنا بهم بلباسه لها من ید
جمال الدین یونس بن یحیی بن ابی البرکات
الهاشمی العباسی بمکة المعظمة تجاه الرکن
الیمانی بالمسجد الحرام بلباسه لها من ید
شیخ الوقت عبد القادر الجیلانی و منها انه
اعنی الشیخ احمد القشاشی لبسها من ید
والده و شیخه الشیخ محمد المدنی عن الشیخ
الامین بن الصدیق عن الشیخ سراج الدین
عمر جبرئیل عن الشیخ عبد القادر الجنید
المشرع عن ابیه الجنید بن احمد عن ابیه
احمد بن موسی المشرع الیمنی عن الشیخ
اسماعیل بن الصدیق الجبرتی عن الشیخ محمد
المزجاجی عن الشیخ اسماعیل بن ابراهیم
الجبرتی الیمنی عن الشیخ سراج الدین ابی
بکر بن محمد السلامی عن الشیخ محی الدین احمد
بن محمد بن احمد بن عبد الله بن یوسف الاسدی
عن الشیخ فخر الدین ابی بکر محمد بن علی بن نعیم
عن الشیخ ابی احمد محمد بن احمد بن عبد الله
بن یوسف الاسدی عن والده ابی محمد احمد
بن عبد الله الاسدی عن والده الشیخ
عبید الله بن یوسف الاسدی عن شیخه
عبد الله بن قاسم بن زربه عن الشیخ

اونھوں نے عز احمد بن ابراہیم فاروقی سے
اونھوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہ و اسرارہم اجمعین و یرحمنا بہم اور
محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحیی
بن ابو البرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامنے رکن یمانی کی مسجد الحرام میں اور اونھوں نے
پہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک
اُن طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
نے پہنا ہاتھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ محمد مدنی
کے ۔ اونھوں نے شیخ امین بن صدیق سے ۔
اونھوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے ۔
اونھوں نے شیخ عبد القادر جنید مسرع سے ۔
اونھوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے ۔
اونھوں نے اپنے والد احمد بن موسی مسرع
یمنی سے اونھوں نے شیخ اسماعیل بن صدیق جبرتی
سے اونھوں نے شیخ محمد مزجاجی سے اونھوں
نے شیخ اسماعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے انھوں
نے شیخ سراج الدین ابو بکر بن محمد اسدی سے
اونھوں نے شیخ فخر الدین ابو بکر محمد بن علی بن
نعیم سے اونھوں نے شیخ ابو احمد محمد بن
احمد بن عبد اللہ بن یوسف اسدی سے
انھوں نے اپنے والد شیخ عبد اللہ
بن یوسف اسدی سے اونھوں نے
اپنے باپ شیخ عبید اللہ بن قاسم بن زربہ
سے اور اونھوں نے شیخ

ابی محمد عبدالله علی الاسدی الیمنی عن القطب
الغوث الفرد الجامع محی الدین ابی محمد عبدالقادر
بن ابی صالح الجیلانی قدس الله روحه ثم الشیخ
ابو محمد عبدالقادر الجیلی لبسها من ید الشیخ
ابی سعید المبارک بن علی بن الحسین بن
بندار البغدادی المخرمی بکسر المهملة المشددة
منسوب الی المخرم محلة ببغداد سمی بها انزلها
بعض ولد یزید بن المخرم فنسبت الیه ذکره
المنذری کما فی الطبقات الحافظ ابن
رجب الحنبلی لبسها من ید ابی الفرج محمد بن عبدالله
الطرطوسی لبسها من ید ابی الفضل عبدالواحد بن
عبدالعزیز بن الحارث التمیمی بلباسه لها من ید والده
عبدالعزیز بن الحارث التمیمی بلباسه لها من ید
استاذه ابی بکر محمد بن دلف بن خلف بن
محمد بن جحدر الشبلی بلباسه لها من ید سید
الطائفة الاستاذ ابی القاسم الجنید بن محمد البغدادی
قدس سره واسرارهم ورحمنا بهم الی آخر السند
المذکور فی سلسلة الصحبة الا ان الصوفیه
اتفقوا علی ان الحسن البصری اخذ
عن سیدنا علی رضی الله عنه وجمعی از
شجره نویسان درین موضع سلسلهٔ نسب
اثبات کنند و فیه نظر زیرا که قرینه قائم
نشده است بر آنکه تربیت باطنی باین
سلسله بوده باشد والله اعلم و آن
سلسله این است سیدی الشیخ ابو محمد

ابو محمد عبداللہ علی اسدی یمنی سے انہوں نے
قطب غوث الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبدالقادر
بن ابو صالح جیلانی قدس اللہ روحہ سے پھر شیخ
ابو محمد عبدالقادر جیلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے
شیخ ابو سعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار
بغدادی مخرمی کی مخرم بکسر رای مہملہ مشددہ
اور بانسبت کی ہے ایک محلہ کا نام ہے بغداد
کے کہ اوسکو بزرگی ہوئی وہاں اوتری تھی
بعض اولاد یزید بن مخرم کی اون سے مشہور ہوا
وہ محلہ اس نام سے اس کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا ہی کہا
ہے طبقات حافظ ابن رجب حنبلی میں اور شیخ ابو سعید نے
ہاتھ سے ابو الفرج محمد بن عبداللہ طرطوسی کے اونکو پہنایا
ابو الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز بن حارث تمیمی نے اونکو پہنایا انکے
والد عبدالعزیز بن حارث تمیمی نے اور انکے استاد ابو بکر بن
محمد دلف بن خلف بن محمد بن جحدر شبلی نے —
اون کو پہنایا سید الطائفہ اوستاد . . . . .
ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ و
اسرارہم ورحمنا بہم پھر آگے وہی سند مذکور ہے
سلسلہ صحبت کے مگر صوفیوں کا اتفاق ہے اس امر
پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے اور ایک گروہ شجرہ لکھنے والوں کے اس مقام میں
سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اسمیں جائے
گفتگو ہے اسواسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا
جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو
واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

عبد القادر الجیلانی اخذ الطریقة عن
ابیه ابی صالح موسی جنگی دوست عن
ابیه السید عبد الله عن ابیه السید
یحیی زاهد عن ابیه السید محمد رومی
عن ابیه السید داؤد امیر محمد اکبر
عن ابیه موسی ثانی عن ابیه السید
عبد الله عن ابیه السید موسی الجون
عن ابیه السید عبد الله المحض عن
ابیه السید حسن المثنی عن ابیه الامام
حسن المجتبی عن ابیه و امه سیدنا علی
المرتضی و سیدتنا فاطمة الزهراء کلیهما
عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم
و کتاب غنیة الطالبین و فتوح الغیب
و مجالس ستین که ملفوظ حضرت غوث
است و اصل طریقه الشان در آنها
مفصل ست این فقیر اخذ کرد و اجازت
از شیخ ابو طاهر محمد بن ابراهیم الکردی
عن ابیه عن القشاشی عن الشناوی عن عبد الرحمن
بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فهد
الهاشمی العلوی المکی عن عمه جار الله بن
عبد العزیز بن فهد المکی عن ابی الفضل
جلال الدین سیوطی قال انبانی الشیخ
جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق
التنوخی عن ابی العباس الحجار عن احمد بن
یعقوب المارستانی عن قطب الطریقه

محمد عبد القادر جیلانی نے اخذ
کیا اپنے والد ابو صالح موسے
جنگی دوست سے اونہون نے
اپنے والد سید عبد اللہ سے اونہون
نے اپنے والد سید یحیی زاہد سے اونہون نے اپنے
والد سید محمد رومی سے اونہون نے اپنے والد
سید داؤد سے اونہون نے امیر محمد اکبر سے
اونہون نے اپنے والد موسی ثانی سے اونہون نے
اپنے والد سید عبد اللہ سے اونہون نے اپنے
والد سید موسی جون سے اونہون نے اپنے والد سید عبد اللہ
سے اونہون نے اپنے والد سید حسن مثنی سے
اونہون نے اپنے والد امام حسن مجتبی سے اونہون نے والد
اور والدہ سیدنا علی مرتضی و سیدتنا فاطمہ الزہرا
سے اور ان دونون نے نبی صلعم سے ۔ اور کتاب
غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب و مجالس ستین کہ جو
ملفوظ ہین حضرت غوث کے اور اصل طریقہ انکا
انمین مفصل ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ
ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی سے اونہون نے اپنے
والد سے اونہون نے قشاشی سے اونہون نے شناوی
سے اونہون نے عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزیز
بن فہد ہاشمی علوی مکی سے اونہون نے اپنے چچا جار اللہ
بن عبد العزیز بن فہد مکی سے اونہون نے ابو الفضل
جلال الدین سیوطی سے اونہون نے کہا مجھے خبر دی
شیخ جلال الدین بن ملقن نے اونہون نے کہا مجھے خبر
دی ابو اسحاق تنوخی نے اونکو ابو العباس حجار نے

الشيخ محي الدين عبد القادر الجيلاني
قال انبانا شيخنا ابو طاهر قال اخبرنا الشيخ
محمد سعيد بن الحسن القرشي الكوكني ثم
المدني في رسالة ايقاظ الهمم بالاوراد
والاذكار لتعرض نفحات العزيز الغفار عن
العارف بالله الشيخ ابراهيم الكردي قال
وانبانا شيخنا ابو طاهر عن ابيه الشيخ ابراهيم
الكردي قال اخبرنا شيخنا الشيخ احمد بن
محمد القشاشي المدني ان كيفية ذكر الطريقة
العلية القادرية ان تجلس مربعا و تضع
كفيك على فخذيك مبسوطتين و تغمض
عليك وتبدا بالذكر من جانبك الايسر
وتقصد ان تاخذ ما سوى الله من قلبك
وهو تحت يديك الايسر بقولك لا و
تمرها الى ان تطرح اله وهو المنفي
فوق كتفك الايمن و تثبت بقولك الا
من فوق كتفك الايمن الله في قلبك
الذي القيت ما سوى الله تعالى
عنه بضرب شديد ليتاثر قلبك و
يتمكن فيه نور الذكر انتهى وبه
الشيخ ابراهيم الكردي انه قال في ايقاظ
القوابل ينبغي لطالب الحق سبحانه ان
يسأل بعد اداء ما افترض عليه طريق
التقرب بالتزام ما يطيقه من مندوبات
الاقوال والافعال بخالص العبودية

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر
دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ محمد
سعید بن حسن قرشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے
رسالہ میں جسکا نام ہے ایقاظ الہمم بالاوراد والاذکار
لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ شیخ
ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے
شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ شیخ احمد بن
محمد قشاشی مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس
طور پر ہے کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند
کرلے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے اور
ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہے اللہ کے ماسوا
کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے لا سے شروع
کرے اور کھینچے اسکو یہانتک کہ ڈالے اِلٰہ کو حالت
نفی میں اوپر داہنے مونڈھے کے اور اثبات کرے
ساتھ لفظ الا کے داہنے مونڈھے کے اوپر سے اللہ
کو بیچ دل کے جس سے ماسوائے اللہ کو نکالا ڈالا
تھا بہت شدت اور ضرب کے ساتھ کہ دل میں
اثر ہو جائے اور اسمیں ذکر کا نور قرار پکڑے
انتہی اور اسی سند سے ہے شیخ ابراہیم کردی سے
کہ انھوں نے کہا ہے بیچ ایقاظ القوابل کے حق
سبحانہ تعالی کے طالب کو چاہیے بعد ادائے فرائض کے
سوال کرے طریقہ اللہ کے تقرب کا اپنے پر لازم کر لینے سے
اس وظیفہ کے جسکی طاقت رکھتا ہو فعل و اقوال مستحب خالص

فانها تنتج المحبة الالهية المنتجة لما قال
صلى الله عليه وآله وسلم فيما يرويه عن
ربه تبارك وتعالى وما تقرب الى عبدي
بشئ احب الى مما افترضت عليه ومايزال
عبدي يتقرب الى بالنوافل حتى احبه
فكنت سمعه الذي يسمع به وبصره
الذي يبصر به ويده التي يبطش بها
ورجله التي يمشي بها زاد في غير رواية
البخاري وفؤاده الذي يعقل به ولسانه
الذي يتكلم به فمن اراد العمل على ذلك
فعليه بالذكر بالغدو والاصال وان لايكون
من الغافلين فيما بين ذلك عند تقلباته
في الاشتغال وافضل الذكر لا اله الا الله
فان كان متجردا عن الاسباب
فلينقطع بالذكر وان كان من اهل
الاسباب فليجعل منه وردا بحسب الفراغ
ومن الوسط ان يقول لا اله الا الله
الفا بعد كل من الصبح والعشاء
والتهجد وعند العذر ياخذ بالميسر
والاستغفار مائة بعد كل من الاوقات
الثلاثة ويعمل بمضمون حديث
استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم
سبعا وعشرين كان من الذين يستجاب
لهم ويرزق بهم اهل الارض
ويكون ذلك بعد الصبح ويعمل

کہ اُسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والے اُس
شے کا جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث
قدسی میں یعنے نہیں نزدیکی کی طرف میری بندہ میرے
نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے سے
اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل
کے یہانتک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے تو میں ہوتا
ہوں اُسکے کان جنسے وہ سُنتا ہے اور اُسکی آنکھیں
جنسے وہ دیکھتا ہے اور اُسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور
اُسکے پاؤں جنسے وہ چلتا ہے اور بخاری کی اس
روایت کے سوا اوروں نے یہ بھی زیادہ روایت
کیا ہے کہ اور اُسکا دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اُسکی
زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے انتہی۔ تو جو شخص اُس پر
عمل کرنا چاہے وہ صبح وشام ذکر کیا کرے اور غافلوں
میں سے نہ ہووے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل
الذکر لا الٰہ الا اللہ ہے پس اگر مجرد ہے کسی طرح کا کھیڑا
نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے
کاروبار میں گھِرا ہوا ہے تو اپنی فراغت کے موافق
ورد وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہے کہ لا الٰہ
الا اللہ ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی
نماز کے بعد ورد کرے اور عذر کے وقت جس قدر
آسان ہو اور ایک سو مرتبہ استغفار ان تینوں
نمازوں کے بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے
کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص استغفار چاہے واسطے
مومنوں اور مومنات کے ہر روز ستائیس دفعہ وہ ہوگا
اُنہیں سے جنکی دعا قبول ہوتی ہے اور جنکے سبب اہل

فارسی

بمضمون حدیث من استغفر اللہ
دبر کل صلوٰۃ ثلث مرات فقال استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ
غفرت لہ ذنوبہ وان کان قد فر من الزحف
فیقول بعد الصبح کل یوم لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء
قدیر عشر مرات وان تیسر بعد کل
فریضۃ فہو اولی ویقول بعد کل من الصبح
والعصر اللہم صل علی سیدنا محمد و
علی الہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک
عشرا ویقول بعد العاشرۃ وعلی جمیع
الانبیاء والمرسلین وعلی الہم وصحبہم
والتابعین وعلی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین علینا
معہم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک و
مداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون
وغفل عن ذکرک الغافلون وان جعل
بعد کل فریضہ عشرا فہو ازکی ویقرا
الاخلاص بعد کل فریضۃ عشرا و
بعد رکعتی الضحی بسورتیہا والشمس
وضحاہا والضحی یقول سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اردو

اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کریں یعنی
جو شخص مغفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ
اور کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ تو اوسکے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ جہاد سے
بھاگا ہو۔ پس کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وہو علی کل شیء قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز
کے بعد کہے تو اولی ہے اور ہر صبح اور عصر کے بعد
دس دفعہ یہ پڑھے اللہم صل علی سیدنا وعلی
آلہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک اور دسویں
دفعہ یہ پڑھ لیوے وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین
وعلی آلہم وصحبہم والتابعین وعلی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین وعلینا معہم
برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک ورضا
نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک کلما ذکرک
الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون۔ اور
جو ہر فرضوں کے بعد دس مرتبہ ورد کرلے
تو اور بہت خوب ہے ۔ اور ہر نماز فرض کے
بعد دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھا کرے اور
بعد دو رکعتوں چاشت کے سورتیں والشمس والضحی
پڑھے اوسکے بعد یوں کہے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

عدد خلق الله ابد دوام الله عشر مرات ويقرأ تبارك كل صباح ومساء ويزيد في المساء بعد المغرب سورة الم السجدة و ان ضاق الوقت عن هذين في الليل فالم السجدة وتبارك ويصلي ست ركعات من الاوابين بعد المغرب ويقول بعد ركعتي المغرب مرحبا بملائكة الليل مرحبا بالملكين الكريمين الكاتبين اكتبا في صحيفتي اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد ان الجنة حق والنار حق والموت حق و القبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب حق والشفاعة حق والصراط حق والميزان حق واشهد ان الساعة اٰتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور اللهم اني اودعت هذه الشهادة ليوم حاجتي اليها اللهم احطط بها وزري واغفر بها ذنبي وثقل بها ميزاني واوجب لي بها اماني وتجاوز بها عني برحمتك يا ارحم الراحمين وينوي بعد ركعتي المغرب في ركعتين منها حفظ الايمان مع الاوابين ويقول بعد السلام اللهم سددني بالايمان واحفظه علي في حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي كما وصى به الشيخ محي الدين قدس الله سره في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال

عدد خلق اللہ ابد دوام اللہ۔ دس مرتبہ اور یٰس اور تبارک ہر صبح وشام پڑھے اور مغرب کو بعد نماز کے سورہ الم سجدہ پڑھے اور جو نہ پڑھنے کا وقت نپائے رات کو تو الم سجدہ اور تبارک پڑھے — اور بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں کے یہ کہے مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا بالملکین الکریمین الکاتبین اکتبا فی صحیفتی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اشہد ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق و القبر حق والسوال حق والحشر حق والحساب حق و الشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان حق و اشہد ان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور اللہم انی اودعت ہذہ الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللہم احطط بہا وزری واغفر بہا ذنبی وثقل بہا میزانی واوجب لی بہا امانی وتجاوز بہا عنی برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں حفظ الایمان کی اوابین کے ساتھ اور بعد سلام کے یہ کہے — اللہم سددنی بالایمان واحفظہ علیّ فی حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی۔ اس کی وصیت کی ہے شیخ محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے

يقرأ في كل ركعة فيها الاخلاص ستا والمعوذتين مرة مرة ركعتين بعد ثمانية الاوابين مع الاستخارة اى المطلقة التى يعملها اهل الله كل يوم لاعمال الليل والنهار قال الشيخ محى الدين قدس سره جربنا ذلك فوجدنا فيه كل خير و دعاء الاستخارة هو ما سبق و يقول بعد كل فريضة استغفر الله العظيم الذى لا اله الا هو الحى القيوم و اتوب اليه اللهم انت السلام و منك السلام و اليك يرجع السلام حينا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تباركت ربنا و تعاليت ياذا الجلال و الاكرام ثم يقرأ الفاتحة الى اخرها ثم و الهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم ثم يقول اللهم انى اقدم اليك بين يدى ذلك كله الله لا اله الا هو الحى القيوم الى قوله العلى العظيم ثم امن الرسول الى اخر السورة ثم شهد الله انه لا اله الا هو الى قوله ان الذين عند الله الاسلام فيقول بعده و انا اشهد بما شهد الله به و استودع الله هذه الشهادة و هى لى عند الله وديعة ثم يقول قل اللهم مالك الملك الى قوله بغير حساب ثم يقول اللهم يا رحمن الدنيا و الاخرة.

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ استخارہ کے یعنے مطلق جو اولیاء اللہ پڑھا کرتے ہیں ہر روز اعمال شب و روز کے واسطے شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے تجربہ کیا ہے تو اسمیں سراسر بہتری پائی ہے اور دعا استخارہ کی وہ ہی ہے جو پہلے گذری اور ہر فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ اللہم انت السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و تعالیت یاذا الجلال و الاکرام پھر الحمد لله کی سورت پھر الہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم پھر کہے اللہم انی اقدم الیک بین یدی ذلک کلہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم وہو العلی العظیم تک پھر امن الرسول آخر سورہ تک پھر شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو عند اللہ الاسلام تک پھر کہے و انا اشہد بما شہد اللہ بہ و استودع اللہ ہذہ الشہادۃ و ہی لی عند اللہ ودیعۃ پھر کہے قل اللہم مالک الملک سے بغیر حساب تک پھر کہے اللہم یا رحمن الدنیا والاخرۃ

ورحیمهما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی برحمة
من عندك تغنینی بها عن رحمة من سواك
ثم الاخلاص والمعوذتین ثم یقول سبحان
الله ثلثا وثلثین مرة والحمد لله ثلثا و
ثلثین مرة والله اکبر اربعا وثلثین
مرة ثم لا اله الا الله وحده لا شریك
له الملك وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی کل شیء قدیر اللهم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منك الجد ولا حول ولا قوة الا
بالله العلی العظیم ان الله وملائکته
الآیة ثم یصلی علی النبی صلی الله علیه
وآله وسلم ثم یدعو بما احب ثم
یختم سبحان ربك رب العزة عما
یصفون الآیة ثم لا اله الا الله
عشر مرات هذا بعد کل فریضة
ویقول کل یوم بعد الصبح یا الله
یا واحد یا احد یا جواد انفحنی منك
بنفحة خیر انك علی کل ما تشاء
قدیر احد عشر مرة ویکون ابتداؤه
من یوم الخمیس بعد قراءة الفاتحة لغوث
الثقلین قدس سره ومشایخ السلسلة من
السابقین واللاحقین کما شرطه المشایخ ویقول
یا عزیز کل یوم بعد الصبح اصالة اربعین مرة ویا اله الا انت الرفیع

ورحیمهما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی
برحمة من عندك تغنینی بها عن رحمة
من سواك پھر سورۂ اخلاص اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد
للہ تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له
له الملك وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی کل شیء قدیر اللهم لا
مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منك
الجد ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم
ان الله وملائکته یصلون علی النبی الخ
آخر آیت تک پھر درود پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر پھر دعا مانگے جو چاہے پھر کہے سبحان ربك
رب العزة عما یصفون ٭ آخر آیت تک پھر
لا الہ الا اللہ دس مرتبہ یہ بعد ہر فرض نماز کے
اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے یا اللہ یا واحد
یا احد یا جواد انفحنی منك بنفحة خیر انك علی کل
ما تشاء قدیر ٭ گیارہ دفعہ اور
اسکو شروع کرے پنجشنبہ سے اسطور کہ پہلے حضرت
غوث الثقلین قدس سرہ اور سب مشائخ سلسلہ کے
پہلے پچھلے کی فاتحہ دے جیسے اس کو شرط کیا ہے
مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح
کے چالیس مرتبہ اور یا الہ الا انت الرفیع

خمسة عشر مرة ویا قیوم فلا یفوت شئ من علمه ولا یؤده وعشرین مرة و ان وسع الوقت قال سبحان وبحمده ؂ سبحان الله العظیم مائة مرة ولصوم ثلثة ایام من کل شهر ومن زاد زاده الله فان وجد من نفسه قوة فلیصم من شوال ستا ومن ذی الحجة التسع الاول وشیخنا الامام کان یامر اصحابه باحیاء هذه اللیالی العشر بقرءة القران کل لیلة عشرة اجزاء بالمدارسة ففی کل ثلاث لیال ختمة ولیلة العید ختمة کاملة بالتقسیم هذا ومن الایام الفاضلة یوم عاشورا ویوم النصف من شعبان و ورد فی الفضائل رجب احادیث باسانید ضعیفة لا باس بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة فلیعمل بها رجاء فضل الله تعالی فمنها صوم اول رجب کفارة ثلاث سنین والثانی کفارة سنتین والثالث کفارة سنة ثم کل یوم شهرا ومنها ان فی رجب یوم ولیلة من صام ذلک الیوم وقام تلک اللیلة کان کمن صام الدهر مائة سنة

پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شئ من علمه ولا یؤده ستائیس مرتبہ اور وقت میں گنجایش ہو تو کہے سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اللہ زیادہ کرے اوسکو اور جو اپنے نفس میں قوت پائے تو رکھے چھہ روزہ عید کے اور بقر عید کے نو روزے اول تاریخ سے نویں تک اور ہمارے شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان دس راتوں کو بیدار رہے اور قرآن شریف پڑھے ہر رات کو دس سپارے تو تین رات میں ختم کرے اور دسوین رات کو ایک ختم پورا کرے اس تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورا ہے اور پندرہوین رات شعبان کی اور رجب کے فضائل وارد ہیں حدیث ضعیف اسناد سے کہ اون پر عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت دیکھے اون پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید پر اونمین سے ایک روزہ پہلے رجب کا ہے جسکا ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ ایک برس کا کفارہ ہے بعد اسکے پھر ہر روزہ ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک اونمین سے ہے کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک شب ایسی ہے کہ جو اوس دن روزہ رکھے اور اوس رات کو عبادت کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو

فهو لثلاث بقين من رجب
ومنها من صام سبعة ايام غلقت
عنه سبعة ابواب جهنم ومن
صام ثمانية ايام فتحت له ثمانية
ابواب الجنة ومن وجد قوة
من نفسه فقد ورد افضل الصيام
صوم اخي داؤد كان يصوم
يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا
لاقى رواه الترمذي وغيره عن
ابن عمر الشيخ سعيد الكوكني وقال
الشيخ حسن العجمي المكي وعند
الاستطاعة يزيد على ما ذكر
قرائة سورة الاخلاص الف
مرة والصلوة على النبي صلى
الله عليه واله وسلم الف مرة
ويقول في كل يوم الف مرة
لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل شيء
قدير وان يقول في صبح كل يوم الف مرة
سبحان الله وبحمده انتهى — اما طريقه
نقشبنديه را شعبها است در دیار هندوستان
از دو جهت شائع شده است یکے جهت
خواجه محمد باقی و دیگر جهت امیر ابو العلی و در بلاد
ماوراء النهر از جهت مخدوم اعظم مولانا خواجگی
شائع است و مشهور شعبها آن بحسب رسائل تصوف

برس روزے رکھے پس وہ واسطے تیسرے
کے ہے اور بعض انہین سے یہ ہے کہ جو سات
روزے رکھے اوسپر سات دروازہ دوزخ
کے بند ہوتے ہین اور جو آٹھ روزہ رکھے
آٹھون دروازہ جنت کے اوسکے واسطے
کھلجائین گے اور جو اپنے نفس مین قوت
پائے تو حدیث شریف مین آیا ہے افضل
روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے کہ
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک
روز افطار کرتے تھے اسکو روایت کیا
ترمذی وغیرہ نے واسطے شیخ سعید کوکنی
کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو
تو زیادہ کرے اسپر سورہ اخلاص ایک ہزار
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور
ہر روز ہزار بار پڑھے لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وھو علی کل شیء قدیر اور ہر روز صبحکو
پڑھے ایک ہزار بار سبحان اللہ وبحمدہ - انتہی
لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہین
ملک ہندوستان مین دو جہت سے شائع
ہین ایک تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے
اور دوسرا امیر ابو العلی کی جہت سے اور ملک
ماوراء النہر مین مخدوم اعظم مولانا خواجگی کے
جہت سے مشہور ہے اور ان سب مین بہت
مشہور بموجب تصوف کے رسالون کے

و بیان اشغال قوم شعبه جاتیه است و باز
جهت خواجه محمد باقی را شعب بسیار است
اشهر آنها دو شعبه است شعبه شیخ محمد معصوم
و شعبه شیخ آدم بنوری و هر یکے ازین دو اشغال
دارد غیر اشغال متقدمین این طریقه و این فقیر را بهر
یکے ازین شعبها ارتباط صحیح واقع شده است
پس ارتباط این فقیر از جهت بیعت و صحبت
و تلقین اشغال و اجازت و خرقه با والد
خود حضرت شیخ عبد الرحیم قدس سره
و حضرت ایشان را با چهار کس از مشائخ
این طریق ارتباط واقع است نخست با سید عبد الله
دوم با میر ابو القاسم اکبرآبادی سیوم با خواجه خورد
ولد خواجه محمد باقی چهارم با میر نور العلی خلف میر ابو العلی
فالسید عبد الله عن الشیخ آدم البنوری
عن الشیخ احمد السرهندی عن خواجه محمد
باقی و خواجه خورد عن الشیخ احمد السرهندی
و عن خواجه حسام الدین و شیخ الهداد
کلاهما عن خواجه محمد باقی بالسند المذکور
فی سلسلة الصحبة و میر ابو القاسم الاکبر
آبادی الملقب بخلیفه عن ملا شاه محمد
الاکبرآبادی عن الامیر ابی العلی عن عمه الامیر
عبد الله عن خاله خواجه عبد الحی عن خواجه
یحیی عن ابیه خواجه عبید الله الاحرار و از میر نور العلی
خرقه بایشان رسید عن ابیه الامیر ابی العلی الاکبرآبادی و این فقیر
اشغال طریقه احمدیه را از ملا محمد جمیل گیلانی

اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جاتیہ ایسے ہیں
خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبے ہیں اونمیں
دو شعبہ بہت مشہور ہیں ایک شعبہ شیخ محمد معصوم
کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور ان دونوں میں
سے شغل ہیں سوائے اشغال متقدمین طریقہ کے اور اس فقیر کو
ان سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس ارتباط
اس فقیر کو جہت صحبت و بیعت و تلقین اشغال و
اجازت و خرقہ سے اپنے والد شیخ عبد الرحیم
قدس سرہ سے ہے اور اونکو چار مشائخ سے اس
طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ پہلے سید عبد اللہ سے
دوسرے امیر ابو القاسم اکبرآبادی سے تیسرے خواجہ خورد ولد
خواجہ محمد باقی سے چوتھے امیر نور العلی خلف امیر
ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری
سے اونکو شیخ احمد سرہندی سے اونکو خواجہ
محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سرہندی
سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ
الہداد اور اون سبکو خواجہ محمد باقی سے
اوسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت
میں اور میر ابو القاسم اکبرآبادی الملقب بخلیفہ کو
ملا شاہ محمد اکبرآبادی سے اونکو امیر ابو العلی سے
اونکو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے اونکو اپنے
ماموں خواجہ عبد الحی سے اونکو خواجہ یحیی سے
اور انکو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے اور
امیر نور العلی سے انکو خرقہ پہنچا اونکو اپنے والد امیر ابو العلی
اکبرآبادی سے اور اس فقیر نے اشغال طریقہ احمدیہ ملا محمد جمیل گیلانی

اخذ کردہ عن شیخہ میر موسے بھٹی کوٹی عن
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد
السرہندی و این فقیر را خرقہ نقشبندیہ
از شیخ ابوطاہر مدنی رسیدہ و ایشان را از
سہ کس والد بزرگوار ایشان شیخ
ابراہیم کردی و شیخ احمد نخلی و شیخ
عبد اللہ بصری مکی و شیخ ابراہیم را ارتباط
با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین و خرقہ
عن ابی المواہب احمد الشناوی عن الشیخ
محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیسی عن
مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی عن
مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا علاؤ الدین
محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی عن مولانا
سعد الدین الکاشغری عن مولانا نظام الدین
خاموش عن خواجہ علاؤ الدین العطار
عن خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و شیخ احمد
نخلی اشتغال این طریقہ اخذ کردہ از سید میر کلال البلخی
عن ملا محمد عرب البلخی عن ملا اکہ الشیر غانی
عن ملا خورد عزیزان عن مخدوم
الاعظم ملا خواجگی عن مولانا محمد
قاضی عن خواجہ عبید اللہ الاحرار
و الشیخ عبد اللہ البصری لبس
الخرقہ عن ید الشیخ عبد اللہ
باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین
السنبھلی نزیل مکہ عن خواجہ محمد

حاصل کیا انہوں نے اپنے شیخ میر موسے بھٹی کوٹی
سے انہوں نے شیخ محمد معصوم سے انہوں نے اپنے
والد شیخ احمد سرہندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ حاصل ہوا
شیخ ابوطاہر مدنی سے اور انکو تین مشایخوں سے
اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اور
شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی
سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد
قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقہ کے ابو
المواہب شیخ احمد شناوی سے انکو شیخ محمد
بن محمد بن عبد الرحمن تہنیسی سے انکو مولانا
محمد امین ملا جامی کے بھانجے سے انکو مولانا شیخ
غیاث الدین احمد سے انکو مولانا علاؤ الدین
محمد سے انکو مولانا عبد الرحمن جامی سے
انکو مولانا سعد الدین کاشغری سے انکو
مولانا نظام الدین خاموش سے انکو خواجہ
علاؤ الدین عطار سے انکو خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند سے اور شیخ احمد نخلی نے اشتغال اس
طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے
انہوں نے ملا اکہ شیر غانی سے انہوں نے ملا
خورد عزیزان سے انہوں نے مخدوم الاعظم
ملا خواجگی سے انہوں نے مولانا محمد قاضی
سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ
سے شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے انکو پہنایا
تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے انکو خواجہ

خواجه محمد باقی بسنده المذکور ثم الخواجه
نقشبند اخذ عن روح خواجه عبد الخالق
الغجدوانی و عن خواجه محمد بابا السماسی
وعن خلیفة الامیر سیّد کلال و خواجه
محمد بابا السماسی عن خواجه عزیزان مثل
ما ذکرنا فی السلسلة الصحبة الا ان
ههنا نکتة اخری ننبه علیها فان الشیخ
ابو علی الفارمدی اخذ ایضا عن خواجه
ابی الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید
البسطامی من طریق الباطن لا من طریق
الظاهر فان وفات الشیخ ابی یزید
قبل ولادة خواجه ابی الحسن بمدت
مدیدة والشیخ ابو یزید عن سیّدنا
الامام جعفر الصادق من طریق
الباطن لا الظاهر لان ولادة الشیخ
ابی یزید بعد وفات الامام جعفر
الصادق بمدة مدیدة والامام جعفر
الصادق اخذ من جهتین الاولی جهة
اباءه رضی الله عنهم وقد ذکرناه والثانیة
انه اخذ الطریقة عن ابی امه القاسم
بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم
اخذها عن سلمان الفارسی عن سیّدنا
ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله
علیه واله وسلم قلت واخذ القاسم
عن سلمان لا یمکن ان یکون الا

محمد باقی نے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ
نقشبند نے حاصل کی خواجہ عبد الخالق غجدوانی
کی روح سے اور خواجہ محمد بابا سماسی اور خلیفہ
امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد بابا سماسی
نے خواجہ عزیزان سے جیسا ہمنے سلسلہ صحبت
مین ذکر کیا ہے ۔ مگر یہان ایک اور نکتہ ہے
اوس سے آگاہ ہو پس شیخ ابو علی فارمدی
نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی
سے اونہون نے شیخ ابو یزید بسطامی سے
باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہین کیونکہ وفات
شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت
سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ
ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے
باطن کے طریق سے ظاہر کی طریق سے نہین
اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کے بہت
مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
صادق سے اور امام جعفر صادق نے
حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا
رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر
کر چکے ہین اور دوسرے اپنے نانا قاسم
بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے
حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہون نے
سیدنا ابو بکر صدیق سے اونہون نے نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین کہتا ہون قاسم
کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہین مگر باطن کے

من جهة الباطن تظهر ذلك من تتبع اسماء
الرجال والله اعلم والحسن البصري ينسب
الى سيدنا علي رضي الله تعالى عنهم عند
اهل السلوك قاطبة وان كان اهل
الحديث لا يثبتون ذلك وقد
انتصر الشيخ احمد القشاشي لاهل
السلوك الكلام واف وشاف في
الكتاب العقد الفريد في سلاسل اهل
التوحيد والله اعلم - باید دانست که
ککگیانی بفتح کاف فارسی اول و تشدید دوم
نسبت به قبیله از افاغنه که میان دوآبه پشاور
سکونت دارند و با قوم یوسف زئی بنو اعمام
می شوند بهی کوٹ بتا کین هندیشین قریه
من مضافات جلال آباد و جلال آباد بلده
بین کابل و پشاور بهبنی بفتح موحده والنون
و مهمله نسبه بجبنیا بالقصر بلده بصعید مصر
الاولی ــــ ملا آکه بفتح الالف و
تشدید الکاف العربیه وهای فارسیه
ابن یمین تخلص می کند - واو را دیوانی
است مشهور ــــ چیرغان بجیم فارسیه
مضمومه و بای موحده مضمومه و رای مهمله ساکنه
و غین معجمه بلده است بر دو مرحله از بلخ -
شبرغان تعریب اوست و معنی چیرغان
بلفظ ترکی چیز یکی بعد دیگری در طول مانند
قطار بوده باشد عزیزان لفظ تعظیم مثل

جہت سے یہ ظاہر ہوتی ہے اسماء الرجال
کے تتبع سے واللہ اعلم۔ اور حسن بصری نسبت
کی گئی ہے سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہم
سے اہل سلوک کے نزدیک یقیناً اگرچہ
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور
تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی
نے اہل سلوک کے کلام وافی وشافی سے
اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید
میں واللہ اعلم جاننا چاہیئے کہ گگیانی بفتح
کاف فارسی اول و تشدید دوم یا نسبت
کی ہے قبیلہ افغانوں میں سے ہے جو پشاور
کے دوآبہ میں رہتے ہیں اور قوم یوسف زئی
کے چچا زادوں میں ہیں بہی کوٹ دونوں نا
ہند یہ ایک گاؤں ہے توابع جلال آباد سے
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل
اور پشاور کے بھبنی بفتح موحدہ والنون اور
سین مہملہ بالقصر اور یا نسبت کی ایک شہر ہے صعید
اولی میں ملا آکہ بفتح الف و تشدید کاف عربی
و ہای فارسی ابن یمین تخلص کرتے ہیں اور انکا
دیوان مشہور ہے چیرغان بجیم فارسی مضموم
اور بای موحدہ اور رای مہملہ ساکن اور غین معجمہ
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شبرغان اسکی
تعریب ہے اور چیرغان لفظ ترکی ہیں اوسے
کہتے ہیں جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول
میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے

ومیران وسیدی وغیر آن و باقیش یا بلفظ این
حرف نسبت است که اول کلمه می آید مانند
یار نسبت که در آخر کلمه می آید سنبهل جائے
هندیه که اشتمال بازار و بلده است و در
نهر جمنا و گنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافه دهلی
کاتب حروف گوید که حضرت والد قدس سره
می فرمودند که چون حضرت خلیفه ابو القاسم
مرا اجازت دادند فرمودند که در طریقه ما مثال
نمی باشد و وصایا نمی نویسند عمده در طریق ما
کتاب فقرات ست آنرا از مشائخ خود بعنعن
اخذ کرده ایم و مشائخ ما بحفظ و عمل بآن وصیت
میکردند شما آنرا از نسخه من بنویسید پس
حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند و اجازت
حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب
فقرات را و بعض مواضع اشکال در ان
کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم
و اشغال آنرا از حضرت ایشان بوجه نیک
تلقی نمودم والحمد لله کاتب حروف گوید که شیخ
تاج الدین سنبهلی خلیفه حضرت خواجه محمد باقی
در باب اشغال نقشبندیه رساله دارند مختصر والد بزرگوار
آنرا بغایت می پسندند و آنرا بخط خود از نزدیک
بعض اصحاب شیخ تاج الدین استنساخ کرده بودند
و طالبان را بهمان اسلوب ارشاد می فرمودند این
فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بحثاً و درایةً
خوانده است

میران و سیدی و غیرہ کے باقیش یا بلفظ
ہیں یہ حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہے
جیسے یار نسبت کی آخر میں آتی ہے سنبھل بلاد
ہندیہ کہ شامل ایک شہر ہے گنگا جمنا کے
اوسطرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ کے
کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ
ابو القاسم نے مجھے اجازت دی فرمایا کہ
ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور
وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں
عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہمنے بھی مشائخ
سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے
مشائخ اوسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت
کرتے آئے ہیں تم وہ میری کتاب سے نقل کرلو
پس حضرت والد نے وہ نقل کرلی اور اون کی
اجازت اس فقیر کو ہوئی اور اوسمیں بعض مقام
مشکل اس فقیر نے اون سے دریافت کئے اور
اوسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے والحمد للہ
کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سنبھلی
خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ ہے
مختصر اشغال نقشبندیہ میں والد بزرگوار
اوسکو بہت پسند فرماتے تھے اور اوسے شیخ
تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر اپنے
ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اوسی طور طالبوں کو
ارشاد فرماتے تھے اس فقیر نے وہ رسالہ
اون سے بحثاً و درایۃ پڑھا ہے۔

خواستم کہ آنرا بعینہ نقل کنم وباللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام
علی سیدنا محمد و علی الہ و صحبہ
اجمعین اعلم وفقک اللہ تعالی ان
معتقد السادۃ النقشبندیۃ قدس
اللہ تعالی اسرارھم ھو معتقد
اھل السنۃ والجماعۃ وطریقتھم دوام
العبودیۃ التی لایتصور بغیر اداء
العبادۃ وھی عبارۃ عن دوام مع الحق
سبحانہ بلا مزاحمۃ شعور بالغیر مع
الذھول عن صفۃ الحضور بوجود الحق
سبحانہ ولا یحصل ھذہ السعادۃ العظیمۃ
بغیر تصرف الجذبۃ الالھیۃ ولا سبب
فی طریق الجذبۃ اقوی من صحبۃ الشیخ
الذی سلوکہ بطریق الجذبۃ قال الشیخ
ابو علی الدقاق قدس اللہ سرہ الشجرۃ التی
تنبت بنفسھا لا ثمر لھا وان کان لھا
ثمر یکون بغیر لذۃ وسنۃ اللہ تعالی جاریۃ
علی انہ لابد من السبب فکما ان التوالد
والتناسل الصوری لایحصل بغیر الوالد
والوالدۃ کذلک التوالد المعنوی حصولہ
بغیر المرشد متعذر قال فی رسالۃ المکیۃ
من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ و
ھذا الطریقۃ العلیۃ النقشبندیۃ تاخذھا

میں نے چاہا کہ اوسکو بعینہ نقل کردوں اور توفیق
اللہ کی طرف سے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ
والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ؀
جان تو تجھکو توفیق عطا کرے اللہ تعالے کہ عقیدہ
حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ
ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے
اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر آداے
عبادت کے متصور نہیں اور وہ عبارت ہے
اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالی کہ شعور
بالغیر اوس سے مزاحم نہو ساتھ فراموشی کے
صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالی . اور
یہ سعادت عظمی بغیر جذبہ الہی کے نہیں حاصل
ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب
نہیں سواے صحبت ایسے شخص کے جسکا سلوک
بطریق جذبہ کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ
نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود اوگتا ہے اوسکا
ثمر نہیں ہوتا اور جو اوسمیں پھل لگا بھی تو اوس
میں لذت نہیں ہوتی اور سنت الہی جاری ہے
اسپر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد وتناسل
بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی
طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے
مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لا شیخ لہ فالشیطان
شیخہ یعنے جسکا کوئی مرشد نہیں اوسکا شیطان
پیر ہے اور اس طریقہ علیہ نقشبندیہ کو حاصل

العقد الفقير في النقصان والعاجز
في معرفة الرحمن تاج الدين السنبهلي
عن مهدي الزمان الخواجه محمد الباقي
وهو اخذها عن المولى خواجگي امکنگي
وهو اخذها عن المولى درويش محمد
وهو عن المولى محمد زاهد وهو عن الغوث
الاعظم الخواجه عبيد الله ....
احرار وهو عن الشيخ الشيوخ يعقوب
الچرخي وهو من حضرة الخواجه الكبار الخواجه
بهاء الحق والدين المعروف بنقشبند وهو عن
السيد كلال وهو عن الخواجه محمد بابا السماسي
وهو عن حضرة العزيزان الخواجه علي الراميتني
وهو عن الخواجه محمود الخير الفغنوي وهو عن
الخواجه عارف الريوگري وهو عن الخواجه عبد الخالق
الغجدواني وهو عن الشيخ يوسف بن يعقوب
بن ايوب الهمداني وهو عن ابي علي الفارمدي
وهو من ابي الحسن الخرقاني فالشيخ ابو علي له نسبة
الجذبة والصحبة والاستفاضة بالشيخ
ابي القاسم الكرگاني ايضا وحيث عند
المحققين ان الشيخ ثلاثة شيخ الخرقة و
شيخ الذكر وشيخ الصحبة وشيخ الصحبة
اتم واكمل في الارتباط وهو الشيخ الحقيقي
لاجرم اوردنا نسبة الشيخ ابي القاسم الذي
انتهى بها السلوك للشيخ ابي علي وبين الشيخ
ابي القاسم الى الامام علي بن موسى الرضا

کیا ہے اس ایسے فقیر نے جو نقصان میں کامل
ہے اور معرفت رحمٰن میں عاجز ہے تاج الدین
سنبھلی کہ ..... حاصل کیا ہے مہدی زمان
خواجہ محمد باقی سے اور انہوں نے ملا خواجگی
امکنگی سے اونہوں نے ملا درویش محمد سے
اور انہوں نے ملا محمد زاہد سے انہوں نے غوث الاعظم
خواجہ عبید اللہ احرار سے انہوں نے شیخ الشیوخ
یعقوب چرخی سے انہوں نے حضرت خواجہ
کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدین معروف بہ نقشبند
اونہوں نے سید کلال سے اونہوں نے خواجہ
محمد بابا سماسی سے اونہوں نے حضرت عزیزان
سے اونہوں نے خواجہ علی رامیتنی سے انہوں نے
خواجہ محمود خیر فغنوی سے انہوں نے خواجہ عارف
ریوگری سے انہوں نے خواجہ عبد الخالق غجدوانی
سے انہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب ہمدانی
سے اونہوں نے ابو علی فارمدی سے انہوں نے
ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت
جذبہ وصحبت اور استفاضہ کی ہے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے بھی اور اس سبب سے محققین کے نزدیک
شیخ تین ہوتے ہیں ایک شیخ خرقہ اور ایک
شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط
میں اکمل اور اتم ہے اور وہی شیخ حقیقی ہے ہمنے
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم
کہ وہاں جاکر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسی رضا تک

وسائط شیخ ابو عثمان المغربی و ابو علی
الکاتب و ابو علی الرودباری و سید الطائفة
الجنید البغدادی والسری السقطی و معروف
الکرخی رضی الله تعالی عنهم وللمعروف قدس
سره نسبة اخری یتصل بها الی داؤد الطائی
عن حبیب العجمی عن الحسن البصری قدس الله
اسرارهم ونسبة معروف الی باب مدینة العلم
معروف ومشهور ثم انا الان ارجع الی راس
الکلام فاعلم ان الشیخ اباالحسن الخرقانی اخذ
عن روحانیة ابی یزید البسطامی کنسبة اویس
قدس الله سره من منبع الانوار علیه افضل
الصلوة واکمل التحیات وهکذا نسبة
سلطان العارفین الی روحانیة جعفر
الصادق والمعروف من خدمة وصحبة غیر
صحیح والامام جعفر الصادق مع وجود
الانوار وراثة ابائه الکرام یتصل بجده
لامه القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
رضی الله تعالی عنهم وهو من فقهاء السبعة
فی التابعین کان من اکملهم فی علم الظاهر و
الباطن وهو منسوب الی سلمان الفارسی
رضی الله تعالی عنه وسلمان مع شرف صحبة
النبی صلی الله علیه واله وسلم اخذ الطریقة
عن الصدیق رضی الله تعالی
عنه وهو عن النبی صلی الله علیه واله وسلم
والطریق الاخری للامام جعفر ابا عن جد

درمیان میں واسطے ہیں شیخ ابو عثمان مغربی
..... اور ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری اور
سید الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی و معروف کرخی
رضی اللہ تعالی عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہ کو
ایک اور نسبت ہے جو ابو داؤد طائی کو جا ملتی
ہے حبیب عجمی سے اونکو حسن بصری سے قدس اللہ
اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ
علم یعنی علی تک معروف و مشہور ہے اور اب میں
رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے +
پس جاننا چاہیئے کہ شیخ ابو الحسن خرقانی نے
حاصل کیا ابو یزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سے اور اسی طرح سلطان العارفین کی نسبت
ہے روحانیت امام جعفر صادق سے اور وہ جو مشہور
خدمت و صحبت ہے وہ صحیح نہیں ہے اور امام جعفر
صادق نے باوجود اپنے آبا کی وراثت کے انوار
کے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہم سے حاصل کیا اور ساتوں فقہا سے ہیں
تابعین میں علم ظاہر اور علم باطن دونوں میں کامل اور
انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالی
عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ دادا
سے وہ مشہور ہے دروازہ شہر علم یعنی حضرت

الی باب مدینۃ العلم معروفۃ +

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک +

فصل

طریق الوصول الی اللہ تعالیٰ علی طریق السادۃ النقشبندیۃ اما الطریق الاول الذکر بمحض الصحبۃ او بالذکر او بالمراقبۃ وطریق ذکر ھذہ السلسلۃ ان تذکر الکلمۃ الطیبۃ اعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحبس النفس وتراعی العدد الوتر واذا جاوز فی العدد احد عشرین مرۃ ولم یظھر للذکر اثر فھذا دلیل علی عدم قبولہ فتشرع فی ابتداء الذکر من اصلہ واثر الذکر ھو انک فی زمان النفی منتفی عنک وجود البشریۃ وفی الاثبات یظھر فیک اثر من اثار تصرفات الجذبات الالٰھیۃ والاثر متفاوت بحسب الاستعداد فبعضھم اول ما تحصل الغیبۃ عما سوی الحق وبعضھم اول ما تحصل لہ السکر والغیبۃ وبعد ذلک یتحقق لہ وجود العدم وبعدہ یتشرف بالفناء کما قال الشیخ عبداللہ الانصاری فی تفسیر ھذہ الآیۃ واذکر ربک اذا نسیت اذا نسیت غیرہ ثم نسیت ذکرک ثم نسیت فی ذکر الحق ایاک اکمل ذکرک

فصل

طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے کلمہ طیبہ کا یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبس نفس سے . اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت رکھے اور جب ذکر اکیس مرتبہ سے گذر جائے اور اوسکا کچھ اثر ظاہر نہو تو یہ دلیل ہو اوس کے قبول نہونے کے پھر نئے سرے سے ذکر شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا الٰہ الا اللہ تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور جب کہے الا اللہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبہ الٰہیہ کے اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو پہلے غیبت ماسواے حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو پہلے سکر اور غیبت اور اوس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اوسکے بعد فنا جیسے شیخ عبداللہ انصاری نے اس آیۃ کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا نسیت کہ جب بھول جائے تو ماسواے حق کے پھر بھول جائے تو اپنے ذکر کو پھر بھولجائے تو حق کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

(اول قصیدہ ... شریف)

واعلى الدرجات واتمها الفناء اعني لايبقى
للسان خبر عما سوى الله وكيفية الذكر ان
تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق
الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و
تحبس النفس وتشرع كلمة لا ممتدا بها
من السرة وتصعد بها الى جانب الدماغ
فاذا وصلت الى الدماغ ملت بآله الى
جانب الكتف اليمين الا الله الى جانب
اليسار فرميت بها على القلب الصنوبري
بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها في سائر
الجسد وتميل محمد رسول الله من
اليسار الى جانب اليمين اي تاتي بها
بينهما وتقول بعد ذلك بالقلب ايضا
الهي انت مقصودي ورضاك مطلوبي
يعني من هذا الذكر مع توجه القلب على
وجه يظهر اثره في القلب ويتاثر منه و
يكون ذلك كله بحيث لا يظهر على الظاهر
حركة ولا يشعر به من كان يقربه و
تحبس نفسه بذكره مرة او ثلاثا مراعيا
للوتر وقال حضرة الخواجه قدس سره
في معنى الكلمة الطيبة ان لا اله معناه
نفي الالهة الطبيعة والا الله
اثبات المعبود محمد رسول الله
معناه انك ادخلت نفسك
في مقام فاتبعوني بالحق

اور اعلی اور اتم درجہ ذکر کا فنا ہے یعنی تیری
زبان کو خبر نہ رہے ماسوا اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا دے اور
لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور حبس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ
لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور
جب دماغ کو پہونچے تو کہے الہ کو داہنے مونڈھے
کی طرف الا اللہ کو بائیں مونڈھے کی طرف پھر اوسے
قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ اوسکا
اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو
اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے داہنی
طرف کو یعنی اون کے درمیان اور اس کے
بعد دل سے یوں کہے الہی انت مقصودی و
رضاک مطلوبی یعنی اس ذکر سے تو ہی میرا مقصود
ہے اور تیری ہی رضا میرے مطلوب ہے قلب
کے توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو
اور دل اوس سے متاثر ہو اور یہ سب اسطرح سے
ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس
بیٹھا ہو وہ بھی نجانے اور حبس نفس کرے
ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت
کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے
کلمہ طیبہ کے معنے یوں فرماتے ہیں لا الہ
نفی ہے الہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات
ہے معبود کی محمد رسول اللہ اسکے معنے یہ ہیں کہ
تونے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبعونی بالحق میں

وبعض الاکابر هذه السلسلة قال في
معنى الكلمة الطيبة ان المبتدى يتصور
في لا اله الا معبود والمتوسط يلاحظ
لا مقصود والمنتهى لا موجود الا الله
تكون ملاحظة وقال الاكابر المدينة
السير الى الله وبوضع القدم في السير في الله
تكون ملاحظة لا موجود الا الله كفرا و
قيل معناها لا متصرف في الملك والملكوت
الا الله وينبغي الاجتهاد في مداومة الذكر
لا تترك في حال ولا وقت لا في قيامك
ولا قعودك ولا في حديثك ولا
في نومك وان حصل لك في الذكر او
في مجالسة الشيخ كيفية فافرضها كالخط
المستقيم فان يخيل هذا المعنى وشغل
الخيال بامر واحد ممد للجمعة وقال
بعض الاكابر اذا تغيرت متغيرة
من بدنك بواسطة الخيال و تاثيره
ينبغي لك ان تتبع تلك الشعرة حتى
يحصل لك التعطيل كما قال بعض الاكابر
الشغل هو عدم الشغل و عدم الشغل
هو الشغل وقال المولى سعد الدين الكاشغري
رحمة الله عليه ان الشيخ عبد الكبير اليمني
سألني وقال ما الذكر فقلت له لا
اله الا الله فقال ما هذا ذكر هذا
۞ ۞ ۞ ۞ ۞ عبارت ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

اور اس سلسلہ کے بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ
معنے کلمہ طیبہ کے یہ ہین کہ مبتدی تصور کرے
لا آلہ یعنے لا معبود اور جو متوسط ہوں خیال
کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود الا اللہ
کا ملاحظہ ہووے اور بزرگون نے کہا ہے کہ جب
منتہی ہو جائے سیر الی اللہ اور قدم رکھے بیچ سیر
فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ کا تو
یہ کفر ہے اور بعضون نے اوسکے معنے کہے ہین لا متصرف
فی الملک و الملکوت الا اللہ اور ضرور مناسب ہے
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور
کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ
باتین کرتے نہ سوتے اور جو ذکر مین یا شیخ
کی مجلس مین کچھ کیفیت حاصل ہو تو اوسکو فرضی
کرلے کہ جیسے ایک خط مستقیم
اور جب یہ معنے خیال مین بندہ جاوین اور خیال
اسی ایک امر مین مشغول ہو جای تو جمعیت کے
واسطے بہت مدد کرتا ہے اور بعض بزرگون نے
کہا ہے کہ جب ایک بال بھی بدن سے متغیر
ہو جای خیال کے واسطے سے اور اثر معلوم ہو تو
چاہیئے کہ اوسکو چھوڑے نہین یہانتک کہ حاصل
ہو جائے تعطیل جیسے بعض بزرگون نے کہا
کہ الشغل ہو عدم الشغل و عدم الشغل ہو الشغل
اور ملا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے
کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے مجھ سے پوچھا کہ ذکر کیا
ہے مین نے کہا لا الہ الا اللہ کہا یہ تو عبارت ہی ذکر

فقلت له أفِدْ أنت فقال الذكر أن
تعلم أنك لا تقدر على وجدانه
قال السيد الطائفة الجنيد التصوف
هو أن تجلس ساعة متعطلة من ملاحظة
كل شيء وقال شيخ الاسلام في ملاحظة
ذلك تحصيل الوجدان بغير تفتيش
ورؤية بغير نظر ومقصود الطائفة
العلية الصوفية حصول مشاهدة
الحق كأنك تراه وقال الحضور سميتها
مشاهدة تكون بالقلب وأما الرؤية
فيكون بعين الرأس والفرق بين
الرؤية والمشاهدة أنك في الرؤية
لا تقدر أن تتعداها عن نفسك
وفي المشاهدة أنت بالخيار

الطريقة الثانية للسادة النقشبندية
في سبب الوصول وحصول المعرفة وهي
أسهل الطرق وأقربها التوجه والمراقبة
وهو أن ذلك المعنى المقدس الذي بغير
كيف ولا مثال المفهوم من الاسم المبارك
أعني الله بغير واسطة عبارة عربية
أو عبرية أو فارسية أو غيرها تلاحظه
وتحفظه في خيالك وتتوجه بجميع قواك
ومداركك إلى القلب الصنوبري وتداوم
على هذا لا من تكلف في ملازمة

١٢١٢١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢

نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر
یہ ہے کہ تم جانو یہ کہ تم اوسکے وجدان پر قادر نہیں
ہو اور سید الطائفہ جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف
یہ ہے کہ ایک ساعت معطل بیٹھے کل شئے کے ملاحظہ
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے ملاحظہ
مین حاصل ہوتا ہے وصال بغیر جستجو کے اور
دیدار بے نظیر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا
حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراہ اور
اس حضور کا نام اوہون نے مشاہدہ بالقلب
رکھا ہے اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سر کی
آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
مشاہدہ مین یہ ہے کہ رویت مین قادر
نہین ہوتا کہ اوسے اپنے سے دور کرے
اور مشاہدہ مین اختیار ہے +

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول مین
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ
یہ ہے کہ وہ معنے مقدس جو بغیر کیف اور بغیر
مثال نہین مفہوم ہے اللہ کے نام مبارک کا
بیواسطہ عبارت عربیہ یا عبریہ یا فارسیہ
وغیرہ اوسکا لحاظ اور اوسکی حفاظت کرے
اپنے خیال مین اور متوجہ تمام قوتوں اور مدارک
سے قلب صنوبری کے طرف اور اسکی مداومت
کرے اور تکلف کرے اوسکے لازم کرلینے کو

حتى تذهب الكلفة من البين ويصير
هذا الامر كله ملكة لك وقال بعض
الاكابر من النقشبندية ان المعنى
المقصود ان تغشى عليك فتخيله بصورة
نور بسيط محيط بجميع الموجودات العلية
والغيبية واجعله فى مقابلة البصيرة
ومع حفظ ذلك تتوجه الى القلب
الصنوبرى بجميع القوى وتدارك الى
ان تقوى البصيرة وتذهب الصورة
ويترتب على ذلك ظهور المعنى المقصود
قال حضرة الخواجه عبيدالله الاحرار
ان المراقبة من المفاعلة فلابد من
التراقب من الجانبين مع هذا لابد
المراقب ان يكون مراقبا لاطلاعه على
اطلاع الحق سبحانه على احواله و
بداومه على ذلك او يكون مراقبا
لاطلاعه على موجده بلا فتور
وتشتت خاطر ✣
والطريق الاخر ان يكون مراقبا بقلب
الصنوبرى ولا يترك الخواطر تدخل
فيه حتى تيسر له الربط بقلبه الحقيقى
من غير ملاحظة معنى المفاعلة و
الطريق المراقبة اعلى من طريق النفى
والاثبات ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

یہانتک کہ کلفت درمیان سے جاتی رہے اور
اس امر کا ملکہ ہوجاوے اور بعض بزرگوں
نے نقشبندیہ سے کہا ہے کہ معنے مقصود
یہ ہیں کہ بیخودی ہوجائے پھر خیال کرے اسکو
ایک نور بسیط کے صورت میں جو احاطہ کی
ہوئی ہے سب موجودات علیہ وغیبیہ کو اور
اسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود
اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ
ہووے تمام قوا سے اور تدارک کرے اس
امر کا کہ بصیرت قوی ہوجائے اور صورت
جاتی رہے اور مترتب ہو اس امر پر ظہور معنے
مقصود کا حضرت خواجہ عبیداللہ احرار نے
فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو
ضروری تراقب دونوں طرف سے تو پس مراقبہ
کرنے والے کو ضرور چاہیے یہ کہ ہو مراقب
اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونے سے
اوسکے حال پر اور اس کی مداومت کرے اور
یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر
بلا فتور اور پریشان خاطری کے اور ایک
اور یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا
مراقب ہو اور اوسمیں کوئی خطرہ نہ آنے دے
یہانتک کہ اوسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط
آسان ہوجاوے بدون ملاحظہ معنے مفاعلہ
کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلےٰ ہے
نفی اثبات کے طریق سے اور بہت ✣

اقرب الی الجذبۃ الالٰہیۃ من غیرہا
ومن طریق المراقبۃ یمکن الوصول الی الوزارۃ
والتصرف فی الملک والملکوت ویمکن ایضا
الاشراف علی الخواطر والنظر الی الغیر
بنظر المو ہبۃ وتنویر باطنہ ومن
ملکۃ المراقبۃ یحصل دوام الجمعیۃ و
دوام قبول القلوب وہذا المعنے یسمے
جمعا وقبولا الطریق الثالثۃ طریق
الرابطۃ بالشیخ الذی الطریق الثالثۃ
طریق الرابطۃ بالشیخ الذی یصل الی مقام
المشاہدۃ وتحقق بالتجلیات الذاتیۃ
فان رویتہ بمقتضے ہم الذین اذا رأوا
ذکر اللہ تفید فائدۃ الذکر وصحبتہ
بموجب ہم جلساء اللہ تفید صحبتہ
المذکور واذا تیسر صحبۃ مثل ہذا
العزیز ورایت اثرہ فی نفسک فینبغی
ان تحفظ ذلک الاثر الذی تشاہدہ
قبلک بقدر الامکان وان حصل لک
فی ذلک المعنے فتور اجر مصاحبتہ
حتے یرجع لک ببرکۃ ذلک الاثر و
ہکذا تفعل مرۃ بعد اخرے حتے تصیر
تلک الکیفیۃ ملکۃ لک وان لم
تظہر من صحبۃ ذلک العزیز اثر
ولکن حصلت بہ محبۃ و
انجذاب

قریب ہے جذبہ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق
سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و
ملکوت مین تصرف کا اور ممکن ہے معلوم
کر لینا لوگونکی دلکی باتون کا اور دوسرے
کیطرف بخشش کی نظر کرنیکا اور اوسکے باطن کو
منور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دائمی
حاصل ہوتی ہے اور لوگونکے دلکا ہمیشہ مقبول ہوتا ہے
اور اسی بات کو کہتے ہین جمع وقبول۔ اور تیسرا طریق
رابطہ ہے اوس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام کو
پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق
ہوا ہے اسواسطے کہ اوسکی رویت بموجب
اسکے کہ اذا راو ذکر اللہ ذکر کا فائدہ
دیتی ہے اور اوس کی صحبت بموجب اسکے
کہ ھم جلساء اللہ اوس صحبت مذکور کا
فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت
میسر ہو جائے اور اپنے نفس مین اوسکا
اثر معلوم ہو تو چاہیئے کہ اوسکی حفاظت کرے
جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہانتک تجھسے ممکن ہو
اور جو اس مین فتور آجائے تو اوس شیخ کی
مصاحبت کی طرف رجوع ہو کہ پھر تجکو حاصل
ہو اوسکی برکت سے وہ اثر اور اسیطور
کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملکہ ہو جائے اور جو اوس
عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر نہو لیکن اوس
سے محبت اور انجذاب حاصل
ہو

فينبغي ان تحفظ صورته في الخيال وتتوجه الى القلب
الصنوبري حتى تحصل الغيبة والفناء عن النفس
وان وقفت عن الترقي فينبغي ان تجعل صورة الشيخ
على كتفك الايمن وتعتبر من كتفك الايمن
قلبك امراً ممتداً وتاتي بالشيخ على ذلك الامر
الممتد وتجعله في قلبك فانه يرجى لك
حصول الغيبة والفناء ؛

فصل

في الكلمات القدسية المأثورة عن حضرة الخواجه
عبد الخالق غجدواني وهي احد عشر كلمة
بني طريق السادة النقشبندية عليها وهي هذه
ياد كرد - باز گشت - نگاهداشت
ياد داشت - هوش در دم - سفر
در وطن - نظر بر قدم - خلوت
در انجمن - وقوف قلبي - وقوف
زماني - وقوف عددي - وحيث
كان حضرة الخواجه عبد الخالق راس
حلقة هذه الطائفة لزم بيان الفاظه
المصطلح عليها فلنذكر ما مقتصدين
بين الاجمال والتفصيل وها انا نشرع
في ذلك -
ياد كرد - وهو عبارة عن ذكر اللسان
والقلب يعني كن دائماً في تكرار الذكر

تو چاہیئے کہ اوسکی صورت خیال میں رکھے
اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو تاکہ
حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر
وقفہ ہو جائے ترقی میں تو چاہیئے کہ صورت
شیخ کی اپنے داہنے مونڈھے کی طرف خیال کرے
اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اعتبار کرے
داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر ممتد
کے سامنے اپنے قلب میں لائے اور امید ہے
اس سے حضور غیبت اور فنا کے ؛

فصل

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے کلمات
قدسیہ ماثورہ کے بیان میں - اور وہ گیارہ کلمے ہیں
جن پر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے وہ یہ ہیں یاد کرد
باز گشت - نگاہداشت - یاد داشت
ہوش در دم - سفر در وطن - نظر بر قدم خلوت
در انجمن - وقوف قلبی - وقوف زمانی - وقوف
عددی - اور چونکہ حضرت خواجہ عبد الخالق اس
طریقہ کے سر حلقہ ہیں تو انکے الفاظ مصطلح کا بیان
ضرور ہے ہم انکی شرح کرتے ہیں اجمال و تفصیل کے
درمیان وہ یہ ہے -
یاد کرد - کہتے ہیں ذکر زبان یا ذکر قلب کو
یعنے ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے -

الذی استفاده من الشیخ الی ان
یحصل له حضور الحق وطریقة
تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا
بقلبه الکلمة الطیبة والمرید یحضر قلبه
فی مقابلة قلب الشیخ ویغمض عینیه
ویطبق فمه کما مر بیانه قال حضرت
الخواجه بهاء الدین قدس سره:
ان المقصود من الذکر ان یکون
القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف
المحبة والتعظیم لان الذکر
طارد الغفلة:

بازگشت - یعنی ان الذاکر کلما ذکر
بقلبه الکلمة الطیبة قال عقبها بذلك
اللسان الهی انت مقصودی
ورضاك مطلوبی یعنی من هذا
الذکر لان هذه الکلمة تفید نفی
کل خاطر من حسن وقبیح حتی یخلص الذکر
ویتفرغ السر عما سوی الحق واذا
لم یجد الذاکر له اخلاصا فهذا الکلام
قال علی سبیل التقلید من المرشد:
فانه یحصل له ببرکة ذلك الاخلاص
ان شاء الله تعالی:

نگاهداشت - وهو عبارة عن
مراقبة الخواطر یعنی الذاکر الکلمة
فی نفسه یراعی ان لا یخطر بباله

جو شیخ سے بتایا ہے تا کہ حضور حق حاصل
ہو - اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ
آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے
قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے - اور
بند رکھے دونوں آنکھیں اپنی اور دہن بند
کر لے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں - حضرت خواجہ
بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصود
ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق رہے
محبت اور تعظیم کے ساتھ - اس لئے کہ ذکر غفلت
کو دفع کرتا ہے -

بازگشت - یعنے ذاکر جب قلب سے ذکر کرے
کلمہ طیبہ کا اوسکے بعد زبان سے کہے - الہی
انت مقصودی ورضاک مطلوبی - یعنے
اس ذکر سے الہی تو ہی میرا مقصود ہے اور
تیری ہی رضا مطلوب ہے - اسواسطے
کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھے اور
برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جاوے
اور سر فارغ ہو جاوے ماسوائے حق سے
اور جو ذاکر اخلاص نہ پائے اس کلام
میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے تو اس
کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا
انشاء اللہ تعالیٰ -

نگاہداشت - اور یہ عبارت ہے خطرہ دل کے
مراقبہ کا یعنے جب دل میں کلمہ کی تکرار کرے تو
اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آنے

خاطر و یجتہد فیہا ان لا یخطر لہ خاطر الغیر فی ساعۃ او ساعتین فان ذلک مہم عند الاکابر و بعض کمل الاولیاء احیانا یتم لہم ہذا المعنی یاد داشت ہو عبارۃ عن دوام الحضور مع الحق سبحانہ علی سبیل الذوق و بعض الاکابر قال فی شرح ہذہ الکلمات الاربع ہکذا یاد کرد یعنی تکلف فی الذکر باز گشت یعنی رجع الی الحق سبحانہ علی وجہ الانکسار نگاہداشت یعنی حافظ علی ہذا رجوع یاد داشت یعنی رسخہ سرا ہوش در دم یعنی ان بناء الامر ہذا الطریق علی النفس فینبغی ان یجتہد علی حفظ الانفسین فی الطبیعۃ حتی لا یدخل بغفلۃ ولا یخرج بغفلۃ سفر در وطن یعنی ان سفر السالک یکون فی الطبیعۃ البشریۃ یعنی ینتقل من الصفات الذمیمۃ الی الصفات الحمیدۃ کما قال بعض الاکابر ان الشخص اذا انتقل الی اسم محل لا تفارقہ الصفات الخبیثۃ ما لم تنتقل عنہ وقیل رویۃ الغیب فی الشہادۃ نظر بر قدم یعنی ان السالک ینبغی ان یکون نظرہ علی قدمہ فی مشیتہ فی البلد والصحراء حتی لا یتفرق

اور اس مین کوشش کرے کہ اوس کے دل مین کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک ساعت یا دو ساعت کیونکہ یہہ امر بہت ضرور ہے بزرگونکے نزدیک اور بعض کامل اولیا کو کبھی کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ یاد داشت دوام حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور بعض بزرگون نے ان چار کلمون کی یون شرح کی ہے۔ یاد کرد یعنے ذکر مین تکلف۔
باز گشت۔ یعنے اللہ سے رجوع از راہ عجز کے نگاہداشت۔ یعنے اس رجوع کی حفاظت یاد داشت۔ یعنے سر کو راسخ کرے ہوش در دم۔ یعنے اس طریقہ کی بنا اس امر پر ہے اس کی حفاظت کرے درمیان دونون نفسونکے کہ نہ غفلت سے داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے کوئی سانس۔ سفر در وطن۔ یعنے سالک کا سفر طبیعت بشریہ مین ہے یعنے بری صفتونکو چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے بعضے بزرگون نے یعنے آدمی کسی مکان کو جائے اوسکی صفتین بری اوسکے ساتھ ہوتی ہین جبتک اونسے نہ نقل کرے اور بعضون نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھے شہادت مین نظر بر قدم۔ یعنے سالک کو چاہئے کہ اوسکی نظر قدم پر ہو شہر مین چلے پھرے یا جنگل مین اسلئے کہ اوسکی نظر متفرق نہو جائے اور جسے نہ دیکھنا چاہیے

نظرہ و یبصر مالا ینبغی فیتفرق علیہ
قلبہ و یمکن ان یکون المراد بالنظر الی
قدام ان یکون نظر السالک فی اول
وہلۃ الی نہایۃ السلوک یعنی الی
حضرت الذات فقط کما قال فارس
بن عیسے البغدادی سالت الحلاج
فقلت لہ من المرید فقال ہو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی
شئ حتے یصل ویحتمل ان یکون ہذا المعنی
ہو الذی قالہ الشیخ رویم ادب
المسافر ان لا یجاوز ہمتہ قدمہ خلوت
در انجمن یعنی ینبغی للسالک ان یکون
ظاہرہ مع الخلق و باطنہ مع الحق
الیہ بالشغل و القلب بالحق و ما احسن
ما قیل فی ذلک شعر فمن داخل کن صاحبا غیر
غافل ومن خارج خالط کبعض الاجانب
قال اکابر الطریق ان فی ہذہ الطریقۃ
الجمعیۃ فی الملاء و التفرقۃ فی الخلوۃ ـ

وقوف زمانی یعنی یحاسب
اوقات نفسہ ہل مرت باعمال الخیر
فیشکر او باعمال الشر فیستغفر علی حسب
مراتبہم فان حسنات الابرار سیئات
المقربین ـ

وقوف عددی
ہو عبارۃ عن

او سے نہ دیکھے اور اوسکا قلب متفرق ہو جائے
اور یہہ بہی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر
اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو
یعنے فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارس
بن عیسے بغدادی کا قول ہے کہ مین
نے حلاج سے سوال کیا تو مین نے کہا
مرید کون ہے تو اونہون نے کہا ہو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علے شئ حتی
یصل ـ اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ
معنے جو شیخ رویم نے فرمایا ہے ـ ادب المسافر
ان لا یجاوز ہمتہ قدمہ یعنے مسافر کا ادب یہ ہے
کہ اوسکی ہمت کا قدم پیچہے نہ پڑے ـ خلوت در
انجمن یعنے سالک کو چاہیے کہ بظاہر خلقت کیساتہہ ہو
اور باطن مین خالق کیساتہہ ہاتہہ کام مین اور دل
حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی مین یہ شعر
فمن داخل کن صاحبا غیر غافل ؛ ومن خارج
خالط کبعض الاجانب ؛ بعض بزرگون نے کہا ہے
کہ اس طریقہ مین کہ جمعیت ہے مجلس مین اور تفرقہ ہے خلوت مین ـ
وقوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکہے اگر
اعمال خیر مین گزرے اوسکا شکر کرے اور جو اعمال
بد مین گزرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبہ کے
موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سیئات المقربین
یعنے نیکیان ابرار کی مقربین کے برائیان ہین
وقوف عددی ـ یعنے رعایت عدد کے

رعاية العدد في الذكر القلبي بجمع الخواطر المتفرقة ؛

ووقوف قلبي. هو عبارة من اليقظة وحضور القلب مع جناب الحق سبحانه على وجه لا يكون للقلب غرض غير الحق وقالوا ايضاً في معناه ان الذاكر ينبغي ان يكون واقفاً على قلبه يعني في اثناء الذكر يتوجه الى القلب الصنوبري الذي يقال له قلب مجازاً وهو في الجانب الايسر محاذياً للثدي ويجعله مشغولاً بالذكر ولا يتركه يغفل عن الذكر ولا مفهومه وحضرت الخواجه نقشبند لم يجعل حبس النفس ولا رعاية العدد لازماً في الذكر واما وقوف القلبي فهو لازم عنده في اثناء الذكر والرابطة وغيرهما والمقصود من الذكر الوقوف القلبي وما احسن ما قيل في ذلك شعر

علی بعض قلبك كن كانك طائر ؛
فمن ذلك الاحوال فيك تولد ؛

ذکر قلبی میں جمعیت کے ساتھ کہ متفرق خطرے نہ آئیں۔

وقوف قلبی یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا اللہ جل شانہ کے ساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو غیر حق سے کچھ غرض نہو اور یوں بھی کہا ہے کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جس کو مجازاً قلب کہتے ہیں وہ بائیں طرف بپستان کے مقابل اوسکو ذکر میں مشغول کرے ذکر سے غافل ہونے دے اور اوسکے معنے سے اور حضرت خواجہ نقشبند نے حبس دم نہیں لازم کیا اور رعایت عدد کی ذکر میں لیکن وقوف قلبی اون کے نزدیک لازم ہے ذکر میں رابطہ وغیرہا میں اور مقصود ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے یہ شعر اس معنے میں ؛

شعر

علی بعض قلبك كن كانك طائر ؛
فمن ذلك الاحوال فيك تولد ؛

یعنے اپنے دل کے بعض پر ایسا جیسا پرندہ
اس امر سے تجھ میں حال پیدا ہوں گے

فصل

اذا وقع لك في اثناء الذكر والاشتغال تفرقة او وسوسة او قبض فينبغي

فصل

جب ذکر اور اشتغال کے درمیان تفرقہ یا وسواس یا قبض معلوم ہو تو چاہیے

ان تغتسل بالماء البارد وان لم تقدر
على ذلك لعدم مساعدة المزاج فبا
الحار وبعد ذلك تدخل الخلوة لتصلي
الركعتين ومع التضرع والاستكانة
تستغفر وتتوجه لحالك ووقتك
وان لم يحل وقتك واستمرت
التفرقة معك فاحضر في خيالك صورة
شيخك المربي فانه يرجى ببركته تبدل
التفرقة بالجمعية وان بقيت التفرقة
ايضا فقل يا فعال بالشد وان لم
ترتفع التفرقة بذلك فقل ان هذه
التفرقة منه تعالى ووافق في ذلك المفرق
فيه فتصير في عين الجمع جنيد و
قل ان يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة
وحيث كانت الخطرة متعلقة با
لاعمال كشرى الخيل او شئ يفرس ونحو
مما هو مباح شرعا فليبادر لفعله
او يخرجها من قلبه حتى تنحت تلك
الخطرة العدو ويبذل جهده
في دفعه ونفي ثلثة خواطر لازم على
المريد الخطرة النفسية والشيطانية
والملكية وتثبت الخاطر الحقاني و
معرفة الخواطر وتمييزها عسير
نبه بعض بيان ان حصول خاطر
النفس من ارض القلب تنبت من القلب و

کہ سرد پانی سے غسل کرو اسلئے اور جو ٹھنڈے
پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت میں
داخل ہو اور دو رکعتیں پڑھے اور بہت گریہ و
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو
اپنا وقت نپائے اور وہی تفرقہ رہے تو
تصور باندھ اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو
تیرا مربی ہے کیونکہ امید ہے کہ اوس کی
برکت سے تفرقہ جاتا رہے اور جمعیت حاصل ہو
اور جو اس پر بھی تفرقہ نجائے تو کہے یا فعال
تشدید کے ساتھ اور جو اس سے بھی تفرقہ نجائے
کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے اور اس سے
موافقت کرو تو آپ عین جمعیت میں ہو جاویگے
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی
یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اوسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
یہانتک کہ اوس خطرہ کو دشمن جانے۔ اور
کوشش کرے اوسکو دفع کی اور تین خطروں کی نفی
کرنی مرید کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ و خطرہ
شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقانی کو قائم
رکھے اور خطروں کو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل ہے
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفس ارض

من يسار القلب والذي من الملك
يكون من يمين القلب والذي من
الحق يكون من فوق القلب وهذا النظر
معرفة لمن يتحلى بالتقوى والزهد و
الورع واكل الحلال الطيب وكان
دائما يراقب خواطره لا يترك خاطرا
يمر بباله والمقصود ان يكون مراعيا
لوقته فليس شيء اعز من الوقت فان الوقت سيف
قاطع اذا فات الوقت لا يستدرك ويمكن حفظ الاوقات
بالذكر والمراقبة والصلوة والتلاوة
واكابر النقشبندية اختاروا من
جملة وظيفة تلاوة القرآن في الليل
الفاتحة وقل يا ايها الكافرون وسورة
الاخلاص والمعوذتين وخاتمة سورة
الحشر وخاتمة سورة البقرة ومن جملة
وظيفة تلاوة القرآن في النهار سورة
يس وقال حضرت الخواجه على الرامتيني
اذا اتفقت ثلاثة قلوب على امر حصل
مراد العبد المومن بذالك قلب القرآن
وقلب العبد وقلب الليل يعني اذا قرأ
يس التي هي قلب القرآن في التهجد
حصل ذالك المعنى ومن جملة
وظائف صلوة النوافل التهجد
والاشراق والاستخارة و
الضحى والتهجد

اور خطرہ شیطانی قلب کے بائیں طرف سے
اور خطرہ ملکیہ قلب کے دائیں طرف سے
اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب سے
یعنی اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اوسے وہ
جان لیتا ہے جو صاحب تقوی اور زاہد اور پرہیزگار
اور حلال طیب کھاتا ہو اور ہمیشہ خطروں کی نگہبانی
کرتا ہو اپنے دل میں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصود
یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی شئے
وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت سیف قاطع
ہے جب وقت گیا تو پھر ہاتھ نہیں آتا اور ممکن ہے حفظ
اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت
قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے شب کو وظیفہ میں
تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات کو
الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقر کا خاتمہ اور دن
کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ یٰس اور حضرت
خواجہ علی رامیتنی نے فرمایا ہے کہ جب تین قلب
کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں تو وہ
مومن بندہ کے مراد حاصل کرنے کو کافی ہیں
قلب بندہ اور قلب رات کا اور قلب قرآن مجید
کا یعنی تہجد کی نماز میں سورہ یٰس کو اخلاص دل سے
پڑھا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل میں سے
ایک تہجد اور نماز اشراق اور
نماز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد

اثنا عشرہ رکعۃ فان امکن قرأ فی کل رکعۃ
یٰسٓ والا تمّہا فی ثانی رکعات علی ہذا
الترتیب فی الرکعۃ الاولی الی فاجر کریم و
فی الرکعۃ الثانیۃ الی وہم محضرون وفی الرکعۃ الثالثۃ الی
جمیع لدینا محضرون وفی الرکعۃ الرابعۃ الی فلک یسبحون وفی الخامسۃ
الی ولا الی اہلہم یرجعون وفی السادسۃ
الی ہذا صراط مستقیم وفی السابعۃ
الی فہم لہا مالکون وفی الثامنۃ الی آخر
السورۃ وثم یقرأ فی کل رکعۃ بعد
الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا وان لم
یحفظ سورۃ یٰس فیقرأ فی کل صلوٰۃ بعد
الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا ولا یصلی
المتہجد التہجد اقل من اربع رکعات
ووقت التہجد الثلث الآخر
کما قال اللہ تعالی قم اللیل الا
قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا
او زد علیہ وقال صاحب قوت
القلوب قال اللہ تعالی فتہجد بہ
نافلۃ لک وقال تعالی کانوا قلیلا
من اللیل ما یہجعون والہجوع
النوم والتہجد القیام فلا
یکون التہجد الا بعد النوم
وفی کتاب الشعبی لا یکون
التہجد الا بعد النوم والتہجد
صلوٰۃ النوم

بارہ رکعتین ہین اگر ممکن ہو ہر رکعت مین
سورہ یٰسین پڑہے اور نہین تو سورہ
یٰسین کو آٹھ رکعتون مین اس
ترتیب سے پورا کرے کہ پہلے رکعت
مین فاجر کریم تک اور دوسری
مین وہم محضرون تک اور تیسری
مین جمیع لدینا محضرون تک اور چوتھی
مین فلک یسبحون تک اور پانچوین مین
ولا الی اہلہم یرجعون تک اور چھٹی مین ہذا
صراط مستقیم تک اور ساتوین مین فہم لہا
مالکون تک اور آٹھوین مین سورہ کے
آخر تک اور باقی رکعتون مین بعد سورہ فاتحہ کے
سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ
یٰسین حفظ نہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری
نماز مین تین تین بار سورہ اخلاص پڑہے اور
نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑہے اور تہجد کا
وقت اخیر تہائی رات ہے جیسا خدا تعالی فرماتا ہے
قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا
او زد علیہ اور صاحب قوۃ القلوب نے کہا ہے
کہ خدا فرماتا ہے فتہجد بہ نافلۃ لک اور فرمایا ہے
کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون اور ہجوع نیند کو کہتے
ہین اور تہجد قیام کو تو تہجد جبتک سوئے نہین جائز
نہین اور کتاب مین شعبی کے ہے کہ تہجد نہین ہوتی
مگر بعد سونے کے اور تہجد صلوٰۃ
النوم ہے

وقد روی عن النبی صلی الله علیه و اله و
سلم قم من اللیل قدر حلبة شاة و اذا
صلی صلوة المذکورة جلس للتشهد متوجها
للقبلة الی الصبح و یشتغل فی توجهه بمراقبة
او ذکره و ان غلبت النوم نام لکنه یقوم قبل
الصبح و یتوضا ثم یصلی سنة الصبح فی بیته
و یشتغل بالاستغفار بطریق الخفیة کما هو
طریق هذه السلسلة و یذهب المسجد مستغفرا
فی طریقه و اذا صلی الصبح مع الجماعة جلس
فی موضعه مشتغلا بوظیفة الباطنة ان وجد
الجمعیة و الا الی بیته و اشتغل بوظیفته الی
ان تطلع الشمس و بعد ذلك یصلی رکعتین
بنیة الاشراق و قراته فی کل رکعة بعد
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ثم بعد
ذلك رکعتین بنیة الاستخارة ثم یدعو
بدعاء الاستخارة و هو هذا ـ اللهم
خیر لی و اختر لی و لا تکلنی الی اختیاری اللهم
اجعل الخیرة فی کل قول و عمل اریده
فی هذه الیوم و اللیلة اللهم وفقنی
لما تحب و ترضی من القول و العمل
فی عافیة و یسر و اذا کان له بعد
ذلك مهم دنیوی کاسباب معیشة
توجه الیه مع الحضور و الیقظة و یقرء
هذا الدعاء اللهم کن وجهتی فی کل
وجهه و مقصدی فی کل قصد و غایتی

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
قم من اللیل قدر حلبة شاة ـ اور جب نماز مذکور
پڑھ لے تو بیٹھے جلسہ التحیات کا قبلہ رو ہوکر
صبح تک اور مشغول رہے توجہ میں مراقبہ
میں یا ذکر میں اور جو نیند غلبہ کرے ـ تو سوئے
مگر صبح سے پہلے اٹھ کھڑا ہو اور وضو کرے
اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں
پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق
خفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جائے رستے میں
اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے تو بیٹھ
جائے میں بیٹھا رہے مشغول وظیفہ باطن میں جو
جمعیت پائی اور نہیں تو اپنے گھر آجائے اور
مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب
طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز اشراق
پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے بعد دو رکعت نماز
استخارہ پھر اسکے بعد دعای استخارہ سو وہ مشہور
ہو اور اسکے بعد جو اسکو کوئی کام ضروری دنیا
کا ہو جیسے معاش کے لئے اسکے لئے جائے ساتھ
حضور اور ہشیاری کے اور یہ دعا پڑھے اللہم
کُن وجہتی فی کل جہة و مقصدی فی
کل قصد و غایتی فی کل سعی و ملجائی و معاذی
فی کل شدة و ہمّ و وکیلی فی کل امر و
تولنی تولی محبة و عنایة فی

في كل سعي وملجاي وملاذي في كل قصدة
وشم ووكيلي في كل امر وتولني تولي محبة
وعناية في كل حال ويكون دائما متوجها
للقلب الصنوبري كما قال تعالى رجال لا
تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله و
اذا فرغ من مهمات الدنيوية توضأ وضوءً
جديدا ودخل خلوته واول ما يجلس يستحضر
روح شيخه ثم يشتغل بوظيفة من المراقبة
او الذكر واما صلوة الضحى فاثنى عشر
ركعة يقرء في كل ركعة بعد الفاتحة
سورة الاخلاص ثلاثا ولا يصليها اقل
من ركعتين ولا ينبغي ان يصليها في اول
وقت الضحى بل يؤخرها الى ان يمضي ربع
النهار كما جاء في المشكوة عن زيد بن ارقم
انه راى قوما يصلون الضحى فقال لقد علموا
ان الصلوة في غير هذه الساعة افضل
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
صلوة الاوابين حين ترمض الفصال
رواه المسلم ومعنى الرمض شدة حر الارض
من وقع الشمس على الرمل وغيره اي اذا
وجد الفصيل حر الشمس والفصيل ولد
الابل وبعد صلوة اذا احضر الطعام تناول
فان اكله مع الاصحاب كان احسن والا فمع
اهله واولاده ولا ياكل وحده بقدر
الامكان وبعد ذلك يقيل ثم يحضر المسجد

کل حال ... اور ہمیشہ قلب صنوبری سے متوجہ
رہے جیسا خدا تعالے نے فرمایا ہے رجال
لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله
اور جب دنیا کی کاموں سے فارغ ہو وضو
کرے تازہ اور خلوت میں داخل ہو اور پہلے
جب بیٹھے اپنے شیخ کی روح حاضر کرے
پھر مشغول ہو اپنے وظیفہ سے مراقبہ سے
یا ذکر سے اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار
سورہ اخلاص اور دو رکعت سے کم نہ پڑھے
اور اول وقت چاشت میں نہ چاہیے پڑھنی بلکہ
تاخیر کرے اتنی کہ پہر دن چڑھ جاوے اس
واسطے کہ مشکوۃ شریف میں زید بن ارقم سے
تحقیق دیکھا انھوں نے ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت
پڑھتے تھے پس کہا او لوگوں نے جانا ہے کہ
تحقیق نماز اوس وقت میں اس سے بہتر ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز اوابین
جس وقت گرم ہو فصال پڑھنی چاہیے روایت کی مسلم نے
اور رمض کے معنے ہیں شدت گرمی کی تاب آفتاب
سے ریتے وغیرہ پر یعنی جس وقت پاوے فصیل گرمی
آفتاب کی اور فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے ہیں اور بعد
نماز کے جس وقت موجود ہو کھانا کھاوے جو یاروں کے
ساتھ کھاوے تو بہت اچھا ہے اور نہیں اپنے گھر
والوں کے ساتھ کھاوے بیوی بچوں کے ساتھ اور
حتی المقدور اکیلا نہ کھاوے پھر اسکے بعد قیلولہ کرے یعنی سو

اول وقت ایضاً لصلوٰۃ العصر و
الجلوس بعد صلوٰۃ العصر فی مکانہ
و یشتغل بوظیفۃ الباطنۃ ولا یضیع
ھذا الوقت بقدر الامکان و
یحاسب نفسہ فیہ وحفظ مابین
العشائین عندھم من اھم المھمات
وبعد صلوٰۃ العشاء یقرء فی فراشہ
قل یا ایھا الکافرون وسورۃ الا
خلاص والمعوذتین واٰخر سورۃ
الحشر واخر سورۃ البقرۃ مع الحضور
وینام مشتغلا بالذکر ویقول قبل
نومہ ھذا الاستغفار ثلاثا استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ وھذا احوال صوفی
ذی الشغل لا الصوفی الفارغ
البال فان ذلک ینبغی لہ ان یکون
فی لیلہ ونہارہ مستغرقا ومستھلکا
فی الحق سبحانہ کما قال الشیخ ابو العباس
القصاب عندی لا مساء ولا صباح
فان باطنہ غارق فی لجۃ الفناء
وظاہرہ حاضر لما یصدر من الاحوال
والافعال اہل الفناء والبقاء بعد الطلب والمجاہدۃ
تشرفوا بالوصول الی طمانینۃ الوجدان والسرور والشھود
وھم فی عین المراد ورجعوا عن المراد بغیر مراد ودر والمقامات
والکرامات حجابا والعلی مشرب القلب من کل حظ جسمانی وروحانی

اول وقت اور عصر کو بھی اول وقت حاضر ہو
مسجد میں اور نماز عصر کے بعد اپنی مکان میں بیٹھ
اور شغل کرے وظیفہ باطنی کا اور حتی الامکان
اسوقت کو ضائع نکرے اور اس میں اپنی نفس
سے محاسبہ کرے اور مغرب و عشا کے درمیان
کے وقت کے حفاظت اولیا کے نزدیک سب سے زیادہ
ضرور ہے اور عشا کے بعد اپنے بستر میں پڑھے
قل یا ایہا الکفرون اور سورہ اخلاص اور
معوذتین اور آخر سورہ حشر اور آخر سورہ بقر کا ساتھ
حضور کے اور سورہے شغل کرتا ہوا ذکر کا اور سونے
سے پہلے یہہ استغفار تین بار پڑھے استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ اور
یہہ حال ہے ایسے صوفی کا جو کاروبار میں رہتا ہو
اوس صوفی کا نہیں جو فارغ البال ہو کر اوسکو چاہیے
کہ وہ رات دن مستغرق و مستہلک حق میں رہے جیسا
کہا ہے شیخ ابو العباس قصاب نے کہ میری نزدیک نہ شام
ہے نہ صبح ہے کہ اوسکا باطن غرق ہوتا ہے دریائے فنا
میں اور اوسکا ظاہر حاضر ہے واسطے صادر ہونے
احوال و افعال کے اور اہل فنا و بقا بعد طلب و مجاہدہ
کے مشرف ہیں وصول سے طمانیت دل اور سرور اور
شاہدہ کے اور وہ اپنی عین مراد میں ہیں اور مراد سے
پھر گئے ہیں بغیر مراد کے اور اونہوں نے مقامات و
کرامات کو حجاب سمجھا ہے اور اپنی مشرب قلب کو بہت
دور کر دیا ہے تمام حظ جسمانی اور روحانی سے اور مرتبہ
فنا کا وصول علامت ہے حقیقت محبت ذات کے

والوصول الی مرتبة الفناء علامة الوصول
الی حقیقة محبة الذات و مقام الفناء
موهبة محضة واختصاص الهی وسنة
الالهیة جاریة علی ان العطاء المحض الذی
هو حقیقة الموهبة لا یکون عاریة
فلذلك کان لا رجوع فیه ولذلك قالوا
الفانی لا یرد الی اوصافه وقال ذو النون
المصری قدس سره ما رجع من رجع الا من
الطریق وما وصل الیه احد فرجع عنه۔

فصل فی الفنا والبقاء

سئل حضرت الخواجه نقشبند قدس سره
الفنا علی کم وجه فقال علی وجهین وان
قال الاکابر انه اکثر من ذلك لکن مرجع الکل
الی هذا الوجهین الاول الفناء من وجود الظلمانی
الطبیعی والثانی الفنا من الوجود النورانی
الروحی والحدیث النبوی ناطق بهذین
الوجهین ان لله سبعین الف حجاب من نور وظلمة
فالفناء الاول هو انه بواسطة ظهور الحق سبحانه
الثانی ذهاب الفناء ایضا ای لا یبقی للوجود
الروحانی شعور لان الشعور من صفات الوجود الروحانی
ولازمه فاذا ذهب شعور بالشعور لزم ان یذهب
الوجود الروحانی فی هذا المقام یکون الروح ذاکرا
والقلب ساجدا وصحبة السالك فی هذا
المقام صحیحة اما تربیته وطلبه للمرید فغیر
صحیحة وذکر القلب بد

وصول کے اور مقام فنا محض بخشش اور اختصاص
الہی میں اور سنت الہی اس طرح جاری ہے
کہ عطا محض کہ بخشش کی حقیقت وہی ہے عاریت
نہیں ہوتی تو اسی سبب سے اوس میں رجوع
نہیں ہے اور اسی واسطے کہا ہے اولیاء نے کہ
الفانی لا یرد الی اوصافه اور کہا ہے ذو النون
مصری قدس سرہ نے ما رجع من رجع الا من
الطریق وما وصل الیه احد فرجع عنه

فصل فنا اور بقا میں

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال کیا کہ
فنا کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہ پر ہے اگرچہ
بزرگوں نے کہا ہے کہ اس سے زیادہ وجہوں پر
ہے لیکن سبکا مرجع ان دو وجہوں پر ہے اول
تو فنا وجود ظلمانی طبیعی سے اور دوسری فنا
وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف نبوی
ان دو وجہوں پر ناطق ہے کہ ان لله سبعین الف
حجاب من نور وظلمة پس فنا پہلے تو بواسطے
ظہور حق سبحانہ کے ہے اور دوسری یہ کہ فنا ہی جاتی رہی
یعنی باقی نہ رہی وجود نورانی کے لئے کچھ شعور اسلئے کہ شعور تو وجود
روحانی کے صفتوں میں سے ہے اور اوسکو لازم ہے کہ
جس وقت شعور کا شعور جاتا رہا تو لازم آیا وجود روحانی
کا جانا اس مقام میں روح ذاکر ہے اور قلب
ساجد ہے اور اس مقام میں سالک کی صحبت
صحیح ہے لیکن اوسکی تربیت اور مرید کو اوسکی
طلب صحیح نہیں ہے اور ذکر قلب بد

هوان يكون الحضور مع الحق سبحانه والحضور
مع الخلق بالنسبة اليه سواء يعني انه يجمع
هذا مع هذا وذكر اللسان لا يحتاج الى
بيان وذكر الروح هو ان يكون الحضور
مع الحق سبحانه غالبا على الحضور مع الخلق
وذكر السر هو ان لا يكون له حضور مع
غير الحق سبحانه ولا يكون له خبر من الكون
وذكر الخفي هو ان يخفى وجود الروح خفاء
الكون في السر فلا يبقى غير المذكور والحاصل
ان الغير يذهب بتمام وجهه في الخفاء وفي
هذا المقام يتحقق السير في الله فان العبد
بهذا الفناء المطلق الذي هو فناء الذات و
فناء الصفات يتم عليه الوجود الحقاني
حتى يتشرف بذلك الوجود بالاوصاف
الالهية ويتخلق بالاخلاق الربانية وفي هذا
المقام يتحقق مرتبة بي يسمع وبي يبصر وبي
يبطش وبي يمشي وبي يعقل فان الذات و
الصفات الفانية في هذا المقام تتبدل بكسوة
الوجود الباقي خارجة من قبر الخفاء في محشر
الظهور وتصرفات جذبات الحق حينئذ
تستولي على باطن العبد ويذهب عن باطنه
جميع الوساوس والهواجس ويتصرف
فيه الحق حينئذ بصفاته ويعزله بالكلية
عن تصرفه في نفسه بنفسه وفي هذا المقام
يكون العبد محفوظا عن مجاوزة الوظائف

یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا
اوس کی نسبت برابر یعنی اوسمیں اسکے ساتھ وہ جمع
اور ذکر زبان کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور
ذکر روح یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا غالب اوپر
اوس حضور کے جو خلق کے ساتھ ہو اور ذکر سر یہ
ہے کہ اوسکو حضور غیر حق سبحانہ کے ہووے ہی نہیں
اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہو اور ذکر خفی یہ ہے کہ چھپ
جاوے روح کا وجود جیسے سیر میں موجودات باقی
نہ رہے سواسے مذکور کے اور حاصل یہ ہے کہ غیر کل
جاتا رہتا ہے ہر وجہ سے خفا میں تو اس مقام میں متحقق
ہوتی ہے سیر فی اللہ تو تحقیق بندہ کو [illegible] فنا مطلق
کے جو ایسی ہے کہ فنا ذات و فنا صفات ہے حاصل
ہوتا ہے وجود حقانی یہاں تک کہ مشرف ہوتا ہے
اوس وجود سے اوصاف الہیہ کے ساتھ اور
متخلق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کے ساتھ اور اس مقام
میں متحقق ہوتا ہے مرتبہ بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش
وبی یمشی وبی یعقل کا کیونکہ ذات و صفات فانیہ
اس مقام میں بدل جاتی ہے لباس وجود باقی سے
خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے محشر میں
اور جذبات حق کے تصرفات اسوقت برابر ہوتے ہیں
کے باطن پر اور اوسکے باطن سے جاتی رہتی ہیں
وسوسے اور برے خطرے اور اسوقت اوسمیں حق
تصرف کرتا ہے اپنی صفاتوں سے اور معزول کرتا
ہے اوسکو بالکل اوسکے تصرف سے کہ وہ اپنے میں اپنے
تصرف نہیں کرتا اور اسوقت ہو جاتا ہے بندہ

الشریعۃ من الامر والنہی وہو دلیل علی
صحۃ حال الفناء والبقاء قال الشیخ
ابو سعید الخراز فی ہذا المعنی کل باطن
یخالفہ الظاہر فہو باطل وبعد التحقق
بالفناء والبقاء یعنی السیر الی اللہ والسیر فی
اللہ الذی ہو بعد الفناء ویتحقق السیر عن
اللہ وباللہ الذی ہو مقام التنزل الی مبلغ
عقول الخلق لدعوتہم الی الحق وہذا مقام
الخواص من الانبیاء والمرسلین وفی مقام
التنزل ہذا یرجعون فی کل امر الی الحق متضرعین
مستغفرین والاولیاء فی ہذا المقام لہم
من متابعۃ الانبیاء نصیب کما قال اللہ
تعالی قل ہذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ
انا ومن اتبعنی ٭ لان الشیخ کالنبی
فی قومہ وفی ہذا المقام طلب المرید و
التربیۃ صحیح بشرط اجازۃ الشیخ وفی ہذا
المقام کل تصرف بفعلہ وان کان منسوبا
الیہ لکنہ لیس منہ لانہ عزل عن تصرفات
البشریۃ بالکلیۃ وما رمیت اذ رمیت
ولکن اللہ رمی یمکن ان یکون بہذا المعنی

فصل

فی طریق التصرف فی باطن المرید
و دفع المرض الدخول فی حمل البلاء عن الناس

شریعت امر و نہی سے تجاوز نہ کرے اور یہ دلیل ہے
صحت حال فنا و بقا کی شیخ ابو سعید خراز
نے کہا ہو اسی معنی میں کل باطن یخالفہ الظاہر
فہو باطل اور بعد تحقیق فنا و بقا کے یعنی سیر الی اللہ
و سیر فی اللہ کے جو فنا کے بعد ہی متحقق ہوتی ہے
سیر عن اللہ اور سیر باللہ کہ وہ مقام تنزل ہی
خلق کی عقلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرتے
ہیں حق کی طرف اور یہ مقام ہے خواص انبیا
اور مرسلین کا اور مقام تنزل میں یہ رجوع ہوتے
ہیں ہر امر میں حق کی طرف زاری اور استغفار
کرتے ہوئے اور اولیا کو اس مقام میں انبیا کی
متابعت میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے
قل ہذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا و
من اتبعنی اسواسطے کہ شیخ ایسا ہوتا ہے۔
جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی طلب
اور تربیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور
اس مقام میں ہر تصرف اوسکے فعل کا اگرچہ اس کی
طرف منسوب ہی لیکن نہ اوسکا نہیں اسواسطے کہ وہ تو
تصرفات بشریہ سے بالکل معزول ہو وما رمیت اذ
رمیت ولکن اللہ رمی ممکن ہے کہ اسی معنے
میں ہو ٭

فصل

مرید کے باطن میں تصرف کرنے کی طریق
میں اور دفع مرض میں

له طريقان فالطريق الاول انه اذا وقع
شخص مرض او ابتلى بمعصية فليتوضأ و
يصلي ركعتين ويتوجه بالتضرع والانكسار
الى الله تعالى ويطلب منه ان يطهر الشخص المذكور
بتبهما المذكور مما عرض له ويزيله عنه والثاني ان
يجعل صاحب المرض والمعصية نفسه ويثبتها
مقام صاحب العارض المذكور ويشغل خاطر
هذا المقدار ويتوجه عنه الى رفع ذلك قبل
نزول حضرت عزرائيل فانه بعد نزوله رجوعه
خاليا محال ولا بد من بدل فعند ذلك يثبت
المريض مكان اعضائه ويتوجه بهمته والمدد
في المرض الواقع الاول ان يتوجه بهمته الى رفع
ذلك المرض ودفعه عنه الثاني ان يتحمل ذلك
عنه في نفسه الثالث ان يتوجه في دفع الخواطر
المتفرقة عنه من غير ان يتعرض لدفع المرض
لما فيه من رفع الدرجات لان المرض
موجب للتنقية والتصفية للقوى
الدماغية واذا انتقى الدماغ صار متعلق
هذه القوة الدماغية ذلك النور المطلق
البسيط المحيط بجملة الموجودات الذي هو
مقصود جميع المكونات والخواطر مانعة
لحصول هذا المعنى والتصرف في الطالب
الحقيقي هكذا ايضا ان يجلسه مقابلته و
يقول له فرغ نفسك من كل خاطر ثم يتوجه
بهمته لرفع الحجاب الظلماني

اوسکے دو طریقے ہیں ایک تو یہ ہے کہ جسوقت
کسی کو بیماری ہو یا کسی گناہ میں مبتلا ہو جاوے
تو وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور الله
سے بہت عجز و انکسار کے ساتھ رجوع ہو اور
اوسمیں طلب کرے الله سے کہ اوس شخص کو
پاک کردے اوس سے جو اوسے عارض ہوئی
ہے اور دور کردے اوس سے اور دوسرا
طریق یہ ہے کہ اپنے تئیں صاحب مرض و معصیت
بنائے اور اوسکی جگہہ آپ ہو اور مشغول ہو اسقدر
اور متوجہ ہو اوس سے اوسکے دفع کا پہلے نزول
حضرت عزرائیل کے کیونکہ جب وہ نازل ہوئی
تو اونکا خالی جانا محال ہے اور ضرور ہے بدل اور
اسوقت مریض ثابت کرے اپنے اعضا کی جاگہ اور متوجہ ہو اپنی
ہمت کے ساتھ اور بیماری میں دو بہت طرح ہے اول تو
یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیساتھ واسطے اوس بیماری کے زائل
ہونیکے دوسری طرح یہ ہے کہ اوٹھائی ہو اوس سے بیماریکا
اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ ہو متفرق خطروں کے دفع کرنیکو
اور مرض کے دفع سے کچھہ متعرض نہو اسلئے کہ بیماری میں
درجے بلند ہوتے ہیں اسواسطے کہ بیماری سبب ہے تنقیہ اور
تصفیہ کا قوائے دماغیہ کے اور جسوقت پاک صاف ہو گیا
دماغ تو اس قوت دماغیہ سے متعلق ہوگا نور مطلق بسیط محیط
جمیع موجودات ایسا کہ وہی مقصود ہے تمام کائنات کا اور خطرے
مانع ہیں اس امر کے حصول کی اور تصرف کرنا طالب حقیقی میں اسطرح
ایضاً اوسے اپنے سامنے بٹھائے اور اوسکو کہے کہ کل خطروں سے اپنے نفس
کو خالی کر دے پھر متوجہ ہو ہمت کیساتھ واسطے اوٹھانے حجاب ظلمانی

ثم رفع الحجاب النوراني واذا حصلت له
الغيبة لا يتوجه له الا ان حصلت له
عقدة فيزيلها والذي ينسب الى شخص
من الاحوال الآتية هو انه اذا حضر اجنبي
وحصل في الخاطر امر من الايمان او صلوة
او صوم او تحصيل علم ديني يقولون
حصل منه نسبة الاسلام والديانة والعلم
والحاصل انه ظهر بسبب هذا الوصل
هذا المعنى وكان وجوده في الخاطر مقتضيا
انفاسه وان ظهر من وصوله المحبة
والعشق يقولون ظهر منه نسبة الجذبة
وفي معرفة احوال الميت يجلس محاذي القبر
ويقرأ آية الكرسي مرة وسورة الاخلاص
اثنا عشر مرة ويخلي نفسه من كل خاطر
فكل ما لاح له بعد ذلك فهو منه واذا
وقع من المريد سوء ادب فلا ينبغي
للشيخ ان يسعى في سلب حاله لكنه يتوجه
بهمته على الطريق المعهود في دفع الظلمة
والكدورة عنه او يامره بذكر النفي و
الاثبات فترتفع عنه تلك الظلمة بهذا
الطريق بان يلاحظ في جانب النفي
جميع المحدثات بنظر الفناء و
في جانب الاثبات بتصور ذات
المعبود بالحق بالبقاء

فصل

پھر حجاب نورانی کے۔ اور جب اسے غیبت
حاصل ہو جائے تو اوسکے واسطے توجہ نکرے
مگر جو کوئی گرہ پڑ جائے تو اوسے کھول دے
اور وہ نسبت کی جاتی ہے کسی شخص کی طرف
احوال آنے والے سے وہ یہ ہے کہ جسوقت
حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر مین حاصل ہو ایک
حکم ایمان یا نماز یا روزہ یا تحصیل علم دین کی
تو کہتے ہین اوس سے نسبت اسلام اور دیانت
وعلم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے کہ ظاہر
ہوا بسبب اس وصل کے یہ معنی اور رہی وجود اُس کا
خاطر مین اوسکے انفاس کی مقتضیات سے اور جو
اوسکے ملنے سے محبت وعشق ظاہر ہو کہتے ہین نسبت
جذبہ اوس سے ظاہر ہوئی اور میت کے حال کی معرفت
کے واسطے یون ہو کہ مقابل قبر کے بیٹھے اور آیۃ الکرسی
ایکبار اور سورہ اخلاص بارہ دفعہ پڑھے اور اپنی نفس کو
سب خطرونسے خالی کرے تو پھر جو کچھ دلمین جھلکیگا تو وہ
اوسی سے ہے اور جب مرید سے کوئی بے ادبی ہو جائے
تو شیخ کو نہین مناسب کہ اوسکے سلب حال کے واسطے
کوشش کرے لیکن متوجہ ہو اپنی ہمت سے طریق معلوم
کے موافق دفع کرنے مین اوسکی ظلمت اور کدورت کے یا
اوسکو امر کرے کہ نفی واثبات کا ذکر کرے تو اوس سے
اوسکی ظلمت جاتی رہیگی اسطرح سے کہ ملاحظہ کرے جانب نفی مین
تمام محدثات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات مین
تصور کرے ذات معبود بحق کی ساتھ بقا کے

فصل

فصل في الآداب

في الآداب الآداب الظاهرة مع الحق
سبحانه هي ان يكون قائما بالاوامر و
النواهي الشرعية ويكون دائما على الطهارة
مستغفرا محتاطا في جميع الامور ويكون
متبعا لآثار السلف الصالح عاملا بها
وادب الباطن هو ان تحفظ قلبك من
خطور الاغيار سواء كان خيرا او شرا
فانهما في الحجاب سواء وادب النبي
صلى الله عليه وآله وسلم على هذا
القياس وادب الاولياء هي انك في
مجالستهم تحفظ خواطرك ولا تتكلم
في حضرتهم بصوت عال ولا تشتغل
في حضورهم بصلوة النوافل وان
صليت معهم فحسن ولا تتكلم في اثناء
كلامهم بل لا يتكلم معهم من غير
ان يسئلوك وكل ما يكرهونه اجعله
مكروهك ولا تنظر في بيتهم الى اسبابهم
وحوائجهم ولا يخطر ببالك رواحك
الى الشيخ الآخر واخذك منه بل اعتقد
ان شيخك هذا هو موصلك الى مولاك
ولا تعلق قلبك بسواه فان ذلك موجب
لتفرقتك والحاصل ان كل ما يكرهه
الضمير الانساني فارقه وتجنبه فان
سوء الادب مع المشائخ خاصية تقتضي
سد الطريقة وعدم وصول الفيض

آداب مین آداب ظاہرہ حق سبحانہ کے ساتھ
یہ ہین ـــــ کہ قایم ہووی امر و نہی شریعت
پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار پڑھتا
رہے اور سب امرون مین احتیاط کرتا رہے اور
آثار سلف صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اوس پر
عمل کرے اور باطن کا ادب یہ ہے کہ اپنے قلب کی
حفاظت کرے کہ اوسین غیر کا خطرہ نہ آنے خواہ
نیک ہو وہ یا بد ہو اسلئے کہ حجاب ہونے مین دونو
برابر ہین اور آداب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی
قیاس پر ہین اور اولیاء کا ادب یہ ہے کہ اونکی مجلس
مین اپنے خطرون کی حفاظت کرے اور اونکے حضور
مین بلند آواز سے نہ بولے اور اون کے حضور مین
نماز نوافل نہ پڑھے اور اون کے ساتھ اگر پڑھے
تو بہت اچھا ہے اور اون کے کلام کے درمیان
بول نہ اوٹھے بلکہ جبتک وہ خود نہ پوچھین کچھ نہ کہے
اور جسکو وہ مکروہ جانین اوسے آپ بھی مکروہ سمجھے
اور اونکے گھر مین اُنکے اسباب اور اخراجات کیطرف
نظر نہ کرے اور دل مین یہ خطرہ نہ لاوے کہ اور شیخ کی
خدمت مین جاوے اور اوس سے فیض حاصل کرے
بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہی پیر مجھکو پہنچاوے گا تیرے مولا
کے پاس اور اپنے پیر کے سوا اور سے تعلق نہ کر کیونکہ یہ موجب
تیرے تفرقہ کا ہوگا الحاصل یہ ہے کہ جس شے کو طبیعت انسانی
کروہ جانے اوس سے الگ رہے اور بچے اوس سے
کیونکہ بے ادبی خصوصًا مشائخ کی راہ خدا کی مانع
ہے اور اس کے سبب سے فیض سے محروم رہتا ہے

وينبغي لك ان لا يكون في قلبك ونظرك
غير الحق واسمه وكن دائما مع الحق لا تجد
الغفلة اليك سبيلا وما احسن ما قيل

شعر

اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر لكن بخفية
فان دمت في ذي الحال صاحب غفلة
فانك للاسلام سد بخفوة

وخطور الاغيار من رؤية الالوان و
الاشكال المختلفة ويكون ايضا من مطالعة
الكتب ومن الصحبة المفرقة فينبغي للسالك
ان يكون اياما بغير ملاحظة الاغيار
في صحبة صاحب دولة تمت له السعادة
الجمعية لتحصل له ببركة ملكة الحضور و
الجمعية فمن ملكة الحضور يحصل الرضاء
والتسليم اللذان هما نهاية العبودية
والعبادة وكمال الاسلام في التسليم و
التفويض فان صاحب التسليم لو طوق
في رقبته طوق اللعنة كابليس فكان
راضيا من حيث انه قضاء الحق وتقديره كمثل
رضاه بايمانه واسلامه لان الطالب الصادق
راض بقضاء الله وقدره لا يفعل نفسه واذا
وقع الطالب مكروه يحصل التفاوت عنده
فهو عبد نفسه فان لم يحصل عنده تفاوت
كان عبده اصل كل امر و اساسه

اور تجھے چاہیے کہ تیرے دل میں اور نظر میں غیر حق
اور اوسکے نام کی نہو اور ہمیشہ رہو با خدا کہ
غفلت راہ پائے اور کیا خوب کہا ہو یہ شعر

اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر لكن بخفية
فان دمت في ذي الحال صاحب غفلة
فانك للاسلام سد بخفوة

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے بہی رنگ اور
شکلیں مختلف اور نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ
سے اور ایسی صحبت سے جو تفرقہ ڈالے تو سالک
کو چاہیے کہ کچھ دنوں بلا خطہ اغیار کے رہے کسی
ایسے صاحب دولت کی صحبت میں جسکو پوری پوری
سعادت جمعیت کی کہ اوسکی برکت سے سالک
کو ملکہ حضور اور جمعیت کا حاصل ہو کیونکہ ملکہ حضور سے
حاصل ہوتا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت عبودیت کے
ہیں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم میں ہی اور
تفویض میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں لعنت
کا طوق بہی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راضی
ہوگا اس سے اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہی حق کی
اور تقدیر الٰہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے
راضی ہے اس لئے کہ طالب صادق راضی ہے قضا و
قدر سے اوسکا نفس کچھ نہیں کرتا اور جب طالب کو مکروہ
پہونچے اور اوس کو تفاوت ہو تو وہ اپنے
نفس کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہو تو وہ اوس
کا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد

حین اذ ینبغی للطالب ایہا السالک ان تکون دائما عبدا کما انہ تعالیٰ دائما ربا واذا کان فی مدح وذم تفاوت فعاید احسنا مرحبا بک جملۃ سر الخواص العوام قد ذکر واللہ الموفق الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والتسلیم علیٰ سیدنا محمد سید الاولین والآخرین وعلی الہ واصحابہ والتابعین لہم باحسان الی یوم الدین انتہی کاتب الحروف گوید کہ شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ احمد السہرندی را در بیان اشغال طریقہ احمدیہ مکاتیب ست بغایت متین از انجملہ سہ مکتوب کہ ایشان آنہا را نویسانیدہ بجانب حضرت والد بزرگوار فرستادہ بودند و در آخر آنہا بخط خود این عبارت نوشتہ کہ مخدوما عرفان پناہا ہر سہ مکتوب این خاکسار را بمطالعہ گرامی مشرف سازند وانا الفقیر عبدالاحد عفی اللہ عنہ درین رسالہ لتنبیہا نقل کردہ می شود۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ علی کل حال ہمشیرہ عزیزہ خدا پرست از لطائف انسانی پرسیدہ بودند معلوم نمایند کہ لطائف پنجگانہ انسانی کہ قلب و روح و سر و خفی و اخفی باشد از عالم امر اند مقام آنہا فوق العرش ست کہ بلامکانیست

(مکتوب اول شیخ عبدالاحد صاحب)

یہ ہے۔ تو اے سالک تجھے چاہیئے کہ تو ہمیشہ بندہ ہو اوسکا جیسے اللہ تعالےٰ ہمیشہ رب ہے اور جب مدح اور مذمت میں فرق ہو تو عبادتنا اپنے دل کے بتوں کی کرتا ہے سب سر خواص و عوام کا ذکر کر دیا گیا اور اللہ توفیق دینے والا ہے الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والتسلیم علی سیدنا محمد سید الاولین والآخرین وعلی الہ واصحابہ والتابعین لہم باحسان الی یوم الدین انتہے کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ احمد سرہندی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال کے بہت عمدہ مکتوب ہیں اون میں سے تین مکتوب جو اونہوں نے لکھوا کر حضرت والد بزرگوار کو بھیجے تہے۔ اور اون کے آخر اپنے ہاتھ سے یہ عبارت لکہی تہی کہ مخدوما عرفان پناہا اس خاکسار کے تینوں مکتوب اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا۔

راقم فقیر عبدالاحد عفا اللہ عنہ

وہ مکتوب اس رسالہ میں لتنبیہا نقل کئے جاتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد للہ علی کل حال۔ ہمشیرہ عزیزہ خدا پرست نے لطیفہ انسانی پوچہے تہے۔ سو معلوم کریں کہ پانچ لطیفہ انسانی کہ قلب و روح و سر و خفی و اخفی ہیں عالم امر سے ہیں ان کا مقام فوق العرش ہے۔ جسے لامکان کہتے ہیں

موصوف و عالم ارواح نیز آنرا گویند حق جل
و علا بکمال قدرت خویش آن لطائف را تعشق
و تعلق ببدن انسانی داده از انجا فرود آورده
ہر یکے را بموضعے خاص از بدن کہ مناسب
آن بود جا داده است قلب را جانب
چپ از سینہ بہ پستان جا داده است
روح را کہ لطیفہ تر از قلب ست در مقابل
آن بجانب راست او- اخفی کہ لطیف و احسن
لطائف است درمیان حقیقی سینہ و
سر را درمیان قلب و اخفی و خفی را درمیان
روح و اخفی و ولایت ہر یکے ازین لطائف
زیر قدم پیغمبر اولو العزم ست چنانچہ ولایت
قلب زیر قدم آدم است علے نبینا
و علیہ السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت
ابراہیم ست علی نبینا و علیہ السلام و ولایت
سر زیر قدم حضرت موسے علے نبینا
و علیہ السلام و ولایت خفی زیر قدم حضرت
عیسے علی نبینا و علیہ السلام و ولایت اخفی
زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء علیہ و علیہم
الصلوات و التسلیمات -

باید دانست کہ تفاوت اقدام اولیا از
راه ہمین لطائف است پس ہر کہ زیر قدم
حضرت آدم ست علیہ السلام و ولایت
وی ولایت قلب است و وی صاحب
استعداد یک درجہ ولایت است ❊

اور عالم ارواح بہی اوسے کہتے ہین حق جل
و علی نے کمال قدرت سے اپنے اون لطائف
کو بدن انسان سے تعشق اور تعلق دیکر وہان سے
نیچے اوتار کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ بین انسان
کے بدن مین جو اوسکے مناسب تہا جائے دی ہے
قلب کو سینہ کے بائین طرف پستان مین جائے دی ہے
روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے اوسکی مقابل دائین جانب
اخفی کہ لطیف اور احسن لطائف ہے درمیان حقیقی سینہ
کے سر کو درمیان قلب اور اخفی کے-
خفی کو درمیان روح اور اخفی کے
اور ولایت اسمین سے ہر ایک لطیفہ کے زیر قدم
ایک اولو العزم پیغمبر کے ہے چنانچہ قلب کی ولایت
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کے زیر
قدم ہے- اور روح کی ولایت حضرت ابراہیم
علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے- اور سر
کی ولایت حضرت موسی علی نبینا علیہ السلام کے
زیر قدم ہے- اور خفی کی ولایت حضرت عیسے
علی نبینا علیہ السلام کے زیر قدم ہے- اور اخفی
کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء علیہ و علیہم الصلوات
و التسلیمات کے زیر قدم ہے-

جاننا چاہئے کہ اولیاء کے قدمون کی تفاوت
انہین لطیفونکی راہ سے ہے تو جو زیر قدم
حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت
ولایت قلب ہے- اور وہ صاحب استعداد
ولایت کے ایک درجہ کا ہے-

از درجات خمسه وکسی که زیر قدم حضرت ابراهیم ست ولایت وی ولایت روحی ست و وی را استعداد دو درجه است از درجات خمسه وکسی که زیر قدم حضرت موسی است ولایت وی ولایت سری ست و وی خداوند سه درجه است از درجات مذکوره وکسی که زیر قدم حضرت عیسی ست ولایت وی ولایت خفی ست و وی مستعد چهار درجه است ازان درجات وکسی که زیر قدم حضرت سرور عالم کائنات است علیه وعلی آله الصلوٰة والتسلیمات ولایت وی ولایت اخفی است که اعظم واعلی واحسن درجات ست وصاحب این ولایت را قابلیت هر پنج درجه ولایت ست. باید دانست که تفاوت اقدام انبیا علیهم السلام فیما بینهم ازین راه نیست بلکه از راه نبوت ست پس هر که ازین بزرگواران درین راه پیش قدم باشد همان از دیگران افضل خواهد بود چنانچه حضرت موسی از حضرت عیسی در مقام نبوت پیش قدم ست بنابران از حضرت عیسی افضل آمد اگرچه در مقام ولایت حضرت عیسی از حضرت موسی غالب ست چنانچه بالا مفهوم گشت دیگر باید دانست که اگر مرشد ومربی طالب صادق المشرب باشد می تواند که وی را براهی که خود قطع منازل نموده تسلیک فرماید وبکمالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجوں میں سے - اور جو حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے اوس کی ولایت ولایت روحی ہے اور اوس کو دو درجوں کی ولایت کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے - اور جو زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت ولایت سری ہے وہ ولایت کے تین درجوں کی استعداد رکھتا ہے درجات خمسہ سے - اور جو زیر قدم حضرت عیسی علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت ولایت خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے اون درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر قدم ہو اوسکی ولایت ولایت اخفی ہے اعظم واعلی اور احسن سب درجوں کی اور اس ولایت کے صاحب کو قابلیت پانچوں درجوں کی ولایت کی ہے - اور جاننا چاہیے کہ انبیا علیہم السلام کے قدموں کی تفاوت اونکی آپس میں اس راہ سے نہیں ہے بلکہ نبوت کے راہ سے ہے پس جو ان بزرگواروں میں سے اس راہ میں پیش قدم ہوگا وہ ہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سے مقام نبوت میں پیش قدم ہیں اسلیے حضرت عیسی سے افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسی حضرت موسی سے غالب ہیں جیسا اوپر لکھا گیا - دوسرے یہ امر جاننا چاہیے کہ اگر مرشد ومربی طالب کا صادق المشرب ہوگا تو اوس سے ہو سکتا ہے کہ جس رستے آپ قطع منازل کیے ہیں اوسی راہ طالب کو بھی چلاوے اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہونچاوے

و آن مرید اگرچہ خود استعداد فروترین استعداد
داشتہ باشد اینجا سخن از حد زیادہ عرض و طول
وارد معذور دارند و ہر وقت دیگر موقوف
فرمایند دیگر اجزا الوان و انوار لطایف پرسیدہ
بودند معلوم نمایند کہ ہر کس موافق کشف و
دید خود چیزے گفتہ و نوشتہ است و بر آن
انبا بنا تعبیر وقایع و تفسیر معاملات
نمودہ اما آنچہ از حضرت عالی درجات خود مفہوم
نمودہ در منصہ تحریر می آرد باید دانست کہ نور قلب
نور زرد است و نور روح نور سرخ است و نور
سر سفید و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز ظاہر.
از حقیقت و ماہیت نفس پرسیدہ بودند معلوم
شریف باد کہ نفس خبیثہ است از عالم خلق و محل وی
دماغ است بالذات بشرارت و خباثت متصف
است و خود را در رنگ لطایف لطیفہ نفیسہ
وا نمودہ است و دعوی ریاست و کیاست
کردہ بر تمامی اجزا و لطائف تصرفات فاسد
نمودہ و باغوای ابلیس پر تلبیس علیہ اللعنۃ سائر
لطایف و اجزا را باوصاف ذمیمہ خود متصف
ساختہ است و از توجہ بجناب قدس خداوندی
محروم داشتہ بخسارت ابدی و مباعدت سرمدی
رسانیدہ ہرگاہ عنایت ازلی دستگیری و رہنمونی
نمود بر شرارت و خباثت وی اطلاع یافتہ
و از مکاید و مفاسد وی رو می تافتہ متوجہ
درگاہ قدس گشتہ بسعادت ابدی پیوستہ

اور وہ مرید اگرچہ خود اپنی استعداد کمتر رکھتا ہو
یہاں سخن بہت طول و عرض رکھتا ہے کہ حد سے
زیادہ ہے معذور رکھیں اور پھر کسی وقت پر موقوف
فرمائیں اور انوار و لطایف کے رنگ پوچھے تھے
سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف و نظر کے
موافق کچھ کہا اور لکھا ہے اور اوسکے اوپر بنا تعبیر
وقایع اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں نے اب جو
حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے۔ لکھتا ہوں۔
جاننا چاہیے کہ قلب کا نور زرد ہے۔ اور روح
کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور
خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ظاہر حقیقت
و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو
کہ نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اوس کا محل
دماغ ہے بالذات شرارت و خباثت سے متصف
ہے اور اپنے تئیں لطایف کی طرح لطیفہ نفیسہ ظاہر
کیا ہے اور ریاست و دانائی کا دعوی کرکے تمام
اجزا و لطایف پر تصرفات فاسد کرکے شیطان
علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف و اجزا کو
اپنے اوصاف ذمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور
درگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے
محروم رکھ کر نقصان ابدی کو پہونچایا ہے عنایت
ازلی نے جس کی دستگیری و رہنمائی کی اوس نے
اوس کی شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اونکے
فریبوں اور مفسدوں سے مونھ پھیر کر متوجہ اس درگاہ
پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہونچا۔

(بیان الوان لطائف)

(بیان حقیقت و ماہیت نفس)

وچون نفس مزکی ومطهر گردد واز اوصاف
رذائل خود بالکل بیرون آید برآئینه بفضل الله
سبحانه بمرتبه عظیم از ولایت وبقرب ومشاهده
وبمقام رضا مشرف می شود واز جمیع لطائف
انسانی بالادست میگردد وسیر وی از همه بلند
میرود وی را بعد حصول کمالات بر تخت صدر اجلاس
میفرمایند وریاست وکیاست لطائف وے
رامی بخشند عجب سرے است اخبث الاشیاء
بعد از تطهیر وتنویر اشرف الاشیاء می گردد
اولئک یبدل الله سیاتهم حسنات قال
علیه السلام خیارکم فی الجاهلیة خیارکم فی الاسلام اذا
فقهوا والسلام علی من اتبع الهدی
بسم الله الرحمن الرحیم ٭ الحمد لله
وسلام علی عباده الذین اصطفی اما
بعد چون سالک از حجاب هستی وخویشتن پرستی
بیرون شود ودیده باطنش بکحل الجواهر معرفت
مکحل گردد لاجرم آیاتے وکراماتے که در نفس
وی بحکم وفی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم آیات
عظمته افلا تبصرون ببصر البصیرة مودع است
مشاهده نماید بعد ازان بمقتضی من عرف نفسه فقد
عرف ربه بار در بارگاه قدس یابد برخے از
حقایق وآیات که در قالب انسانی تعبیه نموده الله
مذکور میگردد وبگوش هوش استماع نمایند
بدانند که انسان که عالم صغیر عبارت ازان است
مرکب از اجزاء عشره است که اصول آنها

اور جب نفس پاک و مطہر ہو جاتا ہے اور اپنے
سب صفات رذائل بالکل چھوڑ دیتا ہے البتہ اللہ
سبحانہ کی فضل وکرم سے بڑے مرتبہ سے ولایت اور قرب
اور مشاہدہ اور مقام رضا کی مشرف ہوتا ہے اور سب
لطائف انسانی سے بالادست ہو جاتا ہے اور اوسکی
سیر سب سے بلند ہوتی ہے اوسکو حصول کمالات کے بعد تخت صدر
پر اجلاس فرماتے ہیں اور ریاست وکیاست سب
لطائف کی اوسکو ملتی ہے عجب بھید ہے کہ جو سب سے
خبیث زیادہ ہے بعد پاک اور منور ہونے کے اشرف
سب سے ہو جاتا ہے۔ اولئک یبدل الله سیاتهم حسنات
فرمایا ہے علیه الصلوٰة والسلام نے خیارکم فی الجاهلیة
خیارکم فی الاسلام اذا فقهوا والسلام علی من اتبع
الهدیٰ ۔ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام
علی عباده الذین اصطفیٰ ۔ اس کے بعد جاننا
چاہیے کہ جب سالک اپنی ہستی اور خود پرستی سے
نکل آتا ہے اور اوسکی باطن کی آنکھ معرفت کی کحل الجواہر
سے سرمہ سا ہو جاتی ہے تو ضرور آیتیں اور کرامتیں
جو اوسکی نفس میں چشم بصیرت میں امانت رکھی
ہوئی ہے بموجب وفی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم
آیات عظمته افلا تبصرون کی وہ مشاہدہ کرتا ہے اسکے
بعد بمقتضائی من عرف نفسه فقد عرف ربه کے بارگاہ
قدس میں دخل پاتا ہے قالب انسانی میں جو حقایق
اور آیتیں تعبیہ ہیں کچھ اونمیں سے مذکور ہوتی ہیں بگوش
ہوش سنو جان لو کہ انسان کہ اوسکو عالم صغیر
کہتے ہیں اوس اجزا سے مرکب ہے جنکی اصلیں

و در عالم کبیر ست عالم کبیر عبارت از مجموعہ کائنات
ست پنج خلق چہ امر و پنج از ان از عالم خلق ست
کہ نفس و عناصر اربعہ است و پنج ازان از عالم امر
باشد چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالم خلق
موجود ست ہمچنین اصول لطائف خمسہ مذکورہ
در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است و
بلامکانیت معروف و متحقق ست و فوق عرش
مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لہذا
قلب را برزخ درمیان عالم خلق و امر
موجود اند چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید
ست و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم
خلق ست و رو بامر دارد وے را نیز برزخ
گفتہ اند و فوق اصل قلب اصل روح است
و فوق آن اصل سر و فوق ان اصل خفی و
فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علا
خواست کہ انسان را بمقتضائے حکمت بالغہ
باین نوع ترکیب دہد بعد از تسویہ قالب
ہر یکے ازین لطائف خمسہ را تعلقے و تعشقے
باین عنصر جسمانی دادہ از فوق العرش فرود
آوردہ بمقام خاص کہ ہر یکے را بآن مقام مناسبت
بود متمکن ساخت لطیفہ قلب را درین
موضع کہ در تہ پستان چپ ست و قلب
صنوبریش خوانند جا دادند و صنوبری
نقش برائے آن کنند کہ وے مانند ثمر
صنوبر مقلوب ست و اصل الاصل این لطیفہ

عالم کبیر میں ہے اور عالم کبیر مجموعہ کائنات
ہے خلق ہو خواہ امر ہو اور دس میں پانچ تو
عالم خلق سے ہیں ایک تو نفس اور چار عنصر اور دوسرے
پانچ عالم امر سے یعنی جس طور چار عناصر کے اصلیں
عالم خلق میں موجود ہیں اس طور لطائف خمسہ کی بھی
اصلیں عالم امر میں جو عرش کے اوپر لامکان
مشہور ہے متحقق ہیں اور فوق عرش مجید
اور تحت اور اصول کے قلب ہے اور اسی
سبب قلب کو برزخ درمیان عالم خلق و عالم امر
کے فرمایا ہے اس واسطے کہ عالم خلق کے انتہا عرش
مجید ہے اور اسوجہ سے کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا ہے
منتہی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اوسے بھی
برزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے
اور اوسکے فوق اصل سر اور اوسکی فوق اصل خفی اور
اوسکی فوق اصل اخفی جب تعالی شانہ نے چاہا کہ
انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضا سے اس نوع
سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان
لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے
تعلق اور تعشق دیکر فوق العرش سے اتار کر
مقام خاص میں جسکو جس مقام سے مناسبت تھی
متمکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو زیر
پستان چپ ہے اور اوسے قلب صنوبری
کہتے ہیں جائے دی اور اوسے صنوبری اسواسطے
کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہے جو الٹا
ہوا ہو، اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

صفت اضافی حق است کہ عبارت از فعل و
تکوین ست کمال این آنست کہ در فعل حق جل
وعلا فانی و مستہلک گردد و بہان فعل بقا یابد این
زمان سالک خود را مسلوب الفعل خواہد یافت و
افعال خود را درست منسوب بحق جل وعلا خواہد ساخت
فنا قلب و تجلی فعلی کنایہ ازہمین ست و نشان آن
آنست کہ تعلق علمی و حبی بغیر حق نماند یعنی قلب ماسوی
را مطلقا فراموش سازد بحدیکہ اگر سالہا تکلف
نماید یک لحظہ یاد ماسوای نتواند کرد درین
ہنگام چنانچہ علم اشیا از وی زائل شدہ محبت
اشیا از وی زائل شدہ محبت اشیا بطریق اولے
رخت بربستہ باشد چون سالک بفنا
قلب مشرف شد داخل جماعت اولیا گشت
واین فنا قلب بی قطع تمام دائرہ امکان کہ
عبارت از مرکز فرش تا عرش و از عرش تا نہایت
عالم امر باشد و بی قطع مراتب عشرہ یعنے
زہد۔ صبر۔ توکل۔ رضا۔ تسلیم۔ قناعت۔ یاس
از ناس۔ فقر۔ فراغ۔ ریاضت کہ صوفیہ علیہ
بیان آن فرمودہ اند صورت نہ بندد و نور
قلب را نور زرد فرمودہ اند ولایت این
لطیفہ زیر قدم آدم ست علی نبینا و علیہ
الصلوۃ والسلام و ہر کہ آدمی المشرب
ست وصول وی بجانب قدس از راہ
ہمین لطیفہ خواہد بود دیگر قسر و کشش
پیر کامل و صاحب این مشرب را

صفت اضافی حق کی ہے کہ اوسے فعل اور
تکوین کہتے ہیں اسکا کمال یہ ہے حق جل وعلا
کے فعل میں فانی و نیست ہوجاوے اور اوسی فعل
سے بقا پاوے اسوقت سالک اپنے تئیں مسلوب
الفعل پاویگا اور اپنے افعال حق علی علا سے درست
نسبت کریگا فنا قلب و تجلی فعلی اسی سے کنایہ ہی اور
نشان یہ ہی کہ علمی و حبی تعلق اوسکو غیر حق سے نہوگا
یعنے قلب ماسوا کو بالکل فراموش کردیگا یہانتک کہ
اگر برسوں تکلف کرے تو بھی ایک لحظہ ماسوا کو یاد
کریگا اوسوقت جیسا علم اشیا اوس سے زائل ہوگیا
ہی۔ محبت اشیا بطریق اولی جاتی رہے گی اور جب
سالک فنا قلب سے مشرف ہوا۔ اولیا کی
جماعت میں داخل ہوگا۔ اور یہ فنا قلب بدون
طے کرنے تمام دائرہ امکان کے جو مرکز فرش
سے عرش تک اور عرش سے تمام عالم امر
تک ہے اور بغیر طے کرنے مراتب عشرہ کے
یعنی زہد۔ صبر۔ توکل۔ رضا۔ تسلیم۔ قناعت۔
یاس لوگوں سے۔ فقر۔ فراغ۔ ریاضت جو
صوفیہ علیہ نے انکا بیان کیا ہی حاصل نہیں ہوتے
اور نور قلب کو نور زرد فرمایا ہے اس لطیفہ
کی ولایت حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ
والسلام کے زیر قدم ہے
اور جو آدمی المشرب ہے۔ اوسکا وصول درگاہ
قدس کی طرف اسی لطیفہ کے راہ سے ہوویگا
مگر زبردستی و کشش پیر کامل سے اور اس مشرب کا

استعداد حصول یک درجه از درجات پنجگانه ولایت
خواهد بود دیگر بقیه قاسمه لطیفه روح چون
الطف ست از قلب مناسبت برآستان زیاده
بود بنابران وی را بجانب راست از سینه زیر
پستان جا داده اند و اصل الاصل این لطیفه
صفات ثبوتیه حق ست و یک گام بحضرت
ذات از فعل نزدیکتر ست سالک بعد از
حصول فنا این لطیفه که مربوط بتجلی صفاتی صفات
خود را از خود مسلوب خواهد یافت بلکه منسوب
بجناب قدس خواهد دانست و نور این لطیفه را
نور سرخ فرموده اند و ولایت این لطیفه زیر
قدم حضرت ابراهیم ست علی نبینا و علیه الصلوة
والسلام و هر که ابراهیمی المشرب باشد سیر وی
بجناب قدس از همین لطیفه خواهد بود و بعد از
قطع مراتب قلب و صاحب این مشرب را
استعداد حصول دو درجه از درجات ولایت
پنجگانه است الایقسم من القاسم و لطیفه سر
که الطف از روح ست وی را نزدیک وسط
سینه جانب قلب جا دادند و اصل الاصل
وی این شیونات ذاتیه است که کامی از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول فنا
این لطیفه مربوط بتجلی شیونات ست و
ولایت این لطیفه زیر قدم حضرت موسی
ست علی نبینا و علیه الصلوة والسلام و هر که
موسوی المشرب باشد وصول او بجناب

لطیفه روح

صاحب کو استعداد حصول ایک درجه کی پانچوا
درجوں ولایت میں سے ہوگی۔ مگر زبردستی
سے کسی زبردست کے اور لطیفه روح جو
بہت لطیف ہے قلب سے اوسکو مناسبت راستوں سے
زیادہ تھی اس واسطے اوسکو سینہ کے راستہ کی طرف
زیر پستان جا دی اور اصل الاصل اس لطیفه کی صفات
ثبوتیه حق ہے۔ اور ایک قدم حضرت ذات کی
طرف فعل سے نزدیکتر ہے۔ سالک بعد حصول
فنا اس لطیفه کے ساتھ تجلی صفاتی کے اپنی صفات
کو اپنے سے مسلوب پاوے گا۔ بلکہ جناب قدس
سے منسوب جانے گا۔ اور اس لطیفه کا نور سرخ
فرمایا ہے اور اس لطیفه کی ولایت حضرت
ابراہیم علی نبینا و علیه الصلوة والسلام کے زیر
قدم ہے اور جو کوئی ابراہیمی المشرب ہوگا
اوس کی سیر جناب قدس کی طرف اسی لطیفه سے
ہوگی بعد از قطع مراتب قلب کے اور اس مشرب

لطیفه سر

والے کو استعداد حصول دو درجه کی پنجگانہ مراتب
ولایت سے ہوگی مگر زبردستی سے کسی زبردست کے اور سر
کا لطیفه کہ روح کے لطیفه سے بہت لطیف تھا اوس
کو نزدیک وسط سینہ کے قلب کے جانب جگہ دی اور اصل
الاصول شیونات ذاتیه ہیں کہ ایک قدم صفات سے حضرت
ذات کی طرف نزدیک ہیں اور حاصل ہونا اس لطیفه کی فنا
کا شیونات کی تجلی سے ربط رکھتا ہے اور اس لطیفه کی
ولایت حضرت موسی علی نبینا و علیه الصلوة والسلام کے
زیر قدم ہے اور جو موسوی مشرب ہوگا اوسکا وصول جناب

قدس از راہ ہمین لطیفہ خواہد بود اما بعد قطع
لطائف سابق وصاحب این مرتبہ را استعداد
حصول سہ مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت
الا لقسر من القاسر ونور این لطیفہ را سپید
تعین فرمودہ اند ولطیفہ خفی را کہ سر الطف
ست مابین روح ووسط جا دادہ اند واصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ تنزیہیہ است کہ فوق
شیونات ذاتیہ اند وحصول فنا این لطیفہ
وصول ہمان صفت است نور این لطیفہ را
نور سیاہ تعین نمودہ اند وولایت این لطیفہ
زیر قدم حضرت عیسے است علی نبینا وعلیہ السلام
وہر کہ زیر قدم حضرت عیسے است راہ وحجاب
قدس از ہمین لطیفہ خواہد بود بعد از قطع
لطائف سابق الا لقسر من القاسر وصاحب
این مشرب را استعداد حصول چہار مرتبہ
است از مراتب پنجگانہ ولایت ولطیفہ
اخفی کہ الطف واحسن واجمل لطائف
عالم امرست واقرب است بحضرت اطلاق
ویرا در وسط حقیقی سینہ کہ مرکزست
ومناسبت تام دارد بحضرت اجمال
جا دادہ اند واصل الاصل این لطیفہ مرتبہ
است کہ کالبرزخ ست درمیان مرتبہ
تنزیہیہ ودرمیان احدیت مجردہ وفنا
این لطیفہ ہم مربوط بہ تحقق ہمان مرتبہ مقدسہ
است ونور این لطیفہ نفید را

(لطیفۂ خفی)

(لطیفۂ اخفی)

قدس میں اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا مگر بعد
قطع پہلے لطیفوں کے اور اس مرتبہ والیکو استعداد
تین مرتبہ کے ہو سکے مراتب پنجگانہ ولایت میں سے
الا بقسر قاسر اور اس لطیفہ کا نور سفید تعین
فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سر سے بہت لطیف
ہے درمیان روح اور توسط کے جا دی ہے
اور اصل الاصل اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہیہ ہے
کہ شیونات ذاتیہ کی فوق ہیں اور حصول اس لطیفہ کی فنا
کا وہی صفت کا وصول ہے اس لطیفہ کا نور
سیاہ تعین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت
حضرت عیسے علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے
اور جو زیر قدم حضرت عیسے کے ہے اسکو راہ وحجاب
قدس میں اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطائف
سابق کے مگر بقسر قاسر اور اس مشرب کے
صاحب کو استعداد حصول چار مرتبہ کے ہے
پنجگانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیفہ
اخفی کہ بہت لطیف اور احسن اور اجمل لطائف
عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق سے
اوسکو سینہ کے وسط حقیقی میں جو مرکز ہے
اور بہت مناسبت رکھتا ہے حضرت اجمال سے
جگہ دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کی ایک
مرتبہ ہے مثل برزخ کے درمیان تنزیہیہ
اور درمیان احدیت مجردہ کے اور اس
لطیفہ کی فنا بھی مربوط اسی مرتبہ مقدسہ کے
تحقق سے ہے اور اس لطیفہ کے نفید کا

نور سبز بیان فرمودہ اند و ولایت این
لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت پناہ است صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و صاحب این مرتبہ عالیہ ابالذات
استعداد حصول تمام مراتب پنجگانہ ولایت است
از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ
شنیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی روزے چنین
گوہر فشاندند کہ ادائے صلوۃ صبح در وقت غلس
مثمر فنا اخفی است باید دانست کہ عروج
لطائف خمسہ عالم امر تا دائرہ اولی ولایت کبری
است کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس است
خواہد بود و چون از ان دائرہ معاملہ بالا رود
و در دائرہ اصل و اصل الاصل سیر افتد۔
معاملہ با نفس خواہد افتاد و نفس بحصول فناء
اتم و بقاء اکمل و بشرح صدر و اسلام حقیقی
و بحصول و اطمینان و بارتقا بمقام
رضا مشرف خواہد شد بعد ازان کہ سیر در
ولایت علیا افتد معاملہ با سہ عنصر یعنے
ناری۔ و آبی۔ و ہوائی خواہد افتاد و اگر
ازانجا بفضل اللہ ترقی واقع شود در کمالات
نبوت سیر واقع بود معاملہ با جزاء ارضی خواہد
افتاد و ازانجا اگر ترقی واقع شود خواہ
در کمالات رسالت خواہ در حقائق ثلثہ یعنی
حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت
صلوۃ معاملہ با ہیئت وحدانی کہ از مجموع اجزاء
عشرہ عالم خلق و امر بعد ؛ ؛

نور سبز بیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کے
ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والے کو بالذات
استعداد حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت کے ہے
حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ سے زبان الہام
بیان سے میں نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف
ثانی نے ایسا فرمایا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھے
تو فنا اخفی حاصل ہوتی ہے جاننا چاہئے کہ لطائف
خمسہ عالم امر کا عروج دائرہ اولی ولایت کبرے
تک جو متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہی
ہوگا جب اوس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور
دائرہ اصل اور اصل الاصل میں سیر کرے
نفس سے معاملہ پڑیگا اور نفس حاصل ہونے سے
پوری فنا اور کامل بقا کے اور کشادگی سینہ و اسلام
حقیقی کی اور حصول اور اطمینان کے مقام رضا
کے ترقی سے مشرف ہوگا اوسکے بعد جب ولایت
علیا میں سیر ہوگی تین عنصر سے معاملہ پڑیگا یعنے
ناری۔ و آبی۔ و ہوائی سے اور اگر وہاں سے
خدا تعالے کے فضل سے ترقی ہوئی تو کمالات
نبوت میں سیر واقع ہوگی معاملہ اجزاء ارضی سے پڑیگا
اور جو وہاں سے ترقی واقع ہوئی تو خواہ کمالات
رسالت خواہ حقائق ثلثہ میں یعنے حقیقت کعبہ
و حقیقت قرآن و حقیقت صلوۃ میں
معاملہ ہیئت وحدانی سے جو مجموع اجزاء
عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

از حصول کمالات ہر یک فرادی فرادی
حاصل شده خواہد افتاد و بعد ازان بمعاملہ از
عقل و فہم ما و شما برتر ست الله سبحانه و تعالی
بمحض عنایت بیغایت خویش ازین کمالات
بہره تمام عنایت فرماید انه قریب مجیب بحمد
الله سبحانه که بطفیل حضرات عالی درجات قدس
الله باسرارہم العالیه باین مراتب مذکوره و
دیگر معاملات که نسبت باین معاملات کالسماء
من الارض بہره بقدر استعداد بل فوق الاستعداد
کرامت فرمود این ذره را از خاک مذلت
برداشته ہمعنان آفتاب ساخته شکر این مرتبه اگر
ہزار سال بصد ہزار زبان بہزاران ادا اظہار نماید
یکی از ہزار بر منصه ظہور نیاورد فلله الحمد و المنة کما
یلیق بشانه و یحری والسلام علی رسوله وآله وصحبه
البررة التقی اظہار این قسم سخنان اگرچه موہم فخر
و مباہات ست اما بموجب اظہار النعمة من
الشکر لاسیما عند الاحباء المخلصین المطلعین علی
الاسرار المشتاقین لذلک الآثار و الاخبار مذکور
نموده شد ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا
بحرمة سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی الله
علیه وآله وسلم

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفی
اخوی شیخ محمد کبیر معلوم نمایند که قرب نوافل
عبارت ازان ست که سالک خود را فاعل یابد

ہونے کمالات جدا جدا ہر ایک کے بڑے کا
بعد ازان ہماری تمہاری عقل و فہم سے معاملہ
برتر ہے۔ الله سبحانه تعالی محض عنایت بے نہایت
سے اپنے ان کمالات سے بہره پورا عنایت
فرمائے۔ انه قریب مجیب الحمد الله سبحانه کا شکر
ہے کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
الله اسرارہم کے ان مراتب مذکوره اور اور
معاملات سے کہ جن میں ان کی نسبت زمین و
آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لائق بلکہ
استعداد سے زیاده بہره کرامت فرمایا ہے
اور اس ذره کو خاک مذلت سے اوٹھا کر
آفتاب کی برابر کر دیا ہے۔ اس مرتبہ کا شکر اگر
ہزار سال سو ہزار زبان سے ہزاروں طرح
سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی نہ
کر سکے فلله الحمد والمنة لله کما یلیق بشانه و یحری
والسلام علی رسوله وآله وصحبه البررة التقی اس
قسم کی باتوں کا ظاہر کرنے سے اگرچہ فخر و بڑائی کا
وہم ہوتا ہے لیکن بموجب اظہار النعمت من
الشکر کے خصوصا ایسے دوستوں سے جو مخلص اور
محرم اسرار اور اُسکے مشتاق ہوں اس آثار و
اخبار کے مذکور کیا گیا ربنا لا تواخذنا ان نسینا او
اخطانا بحرمة سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی الله
علیه وسلم بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله والسلام علی عباده
الذین اصطفی میرے بھائی شیخ محمد کبیر معلوم کریں کہ
قرب نوافل اسی کو کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں فاعل پائے

و حق را آلت چنانچہ بی یسمع و بی یبصر اشارہ ست
بآن و قرب فرائض عبارت است ازان کہ
سالک خود را آلہ یابد و حق را فاعل چنانچہ الحق
ینطق علی لسان عمر اشارت است ازان و
این قرب ثمرہ فناء وجود سالک ست بخلاف
قرب سابق و جمع بین القربین آنست کہ سالک
خود را درمیان ہیچ نیابد نہ فاعل نہ آلت
چنانچہ بعض اہل دل ازان مقام چنین اشارہ
نمودہ اند مصرعہ
عشق ست درمیانہ بر ما نہند بہانہ - و آیہ
کریمہ و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمے
گویا مشعر بر ہر سہ مقام ست چہ ما رمیت رمز
از قرب فرائض ست و اذ رمیت کنایہ از
قرب نوافل و لکن اللہ رمی اشارہ بر جمع
بین القربین والسلام علی من اتبع الہدی والتزم
متابعۃ المصطفے علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات
العلی انتہت المکاتیب الثلاثۃ و در آخر این
اوراق شیخ عبدالاحد بخط خود این فائدہ تحریر
فرمودند عادت مشایخ کرام آنست کہ سالک
مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر
و ملکہ شود بعد ازان ذکر روح فرمایند بعد ازان
ذکر اخفی بعد ازان ذکر نفس و محلہا الدماغ
بعد ازان اگر خواہند ذکر سر و خفی فرمایند بعد
ازان سریان در تمام اعضا تا حصول ملکہ و
سلطان ذکر شود و لباشت کہ بر ذکر قلب و روح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی یسمع و بی یبصر
اوسکا اشارہ ہے - اور قرب فرائض اوسے
کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضا پائے اور
حق کو فاعل جیسے الحق ینطق علی لسان عمر - اور
سب کی طرف اشارہ ہے اور یہ قرب ثمرہ دیتا ہے
فناء وجود سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع
بین القربین یہ ہے کہ سالک اپنے تئیں درمیان میں
کچھ نہ پائے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل دل
نے اوس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہے مصرعہ
عشق ست درمیانہ بر ما نہند بہانہ
اور آیہ کریمہ و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمے
گویا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے - کیونکہ ما رمیت
قرب فرائض سے ہے - اور اذ رمیت کنایہ
قرب نوافل سے و لکن اللہ رمی اشارہ جمع
بین القربین سے ہے والسلام علی من اتبع الہدے
والتزم متابعۃ المصطفے علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات
العلی وہ تینوں مکتوب ہوچکے اور آخر میں ان ورقوں
کے شیخ عبدالاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ
تحریر فرمایا کہ مشایخ کرام کی عادت ہے کہ سالک مبتدی
کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور
ملکہ ہوجائے اُسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں
بعد ازان ذکر اخفی بعد ازان ذکر نفس اور اسکی جگہ
دماغ ہے اسکے بعد اگر چاہیں ذکر سر اور خفی فرمائیں
بعد ازان سریان تمام اعضا میں تا حصول ملکہ و سلطان
ذکر ہوجاوے اور اکثر ایسا ہے کہ ذکر قلب و روح

واخفی کفایت کنند وگاہ بر قلب تنہا اکتفا
نمایند اما شرط آنست کہ ذکر جوہر قلب گردد
وبسیار دیدہ شدہ است کہ بمجرد ذکر قلب گفتن
سلطان ذکر و سریان در سایر اجزاو اعضا
متحقق گردیدہ بالجملہ بقدر استعداد مستعدی
سلوک باید نمود والسلام علی من اتبع الہدیٰ انتہیٰ
ما اردنا ایرادہ من کلام الشیخ عبدالاحد قدس
سرہ کاتب الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کردہ
کہ بجانب امیر موسے بہٹی کوٹی یکی از بزرگان
خانوادہ احمدیہ این مکتوب نوشتہ بودند
وامیر موسے انرا استحسان کردند ویاران خود را
گفتند کہ نقل انرا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہ نحمدہ
ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسے
سلمہ ربہ سلام دوستانہ وتحیت مخلصانہ
ازین فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ
مطالعہ فرمایند وورد وبیزہ گردعوات
سلامتی خاتمہ وعفو وعافیت دنیوی و
اخروی شمرند فقیر چون ضعف بدن
بسیار داشت ازین جہت بدانچہ مامور
بود نپرداخت الحال بارے تخفیف
یافتہ تحریر می نماید کہ چون طالب صادق
پیش شیخ کامل ومکمل رود اول بذکر
دل کہ آشیانہ او بجانب دست چپ است
امر فرمایند چون این ملکہ شود بذکر روح کہ بطرف

واخفی پر اکتفا کرتے ہین اور کبھی فقط ذکر قلب
پر اکتفا کرتے ہین مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب کا جوہر
ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب
کہنے سے سلطان ذکر اور سریان تمام اجزاو اعضا
مین متحقق ہوا ہے حاصل یہ کہ بقدر استعداد اسکے
سلوک چلانے کرنا والسلام علی من اتبع الہدیٰ تمام
وہ جسکا ہمنے ارادہ کیا تہا شیخ عبدالاحد قدس سرہ
کے کلام سے۔ کاتب الحروف کہتا ہے ملا محمد دلیل نے
ذکر کیا ہے کہ امیر موسے بہٹی کوٹی کو ایک نے بزرگون
سے احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکہا تہا اور امیر
موسے نے اوسکی بہت سی تعریف کی اور اپنے یارون
سے کہا اسکی نقل لکہہ لو۔ باسمہ سبحانہ نحمدہ
ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسے
سلمہ ربہ سلام دوستانہ اور تحیۃ مخلصانہ اس
فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ
فرمائین اور مانگنے والا دعا سلامتی خاتمہ
اور عفو وعافیت دنیا وآخرت کا گنین
فقیر کو جو ضعف بدن بہت تہا اس
سبب جس کا امر ہوا تہا وہ نہ بجالاسکا
اب کچھہ تخفیف پائی ہے تو لکہتا ہے
کہ جب طالب صادق شیخ کامل ومکمل
کے روبرو جائے اول ذکر دل کا کہ
اوس کا ٹہکانا بائین ہاتہہ کی طرف ہے امر
فرمائین جب اسکا ملکہ ہو جائے تو ذکر روح کہ اوسکی

ذکر است تابع اوست دلالت فرمایند چون آن
ذکر نیز ملکه شود می باید که بذکر سر که متصل دل
است لیکن بیمین قلب است حکم فرمایند و چون
آن نیز ملکه شد بذکر خفی که پهلوی روح اما جانب
یسار روح مقام دارد مامور سازد و چون
آن نیز ملکه شود بذکر اخفی که متوسط همه است
و در وسط صدر جائے اوست محکوم سازد
و این جوهر اخفی از سایر جواهر عالم امر اعلی
است چنانچه بیاید ان شاء الله تعالی و چون
اخفا نیز ذکر گویا شود امر بذکر نفس نماید که
دماغ جایگاه اوست و چون این لطائف ستّه
متحیر بذکر شدند امر بذکر نفی و اثبات فرماید بطریق
معهود و چون بعدد بست و یکبار برسد نصابش تمام
شود و فنای قلب که اول قدم است در اطوار ولایت
ظهور فرماید و فنای قلب اثر آن تجلی افعال است که اصل
اوست چه قلب افعال الهی ست و آن مربی ولایت
حضرت آدم است علی نبینا و علیه السلام پس ازان
بقای قلب پاره افعال ایزدی ست جل شانه که
هر ظل را باصل خود شاهراه است بالفناء فیه
والبقاء به بعد ازان معامله فنای روح است و
بقای او باصل خود که صفات حق است و صفات مربی
ولایت نوحی و ولایت ابراهیمی ست علی نبینا
وعلیهما السلام والصلوات که هر دو ولایت مربوط بر هم
است و باصل اوست که صفات است باعتبارات
مختلفه که ولایت ابراهیمی تفصیلی ست و ولایت

دائین طرف ہے ارشاد کرین جب وہ ذکر بہی
ملکہ ہو جائے تو ذکر سرّ جو دل سے متصل ہے
لیکن دائین طرف بتائین اور جب وہ بہی ملکہ
ملکہ ہو جائے تو کہ ذکر خفی کا جو روح کے پہلو
مین ہے مگر بائین طرف رہتا ہے مامور فرمائین
اور جب وہ بہی ملکہ ہو جائے ذکر اخفی کا کہ سب کے درمیان
ہے اور وسط سینہ مین اوسکی جا ہے اُسے حکم کرین
اور یہ جوہر اخفی تمام جوہروں سے عالم امر کی اعلی
ہے چنانچہ آئیگا انشاء اللہ تعالی اور جب
اخفی بہی ذاکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کرین کہ
نفس کا مقام دماغ ہے اور جب یہ لطائف ستہ
ذکر سے متحیر ہو گئے تو ذکر نفی و اثبات فرمائین بطریق
معلوم اور جب عدد وہین اکیس ۲۱ تک پہنچے اوسکی نصاب
پورے ہو گئے اور فنائے قلب جو اطوار ولایت مین اول
قدم ہے ظہور فرمائی اور فنائے قلب اوس تجلی افعال کا
اثر ہے جو اوسکی اصل ہے کیونکہ قلب افعال الہی ہے اور وہ
مربی ولایت حضرت آدم کا ہے علی نبینا علیہ السلام اوسکے
بعد بقائے قلب ایک تھوڑا افعال ایزدی ہے جل شانہ
کہ ہر ظل کو اپنی اصل کے رستہ ہے اوسمین فنا ہونیکا
اور اوس سے باقی ہونیکا اسکے بعد معاملہ فنائے روح ہے اور
اوسکے بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہین اور
صفات مربی ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ہے علی نبینا
وعلیہما الصلوۃ والسلام کہ دونو ولایتین مربوط ہر دو
سے ہین اور اوسکی اصل یہی کہ صفتین ہین باعتبارات
مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ہے و ولایت

نوع آن مجملست و من بعد معامله بسر ست
و فنا و بقا باصل اوست که شیون ایزدست
تعالی شانه و شیون در اصطلاح ما عبارات
مندرجه حضرت ذات تعالی را گویند که معانی
زاید بر ذات نباشد و صفات است انکه معانی
زاید بر ذات سبحانه باشد و در خارج موجوده
باشد و ولایت سر ولایت موسوی ست علی
نبینا و علیه الصلوة والسلام ثم الامر بالخفی
و فناءه باصله و هو التقدیسات والتنزیهات
السبحانیه و هذا الولایة ذلد نیه علیسویة
علی نبینا و علیه الصلوة والسلام ثم
الامر بالاخفی و فناءه و بقاءه باصله و هو
شان جامع الاسماء والصفات والشیون
والاشارات والتنزیهات والتقدیسات
هذه الولایة ولایة محمدیة علی صاحبها
الف الف صلوات والسلام و هی هذه
الولایة حقیقة الحقایق و اقرب الولایات
واجمعها واعلاها واشرفها وافضلها و
مستحق للولایات الخمسة و مقتضیة لزوال
العین والاثر یا من المعارف و یستتبع المحبوبیة
ثم الامر بالنفس و فناءها اتم و بقاءها اکمل
ثم الامر باصولها و اصول اصولها حتی ینتهی
الی الذات تعالی والترقی هناک
لیس بالفناء بل بامر آخر

نوعی اور سرسے مجمل ہی اسکے بعد معاملہ سر سے ہے
اور فنا و بقا اوسکی اصل ہے کہ شیون ایزدی ہے
تعالی شانہ اور شیون ہماری اصطلاح میں او سے
کہتے ہیں جو عبارتیں حضرت ذات تعالی میں
مندرج ہوں کہ معانی زاید برذات نہو اور صفات ہے
وہ جو معانی زاید برذات سبحانہ ہو دین اور خارج میں
موجود ہو دین اور ولایت سر ولایت موسوی ہے
علی نبینا علیہ الصلوة والسلام پہر معاملہ خفی سے ہے
اور اوسکے بعد فنا و بقا اوسکی اصل سے ہے اور
وہ تقدیس و تنزیہات سبحانیہ ہے اور یہ ولایت
ولایت عیسوی ہے علی نبینا و علیہ الصلوة والسلام
پہر معاملہ اخفی سے ہے اور اوسکی فنا و بقا اوسکی
اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء و صفات
اور شیون اور اشارات اور تقدیسات و تنزیہات
ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے اوپر ہزار
ہزار درود و سلام اور وہی اس ولایت کا
حقیقة الحقایق اور اقرب الولایت اور
اجمع الولایات ہے اور اعلی اور اشرف اور
افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت خمسہ
ہے اور اقتضا کرنے والی ہے زوال عین کا
اور اثر معرفت کا پہنچانیوالی ہے اور پہر وہی محبوبیت
کے پہر معاملہ نفس سے پڑہتا ہے اور اوسکی فنا نہایت
تمام اور اوسکی بقا نہایت کامل ہی پہر معاملہ اوسکی اصول
سے اور اصولوں کی اصلوں سے بڑہتا ہی یہانتک کہ منتہی ہوتا ہے
ذات حق تعالی تک اور وہاں ترقی فنا سے نہیں بلکہ

امر آخر نبین فی موضعہ والسلام والاکرام
کاتب حروف گوید سلوک طریقہ احمدیہ درطی
این مکاتیب فی الجملہ واضح شد حالا اندکے
از روش طریقہ احسنیہ کہ منسوب است بشیخ
آدم بنوری نیز درین ضمن مکتوب شیخ عبد النبی
سیام چوراسی کہ درین روزگار مقتدائے
طریقہ احسنیہ بودند وجمہور اہل این طریق را
چہ خاص وچہ عام توجہ بایشان بود۔ وجمہور
این طریق متفق اند برآنکہ ایشان را در ترتیب
سالکان بروش این طریق قدمی راسخ بود ذکر
مینماید عزیزی صالح در مکہ معظمہ ذکر کرد این
مکتوب بشیخ عبد النبی ست وبنار کار ایشان
براین بود ومن عندہ کتبنا ہذا المکتوب واللہ
اعلم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام
علی عبادہ الذین اصطفی خصوصًا علی
نبیہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بدان۔
ارشدک اللہ تعالے چون طریقہ احسنیہ
در طریقہ نقشبندیہ اقرب الی الوصول ست
وسالکان را تفصیل آن ضروریست پارہ
بطراجمال درین اسطر ترقیم می یابد باید
دانست چون طالب صادق بہ توفیق
سبحانہ متوسل بعزیزی از بزرگان
این طریقہ می شود اولا او را استخارہ
می فرمایند وطریقہ استخارہ انیست
کہ بعد نماز عشا چون وقت خفتن شود

ایک اور امر ہی ہے کہ وہ اپنے مقام میں ظاہر ہوگی والسلام
والاکرام۔ کاتب حروف کہتا ہے کہ سلوک طریقہ احمدیہ کا
این مکتوبون مین فی الجملہ واضح ہوگیا اب تھوڑی روش
طریقہ احسنیہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری کی
ذکر کرتا ہے اس ضمن مین مکتوب شیخ عبد النبی سیام
چوراسی کا کہ جو اس زمانہ مین احسنیہ طریقہ کے مقتدا
تھے اور سب اس طریقہ والونکی کیا خاص کیا عام
اون کی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے
متفق ہین اس امر پر کہ انکو سالکون کی ترتیب
مین اس طریقہ کی روش مین قدم راسخ تھا ایک عزیز
صالح نے مکہ معظمہ مین ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبد النبی کا
ہے اور اون کے کام کی بنا اسی پر تھی ہم نے
اون کے پاس سے لکھہ لیا واللہ اعلم بالصواب
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ
الذین اصطفی خصوصًا علی نبیہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین۔ جان خدا تجھکو رشیدی کرے کہ
طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقہ مین بہت قریب
ہے وصول سے اور سالکون کے لئے اوسکی
تفصیل ضرور ہے تھوڑی سی بطریق اجمال
ان سطرون مین لکھے جاتے ہے۔ جاننا
چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ کی
توفیق سے کسی عزیز سے اس طریق کے بزرگون
مین سے متوسل ہوتا ہے پہلے اسے استخارہ
فرماتے ہین اور استخارہ کا طریق یہہ ہے
کہ بعد نماز عشا جب سونے کا وقت ہو

و تکلم معاش نماند وضو تازہ کند بعد
وضو یکصد و یکبار استغفر اللہ ربی من
کل ذنب و اتوب الیہ بصدق تمام بخواند
بہ نیت آنکہ از جمیع تقصیرات بدنی و روحی
انچہ از من بود خود آمادہ اند توبہ کردم و از
سر نو مسلمان شدم بعدہ برخاستہ دو رکعت
نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز
استخارہ میخوانم تا حق تعالے مرا بر متابعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود بواسطہ
حصول رضا پیر خود محکم دارد در رکعت اول
با فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و در رکعت دوم
با فاتحہ قل یا ایہا الکافرون یکبار بخوانند و
بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریہ و زاری
پردازد بعد نماز یکصد و یکبار درود بخواند
بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تمجید بخواند بعدہ تمام
عجز و انکسار دست برداشتہ دعا بخواند بعدہ
چون خواب غلبہ کند بر زمین بخسپد و اگر معذور
است اختیار دارد بعدہ آنچہ در خواب از بشارت
ظاہر شود پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز
اول بشارت نیابد تا سہ روز استخارہ میکردہ
باشد یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند
اگر قلب خود را بعد استخارہ در اعتقاد محکم
ہمچنان میباید کہ قبل ازین بود ہمین بشارت
ست پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم
ذکر اسم اللہ نماید کہ اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہو تازہ وضو کرے وضو
کے بعد ایکسو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من کل
ذنب و اتوب الیہ بہت صدق سے پڑہے
اس نیت سے کہ تمام تقصیروں بدنی اور روحی
جو مجھسے ہوئی ہین مین نے توبہ کی اور نئے سر
سے مین مسلمان ہوا پھر اٹھکر دو رکعت نماز
استخارہ اس نیت سے کہ پڑہتا ہون دو رکعت نماز
استخارہ کہ حقتعالی مجھکو متابعت پر اپنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضا اپنے
پیر کے مضبوط رکہے پہلی رکعت مین الحمد کے
بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت مین
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون ایکبار خوب
خشوع کے ساتھ اپنے تئین حاضر کرے اور گریہ و
زاری کرے بعد از نماز ایکسو ایکبار درود شریف
پڑہے اور ایکسو ایکبار کلمہ تمجید پڑہے پھر خوب عجز و
انکسار سے ہاتھ اٹھاکر دعا مانگے بعد اوس کے
جب نیند غلبہ کرے زمین پر سو رہے اور جو معذور
ہو تو اختیار ہے لیٹنے زمین پر سونے بعد اوسکے جو
خواب مین بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کرے اور جو پہلے
روز بشارت نہو تو تین دن تک استخارہ کرتا رہے
یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر
اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد مین ویسا ہی
مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تہا تو یہی بشارت ہے
پھر مرشد کو چاہئے کہ خلوت مین اللہ کا نام
تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے

بایں طریق کہ زبان خود را بکام چسپاند
و نظر خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و نظر
ظاہری بہ بندد و مقام قلب صنوبری پر پستان
چپ ست قدر دو انگشت و یقین بندد کہ
مضغہ لطیفہ نورانی او را ودیعت نہادند
کہ قلب میگویند پس خود را متوجہ مضغہ
نماید و از بطن مضغہ اسم اللہ را جل شانہ
گویا نہ بنہجی کہ این اسم را غیر ذات نداند
و این ہیئت را بوسع خود در نشست و
برخاست از دست ندہد بعدہ مرشد را
باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ
آنست کہ ہمت خود بسوئے قلب مرید
برگمارد و دہن قلب خود را بر دہن قلب
مرید تصور نماید بنہجی کہ خطرہ دیگر را درمیان
قلب خود آمدن ندہد و بخشوع تمام بجناب
خداوند سبحانہ التجا نماید تا نور ذکر در دل
سالک قوتی پیدا کند و بجذبہ قلبی و ہمت باطنی
قلب مرید را بسوئے خود کشد تا یک ساعت کم و زیادہ
برین حیثیت متوجہ حال مرید باشد و ارواح متبرکہ
اکابر این طریق را شامل حال خود دانستہ این
تصرف را از روحانیت شان امداد داند فی الحال و فی الاستقبال
بعدہ از مرید استفسار نماید اگر خوب فہمیدہ است و آرام
یافتہ فاتحہ خواند و دست او را در دست خود گرفتہ
بیعت نماید و او را بخدا سپارد و آگاہ کند کہ این طریقہ
احسنیہ در طریقہ نقشبندیہ از حضرت خلیفہ

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے
اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر
ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا مقام زیر پستان
چپ ہے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ
مضغہ لطیفہ نورانی اوسکا امانت رکھا ہے کہ
اوسے قلب کہتے ہیں پھر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ
کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ کو جل شانہ
کہوائے اسطرح سے کہ اس اسم کو سوائے ذات کے نجانے
اور اس ہیئت کو حتی المقدور اوٹھتے بیٹھتے چھوڑے
نہیں پھر مرشد کو چاہئے کہ خود متوجہ اوسکے
قلب کا ہو۔ توجہ کے یہہ معنے ہیں کہ اپنی
ہمت مرید کے قلب کی طرف لگائے
اور اپنے قلب کا دہن مرید کے قلب کے دہن
پر تصور کرے اسطرح سے کہ اور کوئی خطرہ اپنے
قلب میں نہ آنے دے اور خوب خشوع سے جناب
سبحانہ تعالے سے التجا کرے کہ نور سالک کے
دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت باطنی
سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کہینچے ایکساعت کم و زیادہ
اسیطور سے مرید کے حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ کے
بزرگونکی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے
اس تصرف کو اونکی امداد جانے اب بھی اور آیندہ بھی
پھر مرید سے دریافت کرے اگر خوب سمجھ گیا ہے اور آرام
پایا ہے فاتحہ پڑہے اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
بیعت کرے اور اوسے خدا کو سونپے اور آگاہ کرے کہ
یہ طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریق میں حضرت سیدی

زبان حضرت سیدی شیخ آدم بنوری ست قدس
الله سره العزیز بعده چون مرید ذکر اسم ذات
لذت پیدا کرد تعلیم کلمه نفی و اثبات را بطریق
مشهوره به بیست و یک رساند و اثر تعالی پیدا
در دل خود یافت شکر حق تعالی بجا آرد بعده
تعلیم ذکر لطیفه روحی نماید و محل آن لطیفه در
زیر پستان راست و نور لطیفه روحی را سفید بچو
بیضه سفید تصور نموده ذکر اسم ذات را چنانچه
در لطیفه قلبی مرقوم شد بخشوع تمام نموده باشد
و در جمیع اوقات این سبق را تکرار میکرده باشد
تا آنکه مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجا نیز حاصل
نماید و گاهی میباشد که سالک را درین دو لطیفه
تجلیات روحی دهند اما باید که بوسع امکان
خود را مغلوب تجلی نسازد بلکه تنزیه او تعالی را
بنظر قلبی متیقن خود سازد بعده تعلیم لطیفه سری نماید
و محل مخصوص این لطیفه در وسط سینه است
درمیان دو پستان و نیز باید تا ذکر اسم ذات
بنهجی که قبل مذکور گشت بتکرار میگفته باشد و
بالکلیه خود را در جمیع اوقات برین ذکر گمارد
حتی که لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعده تعلیم لطیفه
خفی همین نهج نماید و محل مخصوص این لطیفه در
پیشانی است و اسم ذات را درین محل بحیثیت
مذکوره گویا زد بعد جمعیت این لطیفه تعلیم
لطیفه اخفی نماید و مقام این لطیفه فوق
سر در کام سالک واقع ست بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا ہے قدس اللہ سرہ العزیز
اوسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر میں
لذت پیدا کی تعلیم نفی و اثبات کی بطریق مشہور
اکیس تک پہنچائی اور اثر دل میں اپنے پایا
شکر حق بجا لائے پھر لطیفہ روحی کے ذکر کی
تعلیم فرمائی اور اوسکی جائے زیر پستان
راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید
جیسے گہر سفید تصور کرکے اسم ذات کے ذکر کو جیسا
لطیفہ قلبی میں لکھا گیا ہے خوب خشوع کیا کرتا
رہے اور ہر وقت اس سبق کو پڑھتا رہے یہانتک
کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہاں بھی
حاصل کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو ان
دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہوتے ہیں مگر چاہیئے
تا بمقدور ان تجلیوں کا مغلوب نہ ہو جائے بلکہ حق
تعالی کے تنزیہہ کو نظر قلبی سے یقین کرے اسکے بعد تعلیم
لطیفہ سری کی کرے اور مکان خاص اس لطیفہ کا وسط
سینہ ہے دونوں پستانوں کے بیچ میں اور فرماوے کہ ذکر اسم
ذات جسطور مذکور ہو چکا ہے کرتا رہے اور
بالکل اپنے تئیں ہر وقت اسی ذکر میں رکھے یہانتک
کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جاوے پھر تعلیم لطیفہ
خفی کی کرے اسیطور سے اور اسکا خاص مکان
پیشانی میں ہے اور اسم ذات کا اوسیطرح سے یہاں بھی
کرے بعد جمعیت اس لطیفہ کے لطیفہ اخفی کی
تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام سر کے
اوپر تالو میں ہے بطریق مذکور

تکرار اسم ذات اینجا نیز لذتے حاصل کنند
ہمین بیان است حدیث قدسی را کہ فرمودہ
ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ و فی المضغۃ
قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا عزیز من
در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف گویند
اما تکرار چون این سیر تمام شود و سالک را موافق
استعداد خود اجمال یا تفصیل این سیر دست
دہد باید کہ باز ادا بر لطیفہ قلبی آرند و تعلیم
یاد داشت اسمی نمایند زیرا کہ بیش ازین
تکرار اسمی بود و طریق یاد داشت اسمی آنست
کہ اسم اللہ را از قلب اندرونی کہ آن نور
محض است بگوید نہیجی کہ قصد تکرار نکند
بلکہ بر اسم اللہ مد دراز کشد مثل آواز آرند
مسی و ہمان یک آواز را ہر قدر کہ بمحافظت
تواند نگاہدارد و قطع شدن ندہد و اگر
قطع شود باز از سر گیرد و برای محبت یاد داشت
اسمی نفی و اثبات را نیز با مد دراز بے حبس دم
یا با حبس دم اختیار میکنند چون این نسبت
نہیجی قوت گرفت کہ در غفلت خود بلکہ در جمیع
لطائف بلکہ در تمام بدن بنوازنیت تمام آن
آواز محض یکسان بیاید ذکر لطائف کہ بواسطہ
جسد بود تمام شد الحال در ذکر لطائف کہ بیواسطہ
الفاظ است باید کوشید پس بعد یاد داشت
اسمی یاد داشت مسمی تعلیم باید کرد یعنے

یہاں بہی اسیطرح ذکر کریں یہاں بہی لذت حاصل کریں
یہی بیان ہے حدیث قدسی کا جو یہہ ہے ۔
ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ و فی المضغۃ
قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا ایے عزیز
انکی اصطلاح میں اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہیں
مگر جب تکرار سے یہہ سیر تمام ہو جاوے اور سالک کو اپنی
استعداد کے موافق اجمال یا تفصیل اس سیر کی
حاصل ہو جاوے تو چاہئے کہ پہر اسی لطیفہ قلبی پر لائیں اور
تعلیم یاد داشت اسمی کی کریں اسواسطے کہ پہلی اس سے
تکرار اسمی تہی اور یاد داشت اسمی کا طریقہ یہہ ہے
کہ اسم اللہ کو قلب اندرونی سے جو ایک نور محض
ہے کہے اسطور کہ قصد تکرار کا نکرے بلکہ اسم
اللہ پر مد دراز کہینچے مانند ایک تانبے کی برتن
کی آواز کے اور اوسی ایک آواز کو جہاں تک
ہو سکے محافظت سے نگاہ رکہے اور قطع ہونے نہ دے
اور جو قطع ہو جاوے تو پہر نئے سر سے شروع کرے
اور یاد داشت اسمی کی قوت کیواسطے نفی و اثبات بہی
دراز مد کے ساتہہ حبس دم کیساتہہ یا بے حبس دم کی
اختیار کرتے ہیں جب یہہ نسبت ایسی قوت پکڑتی ہے کہ اپنے
قلب میں بلکہ جمیع لطایف میں بلکہ تمام بدن میں جو نوازنیت
کیساتہہ اوس آواز محض کو یکساں پاوے تو ذکر لطایف جو
بواسطہ جسم کے تہا تمام ہوا اب لطایف کی ذکر میں جو
بیواسطہ لفظوں کے ہے کوشش کرنی چاہئے بعد یاد داشت
اسمی کے یاد داشت مسمی کے تعلیم کرنی چاہئے یعنے

محل مخصوصہ قلب را در نظر داشتہ در اندرون
لطیفہ کہ امر نورانیست چنانچہ بالا مذکور گشت
نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ تعالی حاضر
بے پردہ یقین نماید اما بہ بے کیفی و بے جہتی و جہات
ستہ را از میان نظر بر اندازند کہ او تعالی حاضر
ست بے کیف و بے جہت پس این دانست را
ہیچ وقتے از اوقات از دیدہ و دانش نگزارد
اگر غفلت رو دہد باز حاضر این معنے گردد حتے کہ
نور مشاہدہ از سر تا پا تمام را فرا گیرد و استغراق
تمام پیدا کند ہمچی کہ بجز نور حق خود را و غیر خود را
ہیچ نیابد درین نسبت اگر اشیاء بالغلبہ شہود
احاطہ و معیت او تعالیٰ عین حق دریابد این را
در اصطلاح این طائفہ توحید وجودی گویند
و اگر اشیاء را گم کردہ مشاہدہ جمال ذوالجلال
در وراء اشیا حاصل نمود و اشیاء را از نظر انداخت
توحید شہودی گویند باید دانست کہ این
ہر دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیاء
امت ست روے می نماید و پیش ازین
کہ از تجلیات و غیرہ در سیر لطائف تا
یاد داشت اسمی پیش می آید در ظل
ولایت اولیاء بود اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت
کمال تمام دارد اما ہنوز وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیا باشد سالک
را باید کہ برین تجلیات ۞ ۞ ۞

مکان خاص قلب کو نظر میں رکھکر لطیفہ کے
اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا اوپر بیان ہوا
نظر ڈالکر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالی کو حاضر
بے پردہ یقین کرے مگر بے کیفی اور بے جہتی کا اور
جہات ستہ کو نظر سے گرادے اور جانے کہ حق تعالے
حاضر ہے بیکیف و بے جہت پس اس جاننے کو
کسی وقت اپنی دید و دانش سے نہ چھوڑے اگر
غفلت ہو جائے تو پھر اس امر کو حاضر کرے یہانتک کہ
نور مشاہدہ سر سے پاؤں تک گھیرے اور پیدا استغراق
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنی شکل یا اور اپنے
غیر کے شکل کچھ نہ پائے وہی ایک نور حق ہی پائے اس نسبت میں
اگر حق تعالیٰ کے احاطہ اور معیت کے شہود کے غلبہ کے
سبب اشیاء کو عین حق پائے تو اسکو انکی اصطلاح میں توحید
وجودی کہتے ہیں اور جو اشیاء کو گم کیا اور جمال ذوالجلال
کا مشاہدہ ورائے اشیاء حاصل کیا اور اشیاء کو نظر سے
گرا دیا تو توحید شہودی کہتے ہیں۔ جاننا چاہئیے کہ یہہ
دونون مرتبہ ولایت خاصہ میں جو کہ ولایت امت ہی
ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات
وغیرہ سیر لطائف سے یاد داشت
اسمی تک پیش آتی ہیں اولیاء کے
ظل ولایت میں ہیں اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اوس ولایت کے اہل ظل
کے کمال تمام رکھتا ہے لیکن ابھی وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیاء ہے سالک کو
چاہئیے کہ ان تجلیات ۞ ۞ ۞

(توحید وجودی) (توحید شہودی)

وشاہدات لذت یافتہ مستغنی نشود بلکہ طالب
ترقی شود و بعدہ اگر پیر کامل خواہد بود از ورطہ
این غلبات بمحض توجہ خود مرید را بر آوردہ
و ذہن کہ از تجلیات و مشاہدات و توجہات
بود خالی خواہد ساخت و بتعلیم نایافت این آنچہ
در ذہن از حق و دون حق استقرار می یابد
و تصور می پذیرد اگرچہ لطیف و الطف باشد
در پے دفع آن شود و مرات سری را از ظلمت
آنہا خالی سازد و بالکلیہ در ہمہ وقت ہمہ را
در فقدان توجہ سابقہ بر گمارد تا ہیچ در باطن
او از توجہ الی المطلوب و غیر المطلوب پیدا
نشود بلکہ بے توجہی یقین صاف بمطلوب
بند د حتی کہ معلوم ہیچ نماند بجز نور یقین چون
در این معاملہ سالک تا زمانی کہ در دفع توجہات ست
سالک مرتبہ ولایت اخص است و چون حاجت
نفی نماند و مرات از آمد و رفت توجہات و
تصورات صاف شد و بے توجہی و بے تکلفی دست
داد واصل کمالات ولایت اخص شد اما ہنوز
توجہ و تصور این وصل معلوم نشدہ بلکہ مقصود دست
کما ذکر فی المکتوب الاول ان ولایت بالاصالت
خاصہ چہار ملک مقرب ست علیہم السلام و بتبعا نصیبہ
اولیا را است اگر مناسبت استعدادی
پیدا شود و باید دانست کہ در مرتبہ
ولایت خاصہ و مرتبہ توحید وجودی
و توحید ...

و مشاہدات سے لذت پاکر بے پروا نہو جائے
بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر پیر کامل ہوگا تو
ان غلبات کے بھنور سے محض اپنی توجہ سے مرید کو
نکال لیگا اور ذہن کو ان تجلیوں اور مشاہدوں
اور توجہات سے خالی کر دیگا اور تعلیم اسکے نایافت کی
جو ذہن میں حق اور غیر حق کے قرار پکڑ لیتی ہے اور
تصور میں آتی ہے اگرچہ لطیف و الطف ہی ہو
اوسکے دفع کے در پے ہو اور آئینہ سری کو اونکے
تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت سب کے
فقدان میں توجہ سابقہ کے مقرر کرے تا کہ اسکے
باطن میں توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے
کچھ نہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف مطلوب کا
کرے یہانتک کہ معلوم کچھ نرہے بجز نور یقین کی
جب اس معاملہ میں سالک جبتک کہ توجہات کے
دفع کر رہا ہے سالک مرتبہ ولایت اخص کا ہے اور
جب حاجت نفی کی نرہی اور آئینہ آمد و رفت توجہات
و تصورات سے صاف ہوگیا اور بے توجہی و بے تکلفی
حاصل ہوئی واصل کمالات ولایت اخص کا ہوگیا
مگر ابھی توجہ و تصور اس وصل کا معلوم نہیں ہوا بلکہ
مقصود ہے جیسا ذکر ہوا پہلے مکتوب میں وہ ولایت
بالاصالت خاصہ چار ملائک مقربین علیہم السلام کا ہے اور
اولیا امت کو بتبعا نصیب ہے اگر مناسبت استعدادی
پیدا ہو جائے۔ اور جاننا چاہیے کہ ولایت
خاصہ کے مرتبہ میں توحید وجودی
و توحید ...

شہودی کہ بیان کردیم توحید وجودی از نفس
لطیفۂ قلبی برمی‌خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفۂ
روحی رومی نماید و نسبت نایافت خاصہ لطیفہ
سری ست واللہ اعلم تا کرا از ہزاران بآن
نوازند ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
ذوالفضل العظیم باید دانست کہ بعد از مرتبہ
نایافت حقیقت نایافت رومی نماید و آن
آن ست کہ چون سالک لطیفہ سری را از تخیلات
خالی ساخت واگرچہ تخیل مشاہدہ باشد داخل
دائرہ حقیقی شد اما چون از حقیقت این
نسبت مطلع نیست ازین جاست کہ از
ارباب جہل ست پس اگر فضل او تعالی
بعد فضل اول دستگیری نمود یکبارگی خود را
از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد
و می باید کہ واصل این نسبت حقیقت شود و آن
قابلیتی ست از قابلیات نور اول کہ آن نور
محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نیز آن
را شہود اول ہم گویند و نیز می یابد بتعلیم
مرشد یا نادری بتعلیم غیبی کہ وصول من
بامطلوب کہ در ولایت خاصہ بود بعلم خود
بود و بخصوصیات علم خود در ینولا کہ مرا باین
علم نواختہ اند حصول این نعمت بہ علم او
تعالی و بخصوصیات علم او و در ینولا علم را از
خصوصیات خود توقف و تعقل محض ست
ہرچہ علم من می داند بخصوصیتی بہرہ از خصوصیات

شہودی کا جو ہمنے بیان کیا ہے توحید وجودی
لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید
شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے
اور نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہے واللہ اعلم
کہ کس کو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذالک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم جاننا
چاہیے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت
پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک نے
لطیفہ سری کو تخیلات سے خالی کیا اگرچہ مشاہدہ کا
ہی تخیل ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن اس نسبت
کی حقیقت سے مطلع نہیں ہوا اسی سبب سے کہ وہ
ارباب جہل سے ہے پس اگر فضل الٰہی نے اوسکی
دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب عنصری
و نوری سے فوق پاتا ہے اور چاہیے کہ اس نسبت
کا واصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت ہے نور
اول کی قابلیات میں سے اور نور اول نور محمدی ہے
صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسے شہود اول بھی کہتے
ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پاتا ہے یا کوئی کوئی
تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول مطلوب تک جو ولایت
خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی
خصوصیات سے۔ ان دنوں جو مجھے اس
علم سے نوازا ہے اس نعمت کا حصول خدا تعالی کے
علم اور اوسکی خصوصیات سے ہے تو اب میرے
علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض بیکاری ہے
جو کچھ میرا علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت کے ہے

علم او تعالی می داند چون فهمید و در ہر وقتے جمیع
مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ خود را مظہر
ذات و صفات و کمالات او تعالے می بیند
و بجز مظہریت محض ہیچ شئے نیابد من
لم یذق لم یدر قضیہ مقرر ست
چون ہر مرتبہ ولایت ابتدا و وسط و انتہا
دارد پس ابتدائے مرتبہ علیہ اخیرہ کہ
مسمی بولایت انبیاست علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ
والتسلیمات محض سعی در خلو باطن من حیث
حقیقت از یافت حق و دون حق ست و
در وسط این مرتبہ خلو سیر ست و اطلاع
بر حقیقت خلو و حقیقت اطلاع ست
بر حقیقت مظہریت صفات خود مر
صفات واجبی را درین مرتبہ اگرچہ می داند
کہ بعلم او تعالے عالم ہستم و ببصر او بصیر
و بقدرت او تعالی قادرم الی غیر ذلک
اما ہنوز حقیقت نسبت صفات با ذات
او تعالی کما حقہ این عارف را مفصلا و
علما ظاہر نہ گشتہ پس چون خواہد دانست کہ
صفات او تعالی زاید بر ذات نیند کہ عالم
بعلم و بصیر ببصر الی غیر ذلک توان گفت
بل ذات بذاتہ علیم ست و علم قابلیت ذاتیہ
او ست و ذات بذاتہ بصیر ست
و بصر قابلیت ذاتیہ او ست کذلک فی
جمیع الصفات بل اطلاق عینیت و

علم حق تعالی کا جانتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت
اپنے تمام مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ کو
ذات و صفات و کمالات حق تعالی کا مظہر
دیکھتا ہے اور سوا مظہریت محض کے کچھ نہیں
پاتا من لم یذق لم یدر قضیہ مقرر و مشہور ہے
جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا اور وسط اور
انتہا رکھتا ہے تو بیچ ابتدا مرتبہ بلند اخیرہ کے جسکا
نام ولایت انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ
والتسلیمات فقط کوشش باطن کے خالی کرنے میں
ہے حقیقت کے رو سے یافت حق اور غیر حق کے
اور وسط میں اس مرتبہ کے خلو سیر ہے اور اطلاع
حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اور پر حقیقت
اپنی مظہریت صفات کے صفات حق تعالے
کے واسطے اس مرتبہ میں اگرچہ جانتا ہے کہ اللہ
تعالی کے علم سے میں عالم ہوں اور اوس کے
بصر سے بصیر ہوں اور اوس کی قدرت سے
قادر ہوں علی ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت نسبت
صفات کے ساتھ ذات حق تعالی کے کما حقہ اس
عارف کو مفصلا اور علما ظاہر نہیں ہوئی پس
جب جانے گا کہ صفات حق تعالی کے ذات
پر زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلم اور بصیر ببصر
وغیرہ علی ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ
علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے
اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصر قابلیت ذاتیہ
اوسکی ہے کذلک فی جمیع الصفات بل اطلاق عینیت

وغیریت باطلاق محض پس عالم حق ست خود
بخود سبحانه باصر حق است سبحانه واین عارف را
بجز مظهریت ذاتیه وصفاتیه وکمالاتیه امری
دیگر نیست وبجز یقین حرف آن زبان بهایت
این مرتبه مشرف خواهد یافت اما اجمالا وتفصیل
این مرتبه کرا نوازند۔ ذالک فضل الله یؤتیه
من یشاء والله ذو الفضل العظیم وای برادر هرچند
بنسبت خلو زیاده دخل در دائره این ولایت
بیشتر واز کمالات نبوت انبیا علیهم الصلوات والتسلیمات
چگوید که از گفت ونوشت حقیقت این مرتبه
بیرون اما اینقدر واضح نمایم که اگرچه ولایت
انبیا ونبوت ایشان علیهم الصلوٰة هر دو در
دائره اصالت اند وهر دو از ظلیت مبرا
اما این قدر هست که در ولایت اصول
به حقیقت صفات عزشانه ودر نبوت وصول
به حقیقت ذات ست جل برهانه بتفاوت
درجات استعدادیه کما قال الله تعالی تلک
الرسل فضلنا بعضهم علی بعض الحمد لله الذی
هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدینا
الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق۔ ٭ ٭

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اما طریقه چشتیه را شعب بسیار هست اشهر آنها
سه شعبه است۔ نصیریه۔ وسراجیه وصابریه
واین فقیر را بهریکے ازین سه ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و

(خاندان چشتیہ)

وغیریت ساتھ اطلاق محض کے پس عالم حق ہے
خود بخود سبحانہ باصر حق ہے سبحانہ اور اس عارف کے
واسطے بجز مظہریت ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ کے اور
کوئی دوسرا امر نہیں ہے اور بجز یقین صرف کے اس مرتبہ کے
بہایت ہے اوسوقت مشرف ہوگا مگر اجمالا اور اس مرتبہ
کی تفصیل سے جسکو چاہے نوازیں۔ ذالک فضل الله
یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم۔ ای برادر نسبت
خلو کے جسقدر زیادہ ہوگی اوسیقدر اوس ولایت کے
دائرہ میں دخل زیادہ ہوگا اور انبیا علیهم الصلوات
والتسلیمات کے نبوت کے کمالات کیا بیان کروں کہ تقریر وتحریر
سے اس رتبہ کی حقیقت زیادہ ہے مگر اسقدر ظاہر کیا
جاتا ہے کہ اگرچہ ولایت انبیا اور اونکی نبوت علیہم الصلوٰۃ
دونوں دایرہ اصالت میں ہیں اور دونوں ظلیت سے
مبرا ہیں مگر اسقدر ہے کہ ولایت میں وصول حقیقت صفات
عزشانہ کا ہے اور نبوت میں وصول حقیقت
ذات جل برہانہ کا ہے استعداد کے درجوں کے
تفاوت کے موافق جیسا خدا فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا
بعضهم علی بعض الحمد لله الذی هدانا
لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدینا
الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اور طریقہ چشتیہ کے شعبے بہت ہیں اونمیں تین
بہت مشہور ہیں۔ نصیریہ۔ اور سراجیہ۔ اور صابریہ
اور اس فقیر کو ان تینوں سے ارتباط ہے
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور

تلقین و اجازت و خرقه و صحبت با والد بزرگوار
خود ست شیخ عبد الرحیم قدس سره و ایشان را
خرقه و اجازت از شیخ عظمت الله اکبرآبادی ست
عن ابیه عن جده عن الشیخ عبد العزیز
و ایضا وصیت و اجازت اشتغال از جد
ابو الام خویش هست شیخ رفیع الدین
محمد عن ابیه الشیخ قطب العالم عن الشیخ
عبد العزیز عن الشیخ نجم الحق السیهنوی
عن الشیخ عبد العزیز ثم الشیخ عبد العزیز
له جهتان احدیهما عن الشیخ یوسف قاضی
خان عن الشیخ حسن بن طاهر عن السید راجی
حامد شاه عن الشیخ حسام الدین المانکپوری عن الشیخ نور قطب العالم عن
ابیه الشیخ علاء الحق عن الشیخ سراج الدین
عثمان الاودهی عن الشیخ نظام الدین
اولیا و الثانیه عن السید عبد الوهاب
البخاری عن ابیه السید محمود عن ابیه
راجو قتال عن اخیه عن السید صدر
الدین عن السید جلال الدین
مخدوم جهانیان عن الشیخ نصیر الدین
چراغ دهلی عن الشیخ نظام الدین اولیا

و ایضاً

حضرت ایشان را خرقه و اجازت و صحبت با سید
عبد الله متصل ست عن الشیخ

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت کی حیثیت سے
اپنے والد بزرگوار شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے ہے اور
اونکو خرقہ و اجازت شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی سے ہے اور
اونکو اپنے والد سے اور اونکو اپنے والد سے اونکو
شیخ عبد العزیز سے اور نیز وصیت اجازت
اشتغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد سے اونکو
اپنے والد شیخ قطب العالم سے اونکو شیخ
عبد العزیز سے اونکو شیخ نجم الحق
سیہنوی سے اونکو شیخ عبد العزیز سے
پھر شیخ عبد العزیز کو دو جہت سے ہے
ایک شیخ یوسف قاضی خان سے اونکو شیخ
حسن بن طاہر سے اون کو سید راجی
حامد شاہ سے اونکو شیخ حسام الدین مانکپوری
سے اونکو شیخ نور قطب العالم سے اونکو
اپنے والد شیخ علاء الحق سے اون کو شیخ
سراج الدین عثمان اودھی سے اونکو شیخ
نظام الدین اولیاء سے اور دوسری جہت
سے سید عبد الوہاب بخاری سے اونکو اپنے
والد سید محمود سے اونکو اپنے والد راجو قتال
سے اونکو اپنے بھائی سے اور اونکو سید صدر الدین
سے اونکو سید جلال الدین مخدوم جہانیان
سے اون کو شیخ نصیر الدین چراغ
دہلی سے اونکو شیخ نظام الدین اولیاء سے اور نیز
حضرت والد کو خرقہ و اجازت و صحبت
سید عبد اللہ سے متصل ہے شیخ

ادم البنوری عن الشیخ احمد السرہندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن الشیخ رکن
الدین عن ابیہ الشیخ عبد القدوس عن
الشیخ محمد بن عارف عن ابیہ الشیخ عارف
عن ابیہ الشیخ احمد عبد الحق عن الشیخ
جلال الدین پانی پتی عن الشیخ شمس الدین
ترک عن المخدوم علی صابر عن شیخہ وخالہ
الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر و این فقیر
را ارتباطے دیگر نیز ہست کہ خال گرامے
این فقیر را خرقہ دادند و فاتحہ خواندند عن ابیہ عن
جدہ عن جد جدہ عن الشیخ نظام الدین
النارنولی عن خواجہ خانو الگوالیاری عن
خواجہ اسمٰعیل بن حسین عن ابیہ خواجہ
حسن سرمست عن ابیہ خواجہ سالار
فاروقی عن شیخہ خواجہ اختیار الدین
عمر عن خواجہ محمد رساوی عن خواجہ
نصیر الدین والمذکور فی الکتاب الاخبار
الاخیار ان خواجہ خانو اخذ الطریقۃ عن
خواجہ شہاب الناگوری ویقال ان
خواجہ شہاب الدین شیخہ بالصحبۃ
والاول شیخہ بالبیعۃ واللہ اعلم
ثم الشیخ نظام الدین اولیا اخذ
الطریقۃ عن الشیخ فرید الدین
مسعود گنج شکر عن خواجہ قطب
الدین بختیار اوشی عن الخواجہ

آدم بنوری سے اون کو شیخ احمد سرہندی
سے اون کو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اون
کو شیخ رکن الدین سے اون کو اپنے والد
شیخ عبد القدوس سے اون کو شیخ محمد بن عارف
سے اون کو اپنے والد شیخ عارف سے
اون کو اپنے والد شیخ احمد عبد الحق سے
اون کو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اون
کو شیخ شمس الدین ترک سے اون کو مخدوم
علی صابر سے اون کو اپنے شیخ اور ماموں
شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اس
فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے
جو ماموں نے اس فقیر کو خرقہ دیا و فاتحہ پڑھی
اپنے والد سے اور اونھوں نے اپنے والد سے
اونھوں نے اپنے والد سے اونھوں نے شیخ
نظام الدین نارنولی سے انکو خواجہ خانو گوالیاری
اون کو خواجہ اسماعیل بن حسین سے اونکو اپنے
والد خواجہ حسن سرمست سے اون کو اپنے والد خواجہ
سالار فاروقی سے انکو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین
عمر سے انکو خواجہ محمد رساوی سے انکو خواجہ
نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ
ہے کہ خواجہ خانو نے اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب ناگوری سے
اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین انکی شیخ صحبت ہیں
اور پہلے شیخ بیعت ہیں واللہ اعلم پھر شیخ نظام الدین اولیا
کو اخذ طریقت ہے شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے
انکو خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے انکو خواجہ

معین الدین حسن السنجری
عن خواجه عثمان هارونی عن الحاجی شریف
زندنی عن خواجه قطب الدین مودود
الچشتی عن ابیه خواجه ابی احمد الچشتی
عن ابی اسحاق الشامی عن الشیخ علو الدینوری
عن خواجه هبیرة البصری عن خواجه
حذیفة المرعشی عن السلطان ابراهیم بن
ادهم البلخی عن الشیخ فضیل بن عیاض
عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن
البصری عن سیدنا علی کرم الله وجهه
سیهنه بکسر سین وسکون تحتیه
وفتح ها و اخر ان نون است
بلده است از مضافات دار الخلافه دهلی
راجا بزبان هند شاه را گویند و سید حامد شاه
را راجا می گفتند بطریق تعظیم بسبب آنکه
آبا کرام ایشان ریاست دیار مانک پور
داشتند مانک پور شهری ست در پورب
واو را کره مانک پور نیز گویند. اوده
بفتح الف و بفتح واو و سکون دال هندیه
که اتمام ها دارد بلده ست عظیم از بلاد
پورب سادات بخاریه قبیله ست عظیم
از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان الله
علیهم و چون جد ایشان سید جلال الدین
چندگاه در بخارا بوده است ایشان را جلال الدین
بخاری می گفتند و سادات بخاریه نسبت است

اونکو خواجہ معین الدین حسن سنجری سے اون کو
خواجہ عثمان ہارونی سے اون کو حاجی شریف
زندنی سے اون کو خواجہ قطب الدین مودود
چشتی سے اون کو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے اون کو ابو اسحق شامی سے اون کو
شیخ علو دینوری سے اون کو خواجہ ہبیرہ بصری
سے اون کو خواجہ حذیفہ مرعشی سے اون کو
سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اون کو شیخ
فضیل بن عیاض سے اون کو شیخ عبد الواحد بن زید سے
اونکو حسن بصری سے اونکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے
سیہنہ بکسر سین وسکون تحتیہ وفتح ہا اور آخر اوس
کے نون ایک شہر ہے دار الخلافہ دہلی کے
مضافات سے۔ راجا ہندی زبان میں شاہ
کو کہتے ہیں اور سید حامد شاہ کو راجہ کہتے
تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اون
کے آباء کرام مانک پور کی ریاست رکھتے تھے
مانک پور ایک شہر ہے پورب میں اوسکو
کڑا مانک پور بھی کہتے ہیں۔ اودھ بفتح الف و
بفتح واو وسکون دال ہندی ہا سے ملی ہوئی ایک
بڑا شہر ہے پورب میں۔ سادات بخاریہ ایک
قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی بن رضا رضوان
اللہ علیہم کی اولاد سے چونکہ ان کے جد سید
جلال الدین کچھ مدت بخارا میں رہے ہیں۔
اون کو جلال الدین بخاری کہتے ہیں
اور سادات بخاریہ نسبت ہے

بجلال الدین بخاری راجو نامی ست ہندی
مشتق از راج یعنی بادشاہی وقتال النفس بسبب ریاضت
نفس میگفتند چراغ دہلی لقب شیخ نصیر الدین
بسبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد بودند در دہلی
پانی پت شہریست سہ منزل از دہلی بجانب لاہور
نارنول شہریست از مضافات دہلی گوالیر شہریست
از مضافات اکبرآباد اوش فرغانہ قصبہ ایست
از توابع اندجان سنجری بکسر سین وسکون جیم
وکسر رائے معجمہ نسبت بسیستان سیستان را
بزبان عربی سجستان وسنجر گویند واین تعریب
است وابدال سین بزا از تغیرات تعریب
است ظاہر نزد فقیر آنست کہ نام وطن خواجہ عثمان
ہرنو است وہارونی نسبت باوست بخلاف
قیاس مشہور بزبان مردم چشتی است بکسر
جیم فارسیہ ملا عبد الغفور لاری بفتح جیم
فارسیہ ضبط کردہ اند سمعان بکسر سین مہملہ
وسکون میم وعین مہملہ در شجرات مشائخ
چشتیہ شیخ علو ممشاد دینوری می نویسند
ومقتضی وے آنست کہ شیخ ممشاد وشیخ
علو یک شخص باشد وظاہر کلام بعضے آنست
کہ درین سلسلہ شیخ علو است وآن غیر
شیخ ممشاد ست علو بکسر عین مہملہ وسکون لام
ہبیرہ بضم ہا وفتح موحدہ وسکون تحتیہ وفتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم وسکون رائے مہملہ
وفتح عین مہملہ وکسر شین معجمہ نسبت

سید جلال الدین بخاری سے راجو ہندی نام ہے
مشتق راج سے یعنے بادشاہی کے اور قتال النفس
کے ریاضت کے کہتے ہیں چراغ دہلی لقب ہے شیخ نصیر الدین
کا اسلئے کہ دہلی میں یہ صاحب ارشاد تھے۔
پانی پت ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے لاہور کی طرف
نارنول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات سے گوالیار ایک
شہر ہے مضافات اکبرآباد سے اوش فرغانہ ایک قصبہ ہے
توابع اندجان سے سنجری بکسر سین وسکون جیم
وکسر رائے معجمہ نسبت بسیستان اور سیستان کو عربی
زبان میں سجستان وسنجر کہتے ہیں اور یہ تعریب ہے
اور بدلنا سین کا زا سے تعریب کی تغیرات سے
ہے ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن
کا نام ہرنو ہے اور ہارونی نسبت اوس سے ہے
بخلاف قیاس لوگوں کے زبان میں مشہور چشتی بکسر
جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بفتح جیم فارسی
لکھا ہے سمعان بکسر سین مہملہ وسکون میم
وعین مہملہ مشائخ چشتیہ کے شجرہ میں شیخ
علو ممشاد دینوری لکھتے ہیں اور اوس کا
مقتضا یہ ہے کہ شیخ ممشاد وشیخ علو ایک شخص
ہو اور بعضوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے
کہ اس سلسلہ میں شیخ علو ہے اور وہ غیر
ممشاد ہے۔ علو بکسر عین مہملہ وسکون لام
ہبیرہ بضم ہا وفتح موحدہ وسکون تحتیہ وفتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم وسکون رائے
مہملہ وفتح عین مہملہ وکسر شین معجمہ نسبت ہے

مرعش شہر یست از توابع شام و این فقیر
انتساخ کرد کتاب عزیزیہ را کہ تصنیف شیخ
عبد العزیز ست در اشتغال و اوراد صبح و شام
و اوراد مواسم و رقی و عزائم در آنجا مذکور
است از خط ملا محمد شاکر کہ اعظم فضلای شہر خود
بودند در زمان خود از سائر فرزندان شیخ
عبد العزیز بزیادت و کثرت تدریس ممتاز
بودند و مطالعہ کردم عزیزیہ را در نسخہ کہ شیخ
یحیی جنیدی بخط خود از شیخ عبد العزیز
نقل کردہ بود واللہ اعلم و حضرت والد
بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ
دادہ بود و انتساخ کردم کتاب مفتاح الفیض
را کہ تالیف شیخ حسن طاہر است در علم
سلوک و آن کتابے است نفیس در باب
خود یافتم نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتم
از تبرکات اجداد ایشان قال الشیخ عبد العزیز
فی العزیزیہ چون کسی بخواہد کہ کسے را تلقین
ذکر کند باید کہ او را فرماید کہ روزہ دارد
اگر روز پنجشنبہ باشد اولی الغدہ او را دہ بار
استغفار و دہ بار درود گویاند و بگوید
ہر عبادتے کہ ہست موقت است
الا ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یاد حق
تعالے فرض عین است کہ العطلۃ حرام
یک لحظہ ز گوئی یار دور ہے ۞ در مذہب عاشقان حرام است
و حق تعالی میفرماید یذکرون اللہ قیاما و

مرعش سے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور
اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیزیہ کو جو تصنیف
شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشتغال و اوراد صبح و
شام کے اور اوراد مواسم کے اور تعویذ اور دعائیں
اوس میں لکھی ہیں ملا محمد شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی
ہے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاؤں میں تھے اپنے
زمانہ میں اور سب فرزندوں سے شیخ عبد العزیز کی
کثرت تدریس میں زیادہ اور ممتاز تھے اور عزیزیہ کا
مطالعہ کیا ہے اوس نسخہ میں جو شیخ یحیی جنیدی نے
اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے
واللہ اعلم اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے
اوس سب کی اجازت دی ہے اور میں نے لکھا
ہے کہ کتاب مفتاح الفیض کو جو تالیف شیخ حسن طاہر
کی ہے علم سلوک میں اور وہ اس باب میں بہت نفیس
کتاب ہے اوس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد کے
پاس پایا میں نے تبرکات اجداد سے اونکے کہا ہے
شیخ عبد العزیز نے عزیزیہ میں کہ جب کوئی چاہے کہ
کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہیے کہ اوسکو فرمائے
کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے
اوسکے بعد اوس سے دس دفعہ استغفار اور دس
دفعہ درود شریف پڑھوائے اور کہے جو عبادت
کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ
رات دن یاد حق تعالی فرض عین ہے کہ العطلۃ حرام
یک لحظہ ز گوئی یار دور ہے ۞ در مذہب عاشقان حرام است
اور حق تعالی فرماتا ہے یذکرون اللہ قیاما و

قعودا و علی جنوبہم یعنے یاد کنند حق
تعالیٰ را استادہ و نشستہ و پہلو غلطیدہ پس
آدمی ازین سہ حال خالی نیست یا بدل یا بزبان
یاد حق لازم ست پس چون ذکر این چنین
عبادتے و حرفتے کہ اصلا ساقط نے شود
استادے باید کہ او را بیاموزد و گوید کہ دل چپ
سینہ است بصورت صنوبر لقا است و دو در
دارد یکے بالا دوم پائین و ہر دو در بستہ
شدہ اند برای کشادن در بالا ذکر جہر مے فرمایند
و برای کشادن در پائین ذکر خفی یا حبس
نفس مے فرمایند و مثل دل ہمچو آئینہ
است کہ زنگار گرفتہ است پس صیقل گری
باید کہ آنرا آن ہنر آموزد والا آئینہ
را خراب سازد قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم لکل شئ مصقلة و
مصقلة القلب ذکر اللہ تعالیٰ و یا مثال
دل ہمچو سنگ آہنی است کہ ازو آتش
بدر می آید پس چون آہن زدن و کشیدن
آتش بیاموزد پس آتش بیرون آید والا
بشکند و مقصود حاصل نہ شود والغرض
از مرشد چارہ نیست چنانچہ حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال
کردند کہ یا رسول اللہ دلنی علی اقرب الطریق
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسہلہا

قعودا و علی جنوبہم یعنے اللہ تعالیٰ کو
ذکر کریں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو
آدمی ان تین حال سے خالی نہیں یا دل سے یا زبان
سے حق کی یاد لازم ہے تو جب ذکر ایسی عبادت
اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی اوستاد
کو چاہیے کہ اوسکو سکھائے اور بتائے کہ دل
سینہ کے بائیں طرف ہے صنوبر کی صورت اور
اسکے دو دروازہ ہیں ایک اوپر کو ایک نیچے کو
اور دونو دروازہ بند ہیں اوپر کا دروازہ کھلنے
کو ذکر جہر فرماتے ہیں اور نیچے کے دروازہ کھلنے
کو ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہیں اور دل کی
مثال مثل اوس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ گیا
ہے اس کے واسطے صیقل کرنیوالا چاہیے کہ اوسکو
وہ ہنر سکھلائے اور نہیں تو آئینہ خراب
ہو جائے گا فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ والہ وسلم نے
لکل شیئ مصقلة و مصقلة القلب ذکر
اللہ تعالیٰ یا دلکی مثال چقماق کی ہے جس سے آگ نکالتے ہیں
تو جب لوہا پتھری پر مارنا سیکھے اور آگ نکالنی سیکھے تو آگ نکلے
اور نہیں تو توڑ ڈالے اور مطلب نہ آئے غرضکہ مرشد بغیر
گذارہ نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ
یا رسول اللہ دلنی علی اقرب الطریق
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسہلہا
علی العباد

سادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی
الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف
اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم غمض عینیک واسمع
منی ثلاث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات
وعلی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ
لا الہ الا اللہ ثلاث مرات بنبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یسمع ثم لقن علی
کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ
حتی وصل الی یومنا ھذا الیس بگوید اورا کہ مربع
نشیند بطریقی کہ رگ کیماس بگیرد بدو انگشت
یعنی زانگشت پای راست وانگشتے کہ برابر
وے است زیرا کہ دریں گرفتن دو فائدہ
است یکے نفی خواطر دوم حرارت دل واین
ہر دو مطلوب اند و باہمچنین نشیند کہ چنانچہ در
نماز می نشیند وخود پشت بطرف کعبہ کند و
اورا پیش خود بنشاند و بگوید مخرج لا الہ الا اللہ
زیر ناف باید و مدّ دراز کشد ونفی ما سوی
اللہ تعالی کند کہ نیست ہیچ معبودی ومقصودے
وموجودی مگر حق تعالی مبتدی را ارادہ عوام
بگوید کہ نیست ہیچ معبودے ومتوسط را ارادہ
خواص بگوید کہ نیست ہیچ مقصودے ومنتہی
را ارادہ اخص الخواص بگوید کہ نیست ہیچ موجودے

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ
فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف اذکر
یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم غمض عینیک واسمع
منی ثلاث مرات بنبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلث مرات وعلی یسمع ثم
قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلث مرات والنبی اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسمع ثم لقن علی
کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی
وصل الی یومنا پھر سکھایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
حضرت حسن بصری رض کو یہانتک کہ ہمارے زمانہ تک پہنچا لیس کہے
اوسے کہ چار زانو بیٹھے اس طور کہ رگ کیماس پکڑلے دو انگلیوں
سے یعنی دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور اوسکے برابر کے
اونگلی سے اسواسطے کہ اس طور پکڑنے میں
دو فائدے ہیں ایک خطروں کی نفی دوسرے دلکی
حرارت اور یہ دونو مطلوب ہیں اور یا اسطرح بیٹھے
جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور خود کعبہ کی طرف پشت
کرے اور اوسکو اپنے سامنے بٹھائے اور کہوا ور
نکالے زیر ناف سے لا الہ الا اللہ مد دراز کے ساتھ
اور نفی ما سوی اللہ کی کرے کہ نہیں ہے کوئی معبود
ومقصود وموجود مگر حق تعالی مبتدی کو ارادہ
عوام بتائی کہ نہیں ہے کوئی معبود اور متوسط کو
ارادہ خاص کہ نہیں ہے کوئی مقصود اور منتہی کو
ارادہ اخص الخواص کہ نہیں ہے کوئی موجود

سجدے کہ خود را نیز نفی کند و تا کلمہ راست
بر ساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حق تعالی را
از دل کشیدیم و پس پشت می اندازیم باز دم جدید
شدہ الا اللہ را بر دل ضرب شدید کند تا سنگ
معنوی شکستہ گردد و وقت اثبات مطلوب با خود
داند بلکہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ ہمو
اثبات می کند و خود را از میان بکشد ۔ ع
یار آمد در میان ما از میان برخاستیم
اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنے کلمہ در دل
البتہ باید تا تحت وعید در نیاید من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
علیا اھتز عرشی غضبا مطلوب دیگر
آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند
بعدہ ذکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق
ایشان است برای نفی خواطر اثر می تمام
وارد بلکہ حضرت سلطان الموحدین و
برہان العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق
والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان
یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ
ظاہر دیدہ شود مشاہدہ حق سبحانہ و تعالی
است در پردہ آب و گل و اما صورت
مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آن مشاہدہ
حق تعالی است بے پردہ آب و گل کہ ان اللہ
خلق آدم علی صورۃ الرحمن دمن

یہانتک کہ اپنی بھی نفی کرے اور دائیں مونڈھے
تک پہنچا لے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حق تعالی
کو ہیں نے دل سے نکالدیا اور پس پشت پھینکا پھر
دم نیا لے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل پر
لگائے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت
اثبات کے مطلوب کو اپنے ساتھ جانے بلکہ پالیا تصور
کرے بلکہ یقین جانے کہ وہی اثبات کرتا ہے
اور اپنے تئیں درمیان سے نکالدے ۔ ع
یار آمد در میان ما از میان برخاستیم
مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنے دل میں ضرور
ہوں تا اس وعید میں نہ آجائے کہ من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
علیا اھتز عرشی غضبا اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اوسکے بعد
ذکر کرے الرفیق ثم الطریق انہیں کے حق میں ہے
اور نفی خطرات کے لئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ
حضرت سلطان الموحدین و برہان العاشقین
حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین
مخدوم مولانا قاضیخان یوسف ناصحی قدس
اللہ سرہ العزیز ایسا فرماتے تھے کہ صورت مرشد کی
ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالی کا ہے
آب و گل کے پردے میں اور جو صورت مرشد
کی خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق
سبحانہ تعالی کا ہے بے پردے آب و گل کے
ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن دمن

رانی فقد رای الحق در حق او درست شده است

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان ببین

و نیز حضرت میفرمودند کہ چہار ہزار پیر طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین اجماع کردہ اند کہ وصول حق تعالی بدو چیز میشود یکی ذکر دوم گرسنگی باز فرمودند کسیکہ ذکر جلی اختیار کند او را بسیار گرسنگی حاجت نیست بلکہ بقدر ربعے از شکم خالی دارد و روغن بخورد تا مغز خشک نشود و خلل دماغ پیدا نیاید و چون از ذکر جلی فارغ شود یا مانعے پیش آید بذکر خفی کہ پاس انفاس است مشغول شود و دوام مشغول بشد می ہم بذکر خفی کہ پاس انفاس است میسر می آید و طریق او آنست کہ ہر دمے کہ خارج می شود لا الہ بگوید و ہر دمے کہ داخل میشود الا اللہ تصور کند و این دم را ربط بدل ہست و بسبب آن دل ذاکر میگردد کہ فردا ئی قیامت پرسیدہ خواہد شد کہ انفاس را کجا صرف کردی پس اگر در یاد حق تعالی صرف کردہ باشد خلاص یابد

شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانہ دہی رائگان بباد
الگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

رانی فقد رای الحق اسکے حق میں درست ہوا ہے

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بہ بین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان ببین

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ چار ہزار پیران طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اسپر کہ وصول حق تعالے کا دو چیز سے ہوتا ہے ایک ذکر دوسرے بھوکے رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکر جلی کرتا ہے اوسکو بہت بھوکے رہنے کی حاجت نہیں ہے بلکہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور گھی کھائے کہ مغز خشک نہ ہو جائے اور دماغ میں خلل نہ آجائے اور جب ذکر جلی سے فارغ ہو یا کوئی مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ وہ پاس انفاس ہے مشغول ہو اور دوام شغل بندہی کو بھی ذکر خفی سے کہ پاس انفاس ہے میسر ہوتا ہے اور اوسکا طریق یہ ہے کہ جو دم کہ خارج ہو لا الہ کہے اور جو دم داخل ہو الا اللہ تصور کرے اور اس دم کو دل سے ربط ہے اور اوسکے سبب دل ذاکر ہو جاتا ہے فردائے قیامت کو پوچھا جائیگا کہ اپنے دم کہاں صرف کئے تو جو یاد حق تعالے میں صرف کئے ہونگے خلاصی پائیگا۔ شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری ست
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانہ دہی رائگان بباد
الگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ میگوید کہ ذکر منشور ولایت
است ہر کرا توفیق بر ذکر دادند بدرستیکہ منشور
بدو دادند یعنی بتشریف ولایت انتم اولیاء
حقا مشرف گردانیدند و از ہر کہ ذکر سلب کردند
بدرستیکہ او را از مقام ولایت معزول کردند
این چنین در باب ذکر گفتہ اند کہ ذکر خدا تعالی
تیغ مریدان ست چون ہمت بر ہلاک دشمن
گمارند و یا دفع بلیۃ خواہند و دل بران گمارند
آن دشمن ہلاک شود و آن بلا دفع شود قال
اللہ تعالی واذکر ربک اذا نسیت
یعنی یاد کن پروردگار خود را وقتیکہ فراموش
کنی نفس خود را و فراموشی نفس در مخالفت
اوست باید کہ نفس خود مخالفت کند کہ
سر ہمہ عبادتہاست زیرا کہ ہیچ دشمن قوی
تر از و نیست کما قال المشائخ
رحمہم اللہ مخالفۃ النفس راس
العبادۃ وموافقۃ النفس اساس الکفر

شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن وار نیست

ازینجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار
رمہ گرگ گرسنہ در رمہ گوسفندان آن
نہ کند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان
آن نہ کند کہ یک ہمنشین بد کند و صد ہزار ہمنشین
بدان نکند کہ یک نفس در تن آدمی را کند

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر
منشور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اوسکو
منشور ولایت ملگیا یعنی خلعت ولایت انتم اولیاء
حقا سے مشرف ہو گیا اور جس سے توفیق ذکر
کی سلب کرلے بیشک اوسی مقام ولایت سے معزول
کیا ایسا ذکر کے باب میں فرمایا ہے کہ ذکر خدا تعالی
مریدوں کی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کریں
یا دفع بلا چاہیں اور اوسطرف دل لگائیں دشمن
ہلاک ہو جائیگا اور دفع بلا ہو جائیگی قال اللہ
تعالی واذکر ربک اذا نسیت یعنے یاد کر اپنے پروردگار
کو جسوقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو اور نفس
کی فراموشی اوسکی مخالفت میں ہے چاہئے کہ اپنے
نفس سے مخالفت کرے کہ سب عبادتوں کی سر اس
ہے اسواسطے کہ کوئی دشمن اوس سے زیادہ
قوی نہیں ہے جیسا فرمایا ہے مشائخ رحمہم اللہ تعالی
نے مخالفۃ النفس راس العبادۃ و
موافقۃ النفس راس الکفر شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن وار نیست

اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے
کہ سو ہزار بھوکے بھیڑیے گلہ ریوڑ بکری کو بھی ایسا
نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے
اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں کرتے جیسا ایک
برا ہمنشین کرتا ہے اور سو ہزار برے ہمنشین ایسا
نہیں کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم میں

قال المشایخ رحمہم اللہ النفس ھی الصنم الاکبر ہمین معنے بزرگے نیز فرمودہ

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر درگہ دل زدیو غوغاست ہنوز

قال اللہ تعالی فاذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنی یاد کنید خداے عزوجل را یاد کردنی بسیار پس یکے از خصائص ذکر آنست کہ ہیچ وقتی منع نیست بلکہ ہمہ اوقات ماجور است. نقل است از حضرت بندگی شیخ عبد اللہ قدس سرہ العزیز کہ مرا فرمودند کہ پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی قدس سرہ العزیز می گفتند کہ اوائل ذکر جہر دوازدہ سال گفتم از شام تا صبح و از صبح تا شام فائدہ کہ در ذکر یافتم در ہیچ عبادت نیافتم چون ختم قرآن میکردم کمتر از سہ ختم نمیکردم و چون نماز می گذاردم کمتر از ہزار رکعت نگذاردم و چون دعوات اسما میکردم کمتر از لک بار نخواندم فاما ثمرہ کہ در ذکر دیدم در ہیچ از ینہا ندیدم و می باید کہ ذاکر از گناہان توبہ کند تا بزبان و دل آلودہ نام حق تعالی نگیرد زیرا کہ وحی کردہ شد سوئے موسی کہ بگو گنہگاران امت خود را کہ یاد کنید شما مرا بہ آلودگی پس بدرستیکہ من سوگند خوردہ ام بر ذات خود

قال المشایخ رحمہم اللہ النفس ھی الصنم الاکبر اسی معنی مین کسی بزرگ نے بھی فرمایا ہے

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر درگہ دل زدیو غوغاست ہنوز

فرمایا اللہ تعالی نے فاذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنے اللہ کو یاد کرو یاد کرنا بہت پس ذکر کے خصائص مین سے ہے یہ بھی کہ کسی وقت منع نہین بلکہ سب وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی شیخ عبد اللہ قدس سرہ العزیز سے کہ مجھسے فرمایا کہ پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ ذکر جہر بارہ برس صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کہا مینے جو فائدہ مینے ذکر مین پایا وہ کسی عبادت مین نہین پایا جب مین ختم قران شریف کرتا تھا تو تین سے کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑہتا تھا ہزار رکعت سے کم نہین پڑہتا تھا اور جب دعوات اسما کرتا تھا ایک لاکھ بار سے کم نکرتا تھا مگر جو ثمرہ و فائدہ ذکر مین دیکھا ایسا اونین کسی مین نہ دیکھا اور چاہیئے کہ ذاکر گناہون سے توبہ کرے تاکہ زبان اور دل آلودہ سے حق تعالے کا نام نہ لے اس لئے کہ حضرت موسے علیہ السلام کو وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہگارون سے کہو کہ مجھے آلودگی سے نہ یاد کرین مینے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے

جب تک ... نفس ... ایک سانس بھی باقی ہے ... دل کی درگاہ پر دوسرا ایک غوغا ہے ۱۲

بدرستیکہ کسے کہ یاد کند مرا بہ غفلت یاد
کنم من اورا بہ لعنت پس چون گناہگاران
یاد کنند مرا بغفلت من یاد کنم ایشان را
بہ لعنت این وعید است در حق گناہگاری
کہ غافل نباشد پس چگونہ حال باشد چون
جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم
گفت ابویزید رحمۃ اللہ تعالیٰ روزے
مر یاران خود را یا قیماندم امشب تا صبح
کوشش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ بگویم پس
قدرت نیافتم پد و گفتہ شد چرا گفت بایزید
یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم در کودکے
یاد آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از
قول لا الہ الا اللہ وچہ عجب تراست از کسیکہ
یاد میکند اللہ تعالیٰ را و حال آنکہ او موصوف
باشد بچیزے از صفات بشریہ کذا فی
العوارف شعر

ہزار بار بشستم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

لعبدہ مراقبہ فرمایند بگوید کہ مراقبہ مشتق است
رقیب است معنی رقیب نگہبان ست یعنی پاسبانے
دل کند غیر حق را در دل جا ندہد رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیاید ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان افرض دان

کہ جو مجھے غفلت سے یاد کرے میں اوسکو
لعنت سے یاد کرون تو جو گناہگار مجھے غفلت
سے یاد کرینگے میں اونکو لعنت سے یاد
کرون گا یہ وعید ہے اون گناہگارون کے
حق میں جو غافل نہیں تو کیا حال ہوگا اونکا جو
غافل بھی ہون اور گناہگار بھی ہون کذا فی
احیاء العلوم ابویزید رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک روز اپنے یارون سے کہا کہ آج شب کو
مین نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ
کہون مین مگر مجھے قدرت نہوئی یارون نے
کہا کیون کہا بچپنے لڑکپن میں تو ایک کلمہ کہا تھا وہ یاد
آگیا اوس سے وحشت ہوئی اور اوس نے منع
کیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اوس
شخص سے جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور
حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے
کذا فی العوارف۔ شعر

ہزار بار بشستم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

لعبدہ مراقبہ فرمائیں اوسکے کہیں کہ مراقبہ
مشتق رقیب سے ہے رقیب کے معنے نگہبان ہے یعنی
دلکی پاسبانی کرے کہ میں غیر حق کو جا نہ دے رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیاید ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان افرض دان

ہر حال میں تو دل کا
نگہبان رہ تاکہ کوئی
چور دربان مجال نہ پاوے
خدا کے غیر کو ... خیال

پس بدل اندیشد اللہ حاضری
اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی ہمیشہ
حق تعالی را باخود و خود را با حق تعالی داند
جدائی از خدا محال است قال اللہ تعالی وفی
انفسکم افلا تبصرون یعنی در دلہاے
شماست پس چرا نمی بینید چہ حق تعالے
لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر
احاطت بیشتر قال اللہ تعالے الا انہ بکل
شیٔ محیط یعنی دانا و آگاہ باش بدرستیکہ
آن حق تعالی ہر شے محیط است چنانچہ
احاطت روح با جسد کہ ہیچ جزوے از اجزای
جسد نیست کہ روح با آن نیست با آن
ہم نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج
است و نہ داخل فائدہ چون خواہد کہ
از زمین بنشیند بباید کہ چون پای راست
در درون حجرہ نہد تعوذ و تسمیہ بگوید و
و قل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس
پاے چپ در درون حجرہ نہد و بگوید انت
ولیی فی الدنیا والآخرۃ کن لی کما کنت
لمحمد علیہ السلام وارزقنی محبتک اللہم
ارزقنی حبک فی شغفی واجلنی بجلالک
وجمالک واجعلنی من المخلصین اللہم
ارحم نفسی بجنابت ذاتک یا انیس من لا
انیس لہ رب لا تذرنی فردا وانت
خیر الوارثین

پس دل میں خیال کرے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی
اللہ معی ہمیشہ حق تعالی کو ساتھ اپنے اور اپنے تئیں ساتھ
حق تعالی کے جانے جدائی خدا سے محال ہے قال اللہ تعالی
وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی تمہارے دلوں میں ہی کیوں نہیں دیکھتے
اسلئے کہ حق تعالی لطیف مطلق ہے جسقدر لطافت زیادہ اتنی ہی احاطت
زیادہ قال اللہ تعالی الا انہ بکل شیٔ محیط یعنی
آگاہ ہو کہ تحقیق حق تعالی ہر شے کا محیط ہی
جیسے روح کا احاطہ جسم کے ساتھ ہی کہ جسم کا
کا کوئی جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اوس کے
نہیں ہے باوجود اس کے نہ متصل ہی نہ منفصل
ہی نہ خارج ہی نہ داخل ہے ۔
فائدہ ۔ جب چاہے کہ چلہ میں
بیٹھے چاہئے کہ جب دایان پانون حجرہ
مین رکھے اعوذ اور بسم اللہ کہے اور قل
اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھی
پھر بایان پانون حجرہ مین رکھے ۔
اور کہے انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ
کن لی کما کنت لمحمد علیہ الصلوۃ والسلام
وارزقنی محبتک اللہم ارزقنی حبک فی
شغفی واجلنی بجلالک وجمالک واجعلنی
من المخلصین اللہم ارحم نفسی بجنابت
ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب
لا تذرنی فردا و
انت خیر
الوارثین

پس در مصلی بایستد مستقبل قبلہ بست ویک۲۱
بار انی وجهت وجهی للذی فطر السموات
والارض حنیفا وما انا من المشرکین بخواند
پس دو رکعت نماز اجلالا للہ تعالے بگزارد
در رکعت اول بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و
در رکعت دوم آمن الرسول تا آخر بخواند بعد
فراغ سر بسجده نهد و این دعا بخواند
اللهم کن لی انیسا فی خلوتی ومعینا فی
وحدتی اللهم اجعل خلوتی هذه موجبة
لمشاهدتک ووفقنی لما تحب وترضی
اللهم انی اعوذ بک من سخطک واسألک
رضاک اللهم جنبنی ان اعبد الهوی
اللهم اکشف الغطاء عن عینی وارفع
الغین عن قلبی حتی اشاهد جمال لا اله الا
الله پس دوگانہ ہاے مذکورین بگزارد و
یک دوگانہ بروح مادر و پدر اگر وفات یافتہ
باشند والا برای سلامتی ایشان بگزارد
و چهار رکعت بیک سلام نیز بگزارد
و در هر رکعتے بعد از فاتحہ پنجاه بار
سورہ اخلاص و پنجگان بار معوذتین تا
در پناه حق تعالے محفوظ ماند و پانصد
بار یا فتاح بگوید بعده در ذکر نفی و
اثبات باراده خاص الخاص یعنی لاموجود
مشغول شود وگاه بذکر اسم ذات با ملاحظہ
ومفہوم ملاحظہ

پھر مصلی پر کھڑا ہو روبقبلہ اکیس ۲۱ بار پڑھے انی
وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین
پھر دو رکعت نماز اجلالا للہ تعالی پڑھے پہلی رکعت
مین بعد الحمد کے آیۃ الکرسی اور دوسری مین الحمد کے
بعد آمن الرسول آخر سورة تک بعد فراغ سجدہ مین جاکے
اور یہ دعا پڑھے اللهم کن لی انیسا فی خلوتی
ومعینا فی وحدتی اللهم اجعل خلوتی هذه موجبة
لمشاهدتک ووفقنی لما تحب وترضی اللهم
انی اعوذ بک من سخطک واسألک رضاک
اللهم جنبنی ان اعبد الهوی اللهم اکشف
الغطاء عن عینی وارفع الغین
عن قلبی حتی اشاهد جمال
لا اله الا الله
پھر دوگانہ جسکا ذکر ہوچکا ہے پڑھے اور ایک دوگانہ
مان باپ کی روح کو جو وفات پاگئے ہون پڑھے اور
نہین تو اون کی سلامتی کے واسطے پڑھے
اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت
مین بعد سورہ فاتحہ کے پچاس بار سورۂ
اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے
تاکہ خدا تعالے کی پناہ مین رہے اور پانسو بار
یا فتاح کہے بعدہ ذکر نفی واثبات ساتھ
ارادہ خاص الخاص یعنے لاموجود کے مشغول
ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے ساتھ
ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور

ودواسطہ مشغول ماند وچنانچہ یک لحظہ از ذکر نفی
واثبات خالی نماند بحدیکہ درحال وضو واکل
درتصور آن باشد مہتر موسی علیہ السلام بحضرت
عزت جل جلالہ مناجات کرد کہ الہی ہمہ اوقات
یاد کردن مے توانم مگر دو وقت یکی در پاخانہ
دوم درحالت جنابت فرمان شد۔ اذکرنی
فی کل حال یعنی یاد کن مرا در ہرحال پس
درین وقت ہم از تصور خالی نباشد کما قالت
عائشۃ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ
یعنی ذکر بر دو نوع است یکے بدل دوم
بزبان واول اعلے است وہمین مراد ست
بحدیث وقولہ تعالے اذکروا اللہ ذکرا
کثیرا وآن آن است کہ فراموش
نکند خدائے تعالی را در ہیچ جائے وبود مر نبی
را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیبے کامل
ازین دو نوع مگر درحالت جنابت مے دخول
خلا پس بدانستی کہ آن حضرت اقتصار
میکرد دران دو حال بنوع آنکہ نسبت
اثر دران در جنابت را یعنی
بدل یاد میکرد وہم
ازین جہت ۔
وقتیکہ بیرون مے
آمدی از خلا
مے گفتی غفرانک پس حالت خلا ہمین ۔

واسطے کے مشغول رہتے چنانچہ ایک لحظہ ذکر
نفی واثبات سے خالی نہ رہتے یہاں تک کہ
وضو کے وقت اور کھانے کے وقت اس
کے تصور مین رہتے مہتر موسی علیہ السلام
نے حضرت عزت جل جلالہ مین مناجات کی
کہ الہی مین سب وقت تجھکو یاد کر سکتا ہون
مگر دو وقت ایک تو پاخانہ کے وقت اور ایک
جب غسل کی حاجت ہو حکم ہوا اذکرنی فی کل
حال یعنی مجھے یاد کر ہرحال مین تو اس وقت
بھی تصور سے خالی نہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کان النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یذکر اللہ فی کل احیانہ
یعنی ذکر دو قسم ہے ایک دل سے دوسرا زبان سے
اور پہلا اعلی ہے اور حدیث شریف مین بھی اسی
سے مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے اذکروا
اللہ ذکرا کثیرا اور وہ یہ ہے کہ فراموش
نہ کرے خدا تعالے کو کسی جائے اور حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونون قسم
مین کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہوتے
بیت الخلا کے سو جان لیا تم نے کہ اوس
وقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک قسم پر اختصار کرتے تھے ایسی قسم پر جس
مین جنابت کو دخل ہی نہین یعنی ذکر دل اور
اسی سبب سے جب بیت الخلا سے باہر آتے
تو فرماتے غفرانک پس حالت خلا مین بھی

فکر و خیال شکستگی خود و پاکی حق تعالے
کافی ست و این عین ذکر ست
بدانکہ ذکر برای کشف قبور اول چون در تربۂ
در آید دو گانہ بروح آن بزرگوار ادا کند
اگر سورۂ فتح یاد باشد در اول رکعت بخواند
و در دوم اخلاص تا آدر ہر دو رکعت پنج بار
اخلاص بخواند و بعدہ قبلہ را پشت دادہ
بنشیند و یکبار آیۃ الکرسی و بعضے سورہا کہ
در وقت زیارت می خوانند چنانچہ سورہ ملک
و غیرہ ذلک بعدہ قل گوید پس از فاتحہ یازدہ
بار سورہ اخلاص بخواند و ختم کند و تکبیر گوید
و بعدہ ہفت کرت طواف کند و دران
تکبیر بخواند و آغاز از راست بکند بعدہ طرف
پایان رخسارہ نہد و بیاید نزدیک روی
میت بنشیند بگوید یارب بست و یکبار
و بعدہ اوّل طرف آسمان بگوید یا روح در
دل ضرب کند یا روح الرّوح مادام کہ
انشراح یابد این ذکر بکند انشاء اللہ تعالی کشف
قبور و کشف ارواح حاصل آید و اما طریق ختم خواجگان چشت قدس اللہ
سرہم کہ از بعض اولاد شیخ نظام نارنولی شنیدہ آنست کہ چون مہمے پیش آید
مردیا وضو کردہ صف زدہ رو بقبلہ بنشیند اول دہ مرتبہ درود بخوانند
بعد ازان سیصد و شصت بار این آیۃ لا ملجأ و لا منجی من اللہ الا الیہ بخوانند
پس ازان سیصد و شصت مرتبہ سورۂ الم نشرح خوانند پس باز دعاء
مذکور سیصد و شصت بار بخوانند پس دہ مرتبہ درود خوانند ختم تمام
کنند و بر قدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند

فکر و خیال کہ شکستگی و آسودگی اپنی اور پاکی
حق تعالی کے کافی ہے اور یہہ عین ذکر ہے
ذکر کشف قبور جان کہ ذکر کشف
قبور کے واسطے اول جب قبر میں آئے
دو گانہ اس بزرگ کی روح کے واسطے پڑھے
اگر سورۂ فتح یاد ہو پہلی رکعت میں پڑھے
اور دوسری میں سورہ اخلاص اور پھر
تو ہر رکعت میں پانچ پانچ بار اخلاص پڑھے
اور پھر قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھے اور
ایک بار آیۃ الکرسی اور بعضی سورتیں جو زیارت
کے وقت پڑھتے ہیں جیسے سورۂ ملک وغیر ذلک بعد
قل کہے بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص
پڑھے اور ختم کرے اور تکبیر کہے بعد سات دفعہ
طواف کرے اور اسمیں تکبیر کہے اور شروع
دائیں طرف سے کرے پھر پاؤں کی طرف رخسارہ رکھے
اور نزدیک میت کے منہ کے بیٹھے اور کہے یارب
اکیس دفعہ بعدہ اول طرف آسمان کے کہے یا روح
اور دل میں ضرب کہے یا روح الروح جب
تک کہ انشراح پائے یہہ ذکر کرے انشاء اللہ تعالی
کشف قبور و کشف ارواح حاصل ہوگا بیان
طریقہ سہروردیہ یہ طریق ملک ہندوستان میں مخدوم
بہاؤ الدین زکریا کی جہت سے شایع ہوا ہے اور
خراسان میں شیخ نجیب الدین برغش کی جہت سے اور
فقیر کو دونوں شیخوں سے ارتباط ہے پس ارتباط
اس فقیر کو

بہر یکے ازین سلسلہا ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر با والد خود ست شیخ عبدالرحیم
قدس سرہ عن الشیخ عظمة اللہ الاکبرآبادی عن
ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالعزیز عن السید
عبدالوہاب البخاری عن السید صدرالدین
راجو قتال عن اخیہ السید جلال الدین مخدوم
جہانیان عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن
ابیہ الشیخ صدرالدین عن ابیہ الشیخ
بہاؤالدین زکریا عن شیخ الشیوخ شہاب الدین
عمر سہروردی و ایضاً این فقیر خرقہ از دست
شیخ ابوطاہر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن
الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالوہاب
الشعراوی وھو لبسہا من ید شیخ الاسلام
زکریا بن محمد الانصاری وارخی لہ العذبة
بلباسہ لہا من ید الشہاب احمد من الفقیہ علی
بن محمد الدمیاطی الشہیر بالزلبانی بلباسہ لہا
من ید الزین بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب
الوصایا القدسیہ بلباسہ لہا من ید الشیخ
نورالدین عبدالرحمن المصری بلباسہ لہا من
ید الشیخ جمال الدین یوسف الکورانی بلباسہ لہا
من الشیخین حسام الدین الشمشیری ونجم الدین
الاصفہانی بلباسہما عن الشیخ نورالدین عبدالصمد
النطنزی بلباسہ لہا عن الشیخ نجیب الدین
علی بن بزغش بلباسہ لہا

اپنے والد شیخ عبدالرحیم قدس سرہ سے اون کو
شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی سے اُن کو اپنے
والد سے اُنکے دادا شیخ عبدالعزیز سے اُن کو
سید عبدالوہاب بخاری سے ان کو سید صدرالدین
راجو قتال سے اُنکو اپنے بھائی سید جلال الدین مخدوم جہانیاں سے اُنکو
شیخ رکن الدین ابوالفتح سے اُنکو اپنے والد شیخ صدرالدین سے اُنکو اپنے والد
شیخ بہاؤالدین زکریا سے اُنکو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی
سے اور ایضاً اس فقیر نے خرقہ شیخ ابوطاہر مدنی کے
ہاتھ سے پہنا ہے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے شیخ احمد قشاشی
سے اونہوں نے شیخ احمد شناوی سے اُنہوں
نے اپنے والد اُن کے دادا شیخ عبدالوہاب شعراوی
سے اور اونہوں نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ
الاسلام زکریا بن محمد الصاحی کے وارخی لہ
العذبة بلباسہ لہا شہاب احمد کے ہاتھ
سے فقیہ علی بن محمد دمیاطی عرف زلبانی سے
اُنہوں نے ہاتھ سے ابوبکر بن محمد خوافی صاحب
وصایا القدسیہ کے اُنہوں نے ہاتھ سے شیخ
نورالدین عبدالرحمن مصری سے اُنہوں نے
شیخ جمال الدین یوسف کورانی کے
اونہوں نے شیخ حسام الدین شمشیری
اور نجم الدین اصفہانی کے بسبب تھنے
شیخ نورالدین عبدالصمد نطنزی کے
اونہوں نے شیخ نجیب الدین علی بن
برغش سے
اُنہوں نے

من المعارف بالله الشیخ شهاب الدین
عمر السهروردی روّح الله روحه وارواحهم
ورحمنا بهم فقد حصل لها وجه ثالث فی
الخرقة السهروردیّة والله اعلم والشیخ
عارف بالله الشیخ شهاب الدین عمر السهروردی
له جهتان احدٰهما انه لبس الخرقة عن عمه
القاضی وجیه الدین عمر بن محمد المعروف بعمویه
بلباسه لها من والده للعمر محمد عمویه بن عبد الله
سعد ومن الشیخ اخی فرج الزنجانی بداحدهما
مشارکة للآخر بلباس ابیه من الشیخ احمد
الاسود الدینوری بلباسه من الممشاد الدینوری
وبلباس اخو الفرج الزنجانی لها عن ابی العباس
النهاوندی بلباسه من ابی عبد الله محمد
بن خفیف الشیرازی بلباسه من ابی محمد
رؤیم بن احمد البغدادی بلباسهما عن ممشاد
ورویم من سید الطائفة ابی القاسم الجنید
البغدادی والثانیة انه اخذ التلقین عن عمه
ابی نجیب السهروردی عن الشیخ احمد
الغزالی عن الشیخ ابی بکر النساج عن الشیخ
ابی القاسم الکرکانی عن الشیخ ابی العثمان
المغربی عن ابی علی الکاتب عن ابی علی
الرودباری عن ابی القاسم الجنید
البغدادی فی النفحات نقلا عن الفرغانی
شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی
نسبت خرقه را تا ابو القاسم جنید بیش اثبات نکرده است

عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی روح اللہ
روحہ وارواحہم ورحمنا بہم پس تحقیق حاصل ہوئی
خرقہ سہروردیہ کی تیسری وجہ واللہ اعلم اور
شیخ عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے
لئے دو جہتیں ہیں ایک تو اونھوں نے پہنا خرقہ
اپنے چچا قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرف عمویہ
سے اونھوں نے اپنے والد معمر محمد عمویہ بن عبد اللہ
سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی دونوں کے
ہاتھ مشارکت ہیں اونھوں نے اپنے والد شیخ
احمد اسود دینوری سے اونھوں نے ممشاد دینوری
سے اور اخو الفرج زنجانی سے اونھوں نے ابو العباس
نہاوندی سے اونھوں نے ابو عبد اللہ محمد بن خفیف
شیرازی سے اونھوں نے ابو محمد رویم بن احمد
بغدادی سے اور ممشاد اور رویم نے سید الطائفہ
ابو القاسم جنید بغدادی سے اور دوسری جہت
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی یہ ہے کہ اونھوں
نے تلقین پائی اپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے
اونھوں نے شیخ احمد غزالی سے اونھوں نے
شیخ ابو بکر نساج سے اونھوں نے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے اونھوں نے شیخ ابو عثمان مغربی سے
اونھوں نے ابو علی کاتب سے اونھوں نے
ابو علی رودباری سے اونھوں نے ابو القاسم
جنید بغدادی سے نفحات میں فرغانی سے
نقل ہے کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی نے
نسبت خرقہ ابو القاسم جنید تک کی ہے آگے نہیں کی

وازجنید تا مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بصحبت نسبت دادہ است نہ بخرقہ اما شیخ
مجد الدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررہ آوردہ ست
کہ نسبت خرقہ ہا متصل ست بپیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بحدیث درست متصل مفیض انتہے اقول والحق
ما قالہ السہروردی واین فقیر اوراد واشغال
واعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کرد در ضمن
عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاہر عن
ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی عن احمد
القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ
عن جدہ عن الشیخ عبد الوہاب
الشعراوی عن الزین زکریا عن الحافظ
شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی
عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی عن
التقی سلیمان بن حمزۃ المقدسی عن الشیخ
القدوۃ الشیخ شہاب الدین عمر
السہروردی در ضمن وصایاے قدسیہ
رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذکور
الی شیخ زین الدین - دمیاط بکسر الدال
المہملۃ وقیل بکسر الذال المعجمۃ وسکون
المیم وتخفیف التحتیۃ بلد مشہور
کوران بضم الکاف العجمیۃ قبیلۃ
من الاکراد - قطنزی بفتح نون و
طاے
مہملہ

اور جنید سے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
صحبت سے نسبت دی ہے خرقہ سے نہین
دی مگر شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب
تحفۃ البررہ مین لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل
ہے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست
متصل مفیض سے انتہی مین کہتا ہون حق
وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور اس
فقیر نے درود وظیفہ وشغل واعمال طریقہ سہروردیہ
کے اخذ کیے ضمن مین عوارف المعارف کے
شیخ ابو طاہر سے اونھون نے اپنے والد شیخ
ابراہیم کردی سے اونھون نے احمد قشاشی
سے اونھون نے احمد شناوی سے اونھون
نے اپنے والد اون کے دادا سے شیخ
عبد الوہاب شعراوی سے اونھون نے زین
زکریا سے اونھون نے حافظ شہاب الدین احمد
بن حجر عسقلانی سے اونھون نے ابو الحسن
بن ابو المجد دمشقی سے اونھون نے تقی سلیمان
بن حمزہ مقدسی سے اونھون نے شیخ پیشوا
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اور وصایا
قدسیہ کے ضمن مین رسالہ شیخ زین خوافی کا
سند مذکور سے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر
دال مہملہ اور بعضون نے کہا ذال معجمہ اور
سکون میم اور تخفیف یای تحتیہ ایک شہر مشہور ہے
گوران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کردون
مین سے - قطنزی بفتح نون و طاے مہملہ

وسکون نون وکسر زائے معجمہ بزغش
بضم بائے موحدہ وسکون زائے معجمہ و
ضم غین معجمہ وشین معجمہ بضم عین مہملہ وضم
میم مشددہ وسکون واو وتشدید یای تحتیہ
کذا قال ملا عبد الغفور وفیہ نظر بل الظاہر لظر
تخفیف الیاء التحتیہ مثل اہویہ وبدویہ و
غیرہما اخی فرج بفتح فا وفتح رائے مہملہ وجیم
زنجانی بفتح زای معجمہ وسکون نون و
فتح جیم والف ونون مکسورہ ویای نسبت
ونفحات ابو العباس نہاوندی را شاگرد
جعفر خلدی گفتہ است ووی شاگرد
جنید بغدادی است خلد بضم اخاء محلہ بغداد
قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب
الوصایا القدسی ومنہا انہم یوزعون
الاوقات ویصرفون کل وقت بما ہو
اللائق بہ فاذا طلع الصبح الصادق ینبغی ان
یجددوا الشہادۃ ویقولوا اللہم انی
اصبحت اشہدک واشہد حملۃ عرشک
وملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع
خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک
لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک
اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ
ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید
غیری واصبحت مرتہنا بعملی
فلا فقیر

وسکون وکسر زای معجمہ بزغش بضم بای
موحدہ وسکون زای معجمہ وضم غین معجمہ
وشین معجمہ عمویہ بضم عین مہملہ وضم میم مشددہ
وسکون واو وتشدید یای تحتیہ ایسا کہا
ہے ملا عبد الغفور نے اور اس میں کلام
ہے بلکہ ظاہر تخفیف یای تحتیہ کے ہی مانند
راہویہ وبدویہ وغیرہما کے اخی فرج
بفتح فا وفتح راء مہملہ وجیم زنجانی بفتح زای
معجمہ وسکون نون وفتح جیم والف ونون
مکسورہ ویای نسبت اور نفحات میں ابو العباس
نہاوندی کو شاگرد جعفر خلدی کا لکھا ہے اور
وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہیں خلد بضم
خای معجمہ ایک محلہ ہی بغداد میں کہا ہے
شیخ زین الدین خوافی نے کتاب وصایا ر
قدسی میں ومنہا العصم یعنی وہ اپنی اوقات
کو ضبط کرتے ہیں اور صرف کرتے ہیں ہر وقت
اپنا جو اس وقت کے لائق ہو تو صبح صادق
طلوع ہوتی ہے چاہیے کہ تجدید کریں شہادت کی اور
کہیں اللہم انی اصبحت اشہدک واشہد
حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک
وجمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت
وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک
اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ
ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری
واصبحت مرتہنا بعملی فلا فقیر

سلہ اس دعا کا ترجمہ صفحہ ۱۰۵ پر لکھا ہے وہاں دیکھو ۱۲

افقرمني اللهم لا تشمت بي عدوي
ولا تسؤ لي صديقي ولا تجعل مصيبتي
في ديني ودنياي ولا تجعل الدنيا اكبر همي
ولا مبلغ علمي ولا تسلط عليّ من لا يرحمني
اللهم صلّ على محمد وعلى آل محمد وسلّم
ثم يقول اللهم ما اصبح بي من نعمة
او باحد من خلقك فمنك وحدك
لا شريك لك فلك الحمد ولك الشكر
ثلاث مرّات ثم يقول اللهم لك الحمد
حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك
الحمد حمدا لا منتهى له بعد علمك
ولك الحمد حمدا لا منتهى له
دون مشيئتك ولك الحمد حمدا لا اجر
لقائله الا رضاك ولك الحمد طرفة عند
كل عين وتنفس كل نفس ولك الحمد حمدا
يوافي نعمك ويكافي مزيدك ثم يقولوا
سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه
وزنة عرشه ومداد كلماته ما تيسر وان وجدوا
فرصة يقولوا سبحان الله وبحمده اضعاف
ما سبحه وسبحه جميع خلقه وكما يحب
ربنا ويرضى وكما ينبغي لكرم وجه ربنا
وعز جلاله ولا اله الا الله اضعاف ما هلّله و
هلّله جميع خلقه وكما يحب ربنا ويرضى وكما ينبغي لكرم وجه
ربنا وعز جلاله لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اضعاف

افقرمني اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تسؤ لي
صديقي ولا تجعل مصيبتي في ديني ودنياي
ولا تجعل الدنيا اكبر همي ولا مبلغ علمي ولا تسلط
عليّ من لا يرحمني اللهم صلّ على محمد وعلى
آل محمد وسلّم پھر کہے اللهم ما اصبح بي من
نعمة او باحد من خلقك فمنك وحدك لا شريك
لك فلك الحمد ولك الشكر تین مرتبہ کہو پھر کہیں
اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك
الحمد حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا
لا منتهى له بعد علمك ولك الحمد حمدا لا منتهى
له دون مشيئتك ولك الحمد حمدا لا اجر لقائله
الا رضاك ولك الحمد طرفة عند كل عين وتنفس
كل نفس ولك الحمد حمدا يوافي النعم ويكافي مزيدك
پھر کہے سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضاء
نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته جسقدر میسر ہو کہے
جو فرصت ملے تو کہیں سبحان الله وبحمده اضعاف ما سبحه
وسبحه جميع خلقه وكما يحب ربنا ويرضى وكما
ينبغي لكرم وجه ربنا وعز جلاله والحمد لله اضعاف
ما حمده وحمده جميع خلقه وكما يحب ربنا ويرضى
وكما ينبغي لكرم وجه ربنا وعز جلاله ولا اله الا
الله اضعاف ما هلّله وهلّله جميع خلقه وكما يحب
ربنا ويرضى وكما ينبغي لكرم وجه
ربنا وعز جلاله ولا حول ولا قوة
الا بالله العلي العظيم اضعاف ما حمده وحمده
جميع خلقه وكما يحب

ربنا ویرضے

وکما ینبغی لکرم وجہ ربنا وعز جلالہ ثم یصلوا سنۃ صلوٰۃ الصبح رکعتین یقرء فی الاولی بعد الفاتحۃ قل یا ایہا الکافرون وفی الثانیۃ قل ھو اللہ ثم یقولوا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ مائۃ مرۃ او ما تیسر ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما تیسر ثم یقرء الدعاء الماثور بین السنۃ والفرض اللھم انی اسئلک رحمۃ من عندک تھدی بہا قلبی

وتجمع بہا امری وتلم بہا شعثی وتصلح بہا دینی وتقضے بہا دینی وتحفظ بہا غائبی وترفع بہا شاہدی وتبیض بہا وجہی وتزکی بہا عملی وتلھمنی بہا رشدی وترد بہا الفتی وتعصمنی بہا من کل سوء ذکرہ فی العوارف ثم

یصلی الفرض بالجماعۃ ثم یقرء اورادا التے یتضمن الفوائد الکلیۃ معروفۃ محفوظۃ للفقراء ویتعلم منہم ثم یقرء حزب المعہود ثم یشتغل بذکر لا الہ الا اللہ علی الوجہ الذی تلقن وکما قیل لہ بان حرف الذکر تاخذ بجمیع مخارج الحروف ویقول بہمۃ قویۃ بطاطا راسہ الی فوق سرتہ ویخرج لا الہ من ذالک الموضع

. . . .

ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجہ ربنا وعز جلالہ پہر پڑہیں دو رکعت سنت نماز صبح کی پہلے رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور دوسری میں قل ھو اللہ پہر کہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ ایکسو دفعہ یا جسقدر ہوسکے پہر درود پڑہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسقدر ہوسکے پہر پڑہیں دعائے ماثورہ درمیان سنت وفرض کے اللھم انی اسئلک رحمۃ من عندک تھدی بہا قلبی وتجمع بہا امری وتلم بہا شعثی وتصلح بہا دینی وتقضی بہا دینی وتحفظ بہا غائبی وترفع بہا شاہدی وتبیض بہا وجہی وتزکی بہا عملی وتلھمنی بہا رشدی وترد بہا الفتی وتعصمنی بہا من کل سوء اسکو عوارف میں ذکر کیا ہے

پہر فرض جماعت سے پڑہے پہر ورد ایسے پڑہے جنمیں فائدے ہوں کلیہ اور وہ مشہور ہیں اور فقراکو یاد ہیں اونسے سیکھے پہر پڑہے حسب معمول پہر مشغول لا الہ الا اللہ کے ذکر سے جس طرح تلقین کیا ہے اور جیسا کہدیا ہے اوس سے کہ حروف ذکر کے مخرجوں سے حرفوں کے نکالے اور خوب ہمت سے کہے سرکو جہکائے اوپر ناف کے اور وہانسے لا الہ نکالے .

وهو محل ظهور النفس فاذا لا اله الى
المنكب الايمن ناظرا لقلبه الى كبرياء الله
وعظمته لتصفوا النفس ويميل راسه
الى الجانب الايسر ويضرب الا الله بالشدة
القوى على القلب اللحمى الصنوبرى
الشكل المودع فى الجانب الايسر تحت
الثدى الايسر بجنب عظمة الصدر
بحيث تؤثر فى القلب وتصل حرارت
نار الذكر الى القلب وتذوب الشحمة
التى فوق القلب ولها رائحة مخصوصة
عند الاحتراق والذوبان وتتبع
تلك النار نور فالذكر نار والنور ثمرة
تجلى ونوره يجلى فاذا اثر ناره ونوره
فى جوف القلب فى الدم الغليظ الذى
فى وسط القلب وهو منبع الحيوة الحيوانية
ومنه تجرى انهار الدم فى الشرائين
الى الاعضاء تصرف فى البخار اللطيف
الذى يركب الدم السارى فى الاعضاء
وذلك البخار هو الروح الحيوانى وهو
النفس الانسانية التى هى مركب
الروح الانسانى فاذا تصرف الذكر
فى ذلك البخار فقد تصرف فى النفس
والنفس سارية فى جميع البدن ۔۔۔

اور وہی جگہہ ہے ظہور نفس کی کھینچکر لائے
لا الہ کو داہنے مونڈھے تک نظر کرتا ہوا
ولیے اللہ کی کبریا و عظمت کو تاکہ صاف
ہووے نفس اور میل دے سر کو بائین طرف
اور الا اللہ کی ضرب خوب شدت سے قلب
لحمی صنوبری پر کہ بائین طرف بائین پستان کے
نیچے سینہ کے برابر ہے لگائے ایسی حیثیت
سے کہ قلب مین اثر ہو اور وہ ذکر کے آگ کی حرارت
قلب کو پہنچے اور پگھلجائے چربی جو دل پر
ہے اور اوسکی ایک خاص بو ہے جلنے
کے وقت اور پگھلنے کے وقت اور اس
آگ کے پیچھے نور ہے تو ذکر کے لئے نار
ہی ہے نور ہی ہے اوسکی نار خالی کردیتی
ہے اور اوس کا نور آراستہ کردیتا ہے
تو جب اثر ہوتا ہے نار اور نور کا قلب کے
درمیان بیچ گاڑھے خون کے جو وسط
قلب مین ہے اور وہ منبع ہے حیات حیوانیہ
کا اور وہین سے جاری ہین نہرین خون کی
شرائین مین سب اعضا کی طرف تو وہ نار
تصرف کرتی ہے بخار لطیف مین جو مرکب کرتا
ہے خون سرایت کرنیوالیکو اعضا مین اور وہ بخار
ہے روح حیوانی ہے اور اور وہی نفس انسانیہ ہے
جو مرکب ہے روح انسانی کا پس جسوقت تصرف کیا
ذکرنے اوس بخار مین تو بیشک تصرف کیا
نفس مین اور نفس سارے بدن مین سرایت

فيتحلل اعضاء البدن بتاثير الذكر وتتاثر النفس بنار الذكر ونوره وكما قلنا ان ناره تخلي ونوره تحلي فيتبدل ظلمات النفس بالانوار وتزول عنها الاخلاق المذموم ويتحلى بالاخلاق المحمودة فيتخلص القلب من ظلمات النفس ويزداد القلب نورا على نور فيستعد بفيضان انوار صفات الرب تعالى وعلى قدر الملازمة تظهر النتيجة وسيجيء مزيد بيان للذكر وانواره واحوال تقلبات القلب واثار تغيراته ان شاء الله تعالى وينبغي ان يحضر النفس على القلب ويجعل هاء الا الله دائرة يطبقها على دائرة القلب بالقوة ويكون جانب الاثبات اكثر ملاحظة من جانب النفي وينوي المبتدي بكلمة لا اله الا الله لا معبود غير الله والمتوسط ينوي لا مطلوب ولا مرادا ولا مقصود الا الله واذا وجد في القلب محبة مخلوق ممن ليس وساطة بينه وبين الله تعالى ينوي لا محبوب الا الله وينبغي ان يكون صادقا في المعاني الثلاثة في النفي والاثبات

کئے ہوئے ہیں پس تحلیل ہوتے ہیں اعضاء بدن کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے کہا ہے کہ اس کی نار خالی کرتی ہے اور اس کا نور آراستہ کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس کی ظلمتیں انوار سے اور بری عادتیں زائل ہو جاتی ہیں اور آراستہ ہو جاتا ہے اچھے اخلاق سے تو خلاص ہو جاتا ہے قلب ظلمات نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور پس مستعد ہو جاتا ہے فیضان انوار کا صفات الٰہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا ہے اور قریب آئیگا زیادہ بیان ذکر کا اور اس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہیے کہ حاضر کرے نفس یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے ہا کو ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا ہو جائے قوت سے اور اثبات کی جانب ملاحظہ زیادہ ہو نفی کی جانب کے ملاحظہ سے اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا الہ الا اللہ سے لا معبود غیر اللہ اور متوسط نیت کرے لا مطلوب یا د لا مراد یا لا مقصود الا اللہ اور جس وقت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے جو اللہ اور اسکے درمیان میں واسطہ نہو تو نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہیے کہ سچا ہو تینوں معنی میں بیچ نفی اور اثبات کے

تخلص بهمته نفسه من المتعلقات
بالكائنات والميل الى المشتهيات و
المستلذات التى هى المعبودات الباطلة
ومن الميل الى المكشوفات الكونية والكرامات
العيانية فلا طائل تحتها ويطلب الحق
وحده وينزه طلبه من المزج بهوى
النفس فان الميل الى الكشوفات الكونية
والكرامات من جملة هوس النفس
وهواها ومن التفت اليها وكان مقصده
ومطمح نظره فى ذكره ذلك فهو مدرج
فيما بين الممكورين بل ان وقعت بلا طلب
يخاف عليه من الاستدراج قال بعض
الكبار اذا دخل شخص سالك فى بستان
وقال طيور اشجار ذلك البستان بالسنتهم
السلام عليك يا ولى الله فان لم يفطن
انه مكور به فقد مكر به وهو لم يشعر
وجميع المرشدين نفروا المريدين من
الميل الى الكرامات العيانية وقالوا انها
حيض الرجال ثم اذا تنور القلب بانوار الوحدانية
المودعة فى ملازمة ذكر لا اله الا الله وانعكست
تلك الانوار على صفحات الكائنات
من جميع الاقطار يرى الذاكر ان هذه
الوجودات ما كانت حقيقة وانما
هى مجازية ممكنة غير واجبة ويشاهد
الوجود للحق الواجب الازلى الابدى

خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو متعلقات
دنیا سے اور مشتہیات اور مستلذات سے بچے کہ
یہی ہین معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف
وکرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور
پاک کرے طلب کو ہوائے نفس سے کیونکہ
کشف وکرامات بھی نفس کی ہوا اور خواہش
کی قسم سے ہین اور جس نے ان کی طرف التفات
کیا اور اسکو مدنظر کرین اور اوسکا مقصد ذکر سے
بھی ہو تو وہ ممکورین مین درج ہے بلکہ اگر واقع
ہو بلا طلب کے تو اس پر استدراج کا خوف
ہے بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ سالک جب
باغ مین جائے اور درختون کے پرند اوس باغ
مین اپنی زبان مین کہین کہ السلام علیک یا ولی اللہ
تو اگر وہ نجانے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق یہ اس کے
ساتھ مکر ہے اور اوسے شعور نہین اور سب مرشد
مریدونکو نفرت دلاتے رہے ہین کرامات عیانیہ
کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردون کا
حیض ہے پھر جب منور ہو جاتا ہے قلب انوار
وحدانیت سے جو امانت ہے ملازمت ذکر مین
لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہین
انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو
دیکھتا ہے ذاکر کہ وجودات جو یہ ہین ان کی
حقیقت نہین یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر
واجبہ ہین اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق
کا جو واجب ازلی ابدی ہے ۔ تو

ثم به يقول لا اله الا الله وينوي لا
موجود الا الله اي الوجود الحقيقي لا يزال
يكرر لا اله الا الله بهذا المعنى حتى يضمحل
جميع ظلمات الكائنات في نظر شهوده و
يظهر نور التوحيد وههنا مزال الاقدام
تتبين من بعد ان شاء الله تعالى وبعض الذاكرين
فهموا من قول المشائخ بحصر النفس على القلب
لوصول حرارة النفس الى القلب ان لا يتنفس
الذاكر ويضبط نفسه حتى يعدهم بين ذلك الانفاس
فقد توهموا ذلك وليس المراد من حصر
النفس ما توهموا بل ذلك صفة الهنود
من الجوكية المرتاضين ولهم فيها مقاصد
دنيوية فيجتنب السالك من ذلك ويفعل
ما قلنا ويخلي النفس بروحه ويجيء بلا اعتداد
به ثم المبتدي لا يقدر على ملاحظة
معنى الاحسان مع ملاحظة معنى الذكر
فيحضر بالبال اولا معنى الذكر ويكرره
على قلبه مرارا حتى اذا اثر معنى الذكر
في القلب ثم بلاحظة معنى الاحسان
يذكر كانه يراه ثم اذا برق بارق
من سحاب الكرم ولمع من ضياء شمس
الغيب يتوجه بسره للشاهدة
من غير تحديق النظر اليه بل بطرف
اجلالا وتعظيما ونعمرها قال بعض
المشاهدين من اشتياقه فاذا بدا

اس حال میں کہے لا اله الا الله اور نیت
کرے لا موجود الا الله یعنے وجود حقیقی
ہمیشہ تکرار کرے لا اله الا الله کی اسی معنے
سے یہانتک کہ مضمحل ہو جائے سب ظلمات
کائنات کے اوس کی نظر شہود میں اور ظاہر
ہو نور توحید کا اور یہاں پانوں پھسلنے
کی جائے ہے سو انشاء الله بعد میں بیان
ہوگی اور بعض ذاکرین یہہ سمجھے ہیں مشائخ
کے اس قول سے کہ حصر نفس کرے
قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے
قلب کے طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور
سانس کو ضبط کرے یہانتک کہ بعضے
گننے میں سانس کتنے ضبط ہوئے
سو یہہ اونکو وہم ہوا ہے حصر نفس سے یہہ مراد نہیں
جو اونکو وہم ہوا بلکہ یہہ تو ہندو جوگیوں کا کام
جو ریاضت کرتے ہیں اونکی اسمیں دنیا کی مقصد
ہیں سالک کو چاہئے اس سے احتراز کرے اور
وہی کرے جو ہمنے کہا ہے اور سانس کو چھوڑ دے
راحت میں اور شمار نکرے پہر مبتدی قدرت نہیں
رکہتا کہ ملاحظہ کرے معنے احسان کے ساتھہ
ملاحظہ معنے ذکر کے پس خیال کرے دل میں اول
معنے ذکر کے اور اوسے بار بار دل میں گذارے یہانتک
کہ جب اثر کر جاے معنے ذکر کے قلب میں تو اسوقت ملاحظہ
کرے معنی احسان کے ذکر کرے کانہ یراہ پھر جب
چمکے بجلی ابر کرم سے اور آفتاب غیب کی شعاعیں ہوں

اطرقته جل له من اجلاله فذكره في
ذالك الوقت المشاهدة وقد قال
سبحانه اذا رأيتني فلا تذكرني واذا لم
ترني فلا تفارق اسمي ولم يكن هذا المقام
مقام مرابسط هذه المعنى وكانت موعودة
لما يجئ بعد ان شاء الله تعالى ولكن الكلام
يجر الكلام ثم اذا ذكر ذكرا كثيرا وارتفعت
الشمس قدر رمح او رمحين وحصل له الكلال
ترك الذكر فيراقب المذكور ويلاحظه
اولا نظره تعالى الله عن جميع جوانب ذرات
وجوده ويجعل ذاته محاطا بنظره تعالى
فانه في الجهة والله سبحانه منزه عن
الجهة فلا يمكن له ان يتوجه الى جهة
ما ولكن اذا لاحظ نظره تعالى اليه
عن جميع جوانبه يصغر وجوده و
كلما يصغر وجوده يبقى ذالك النظر
وهو يفر الى جواره حتى لا يبقى له مقر
وان الى ربك يومئذ المستقر ثم
اذا ارتفعت الجسمية وتلاشت
الجهات يلاحظه . . . :

. . . .

اوس وقت متوجہ ہوا اپنی سر سے واسطے
مشاہدہ کے سوا خوب طرح دیکھنے کی بلکہ
سر جھکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے
اور کیا خوب کہا ہے بعضے شاہدہ کرنیوالون نے
کہ مین اوسکا اشتاق تہا جب وہ ظاہر ہوا مین نے
سر جھکا لیا اوسکے جلال سے اوسکی تعظیم کے
واسطے اور تحقیق کہا ہے اللہ تعالے نے
جب تو مجھے دیکھے تو مرا ذکر نکر اور جب نہ دیکھے
تو میری نام سے جدا نہو اور یہ مقام ان باتونکے
ذکر کا نہ تہا انکا تو وعدہ ہی آگے بیان کرنے کا
انشاء اللہ لیکن بات مین بات نکل آتی ہے پھر جب اوسنے
ذکر بہت کیا اور آفتاب بلند ہوا بقدر ایک نیزہ کے
یا دو نیزہ کے اور اوسکو ماندگی ہوئی تو ترک کرے ذکر کو
اور مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظ کرے پہلے اللہ
تعالے کی نظر اپنی طرف اپنے وجود کے ذرہ ذرہ کیطرف
اور اپنے تئین اللہ تعالے کی نظر مین احاطہ کئے ہوئے
جانے کیونکہ یہ جہت مین ہے اور اللہ تعالی جہت سے منزہ ہے
تو ممکن نہین کہ متوجہ ہو کسیطرف لیکن جب ملاحظ کریگا نظر
اللہ تعالی کی اوسکی طرف سب جانب سے صغیر معلوم ہوگا
وجود اپنا اور جب صغیر معلوم ہوا اپنا وجود پیچھے ہوگی
اوسکی وہ نظر اور وہ بہاگیگا اوسکی وجود کیطرف یہانتک
کہ اوسکی واسطے باقی نہین رہیگا کوئی ٹہکانا بہاگنے کا
وان الی ربک یومئذ المستقر پھر جب اوٹھ
جائینگے جسمیت اور نابود و نیست
ہو جائینگے جہتین تو ملاحظہ کریگا

قرب الصفات ولا يحتاج الى التكلفات
فعوالم الارواح منزه عن الجهات
فيدرك قربه تعالى بالمعنى والصفة
ثم يترقى الى ما فوق ذلك ثم اذا تحرك
الخواطر يدعو بهذه الدعوة
اللهم انى اعوذ بك من تفرقة القلب
اللهم اجعلنى فارغ القلب مجموع الهم
بحيث لا يخطر فى قلبى سواك يحفظه
منهم ثم يصلى ركعتى الاشراق يقرأ فى الاولى
بعد الفاتحة الله نور السموات والارض الى
بكل شىء عليم و فى الثانية اذن الله ان ترفع
الى بغير حساب ثم يذكر مرات ويدعو
ثم يشتغل بقرءة القرآن بالتامل والاتعاظ
والترتيل والاحتفاظ كانه يقرأ على الله او
كان الله يتكلم معه حاضر القلب داعيا
مصغيا متادبا متخشعا ويقرأ مقدار
حزب او حزبين ولا يكون فى قيد الاكثار
بل فى قيد الاتعاظ والاعتبار فرب
قارى القرآن والقرآن
يلعنه لانه لا يصحح الحروف
ولا يراعى الوقوف
ولا يتعظ بمواعظه
ولا يتفكر
فى امثاله
وزواجره

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں
ہے کیونکہ عالم ارواح منزہ ہیں جہتوں سے
تو ادراک کریگا قرب اللہ تعالیٰ کا ساتھ معنے
اور صفت کے پھر ترقی کریگا اس کے فوق کی
طرف پھر جب حرکت کرینگے خطرے یہ دعا پڑھے
اللهم انى اعوذ بك من تفرقة القلب اللهم
اجعلنى فارغ القلب مجموع الهم بحيث
لا يخطر فى قلبى سواك   پھر پڑھے نماز
اشراق دو رکعت پہلی میں الحمد کے بعد
الله نور السموات والارض بكل شىء عليم
تک اور دوسری میں   اذن الله ان ترفع بغير
حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا مانگے
پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے تامل
کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور
ترتیل کے ساتھ اور حفاظت و ادب کے
ساتھ اس طور کہ گویا اللہ تعالیٰ کے آگے
پڑھ رہا ہے اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کر کے
دعا کرتا ہوا اور سنتا حال اور ادب کرتا ہوا اور
خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سپارہ
یا دو سپارہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال نہ
کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت
قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے
ہیں اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے اسلیے کہ وہ حروف
صحیح نہیں کرتے اور وقفوں کی رعایت نہیں کرتے ہیں اور نہ
عبرت پکڑتے ہیں اور نہ انکی مثلوں میں اور زجروں میں

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلوة الضحى
ركعتين او اربعا يقرأ فيها بعد الفاتحة و
والضحى والم نشرح وفي الاربع اياهما و
السورتين قبلهما والشمس والليل و
يقتصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجا
اليه للتعليم بخالص النية وتخلص من
شوائب النفس ويعلم الله من العلوم
التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجا اليه
وان كان ذكيا قابلا لاستخراج من الكتاب و
السنة من الاصطلاحات ايضا
قدر ما يحتاج اليه لا الفضول ولا الزوائد
مما يفتخر به على الاقران ويتقرب به الى
السلطان نعوذ بالله من الخذلان والخسران
ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي
تقدمت وبالوصف الذي ذكر وراعى
الادب كما ذكرنا ينام قيلولة تعوّنا على
قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضأ
وصلى ركعتين شكرا لله تعالى ويشتغل
بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا زالت
يصلي اربع ركعات تطوعا بسلام واحد
شافعيا كان او حنفيا كذا صلى رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ فيهما
بعد الفاتحة ما تيسر له حزبا او اكثر او
اقل وان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل
ركعة ثلاث مرات آية الكرسي ثم يصلي

فکر کرتے ہین پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نماز چاشت
پڑھے دو یا چار رکعتین ان مین الحمد کے بعد والضحی
والم نشرح پڑھے اور جو چار پڑھے تو اور دو سورتین
جو ان سے پہلے ہین والشمس اور واللیل پڑھے
الحمد کے بعد اور اسقدر پر بس کرے جو لوگ اوس
سے حاجت رکھتے ہون علم پڑھنے کی نیت خالص
کرے اور نفس کی آسودگیون سے پاک ہو اور
اللہ کے واسطے پڑھاوے وہ علم جسکا ذکر پہلے ہو چکا
ہے اور جو ہوذکی قابل کہ قرآن وحدیث سے اصطلاحین
نکالے تو جسقدر کی حاجت ہو اور فضول اور زواید
ہو کہ اپنے ہمسرون پر فخر کرے اور اوس سے بادشاہ
کا تقرب حاصل کرے نعوذ باللہ من الخذلان والخسران
پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اوس نیت سے
اور اوس وصف سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو سو
رہے قیلولہ کرے کہ رات کے جاگنے کی مدد ملے
پھر جب جاگے اوٹھے اور وضو کرے اور دو رکعتین
شکر اللہ کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو یہان
تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب زائل
ہو چار رکعتین نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ
شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور پڑھے ہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون
مین پڑھے بعد فاتحہ کے جسقدر ہو سکے ایک
سپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ ہو نو
ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد تین دفعہ آیۃ الکرسی
پھر پڑھے

سنة الظهر اربعا ثم يصلي الفرض بالجماعة ثم يصلي السنة ركعتين ثم يصلي ركعتين اخريين ثم اذا كان له هم معيشي او مطالعة او كتابة يشتغل به الى العصر ثم يصلي سنة العصر اربع ركعات ثم يصلي الفرض مع الجماعة ثم يقرأ الحزب المخصوص من الاذكار ثم يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى وقت الغروب وان فرغ والشمس بعد ما غربت يشتغل بالتسبيح والاستغفار ثم يصلي المغرب بالجماعة ويصلي ركعتي السنة ثم يصلي ركعتين لبقاء الايمان يقرء في كل منهما بعد الفاتحة اية الكرسي مرة وقل هو الله احد والمعوذتين كل واحدة مرة ثم اذا سلم يصلي على النبي صلى الله عليه واله وسلم عشر مرات ثم يدعو بهذا الدعاء ثلث مرات اللهم اني استودعك ديني فاحفظه على في حيوتي وعند وفاتي وبعد مماتي ليثبته الله تعالى على الايمان ويامنه من النزاع والخذلان كذا افادنا شيخنا قدس الله سره ثم اذا كان طالب العلم يشتغل فيما بين العشائين بالمطالعة او التكرار ولا يتكلم في هذا الوقت فان الكلام فيه يكدر القلب ويذهب نضارة الوقت

چار سنت ظہر کی - پھر فرض جماعت کے ساتھ پھر دو رکعتین سنت پڑھے - پھر دو رکعتین نفل پڑھے - پھر جو اوس کو کاروبار معاش کا ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو یا کتابت کرنی ہو اوس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک پھر چار سنتین عصر کی پڑھے - پھر فرض پڑھے جماعت سے - پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار مین سے پڑھے پھر مشغول ہو ذکر لا الہ الا اللہ سے جیسے ہم ذکر کر چکے ہین غروب آفتاب تک اور جو پہلے فارغ ہو جاوے تو مشغول ہو تسبیح و استغفار سے پھر مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتین پڑھے پھر دو رکعتین بقاے ایمان کے واسطے پڑھے الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک دفعہ دونون مین اور قل ہو اللہ اور معوذتین بھی ایک ایک دفعہ دونو رکعتون مین پھر سلام پھیر کر دس بار درود شریف پھر دعا مانگے تین بار یہ دعا مانگے اللہم انی استودعک دینی فاحفظہ علی فی حیوتی و عند وفاتی و بعد مماتی تاکہ ثابت رکھے اوس کے تئین اللہ تعالی اوپر ایمان کے اور امن مین رکھے جانکنی اور عذاب و رسوائی سے ایسا ہی افادہ فرمایا ہے ہمکو ہمارے پیر قدس اللہ سرہ نے پھر جب کہ طالب علم ہو تو مطالعہ مین مشغول ہو مغرب سے عشا تک یا تکرار علم مین اور کلام نہ کرے اوس وقت مین کہ اس وقت مین بات کرنے سے قلب مکدر ہوتا ہے اور تر و تازگی وقت کی جاتی رہتی ہے

فلا یصفو الی آخر اللیل وکذا فیما بعد العشاء
الآخر لا یتکلم البتة الا اذا عرض عارض
شرعی فذالک لا یضره اذا کان مفتقرا علی
قدر الحاجة وان لم یکن طالب العلم
فالاولی له الاشتغال بذکر لا اله الا الله
علی الوصف الذی تعلم فان الذکر فی هذا
الوقت یصفی قلبه عما طرء علیه من
امور الطبیعة فی النهار فتهیأ بالصفاء
للحضور فی ما یعمل باللیل ثم یصلی سنة
العشاء اربعا ثم یصلی الفرض بالجماعة
ثم یصلی اربعا السنة وان شاء رکعتین
ثم اذا عاد الی منزله یصلی اربع رکعات
بسلام واحد یقرء بعد الفاتحة فی
الاولی آیة الکرسی وفی الثانیة امن الرسول
الی آخر وفی الثالثة اول سورة الحدید الی
علیم بذات الصدور وفی الرابعة آخر
سورة الحشر من لو انزلنا ثم یشتغل
بالذکر ویراعی الوظیفة علی ما شاهد
اعنی یقرء سورة الفاتحة ثلاث مرات
ثم یشتغل بالذکر مع الفقراء ان کانوا
والا وحده ثم اذا وجد قلبه الحظ و
مل النفس یراقب المذکور ثم اذا تحرکت
الخواطر یدعو الدعاء المذکور ویشتغل
بالصلوة علی النبی صلی الله
علیه واله وسلم مائة مرة ثم یصلی

تو صاف نہیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور
اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ باتیں کرے مگر
شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں
اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم نہ ہو تو اسکو
بھی اولی ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو
اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اسوقت ذکر قلب
کو صاف کرتا ہے امور طبیعیہ سے جو دن میں
گذرے ہیں تو آمادہ ہو جاتا صفا کے ساتھ واسطے
حضور کے جو عمل شب کو کریگا پھر چار سنتیں عشا
کی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے پھر چار
سنتیں اور چاہے دو سنتیں پھر جب اپنے
مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام
سے الحمد کے بعد پہلی میں آیۃ الکرسی اور دوسری
میں آمن الرسول آخر سورہ تک اور تیسری میں
اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک
اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا لو انزلنا سے
پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت رکھے وظیفہ کی
جیسا مشاہدہ کیا ہے یعنی سورہ فاتحہ تین بار
پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقرا کے
جو ہوں تو نہیں تو اکیلا ذکر کرے پھر جسوقت
اسکا قلب حظ پائے اور نفس ملول ہو مراقبہ مذکور کرے
پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے۔
جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ایک سو مرتبہ
درود شریف پڑھے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
و اصحابہ وسلم پر پھر درود شریف پڑھے۔

على جبرئيل وميكائيل واسرافيل
وعزرائيل وحملة العرش والملائكة
المقربين وعلى جميع الانبياء و
المرسلين ثلث مرات على ما رأى
في مجالس الفقراء ثم يستغفر الله سبعين
مرة بلاحظ في الاستغفار تراته وغفلاته
اليومية او السابقة ثم يدعو ويقرأ شيئا
من القران بوالديه ثم لشيخه ولاستاذه
ثم لاصحابه واخوانه ويروح ارواح المؤمنين
والمؤمنات تكبيرة ثم يصلي على
النبي صلى الله عليه واله وسلم على
ما يرى من الفقراء ثم اذا كان طالب العلم
وكان الفصل شيئا يشتغل بالمطالعة
الى غلبة النوم وان كان سالكا يشتغل
بذكر لا اله الا الله الى غلبة النوم فاذا
غلبت النوم لا يدافعه لان لانه يضره
في تهجده بنا مرتبة العون على العبادة
ولايقاع حق النفس حاضرا بقلبه ناظرا
الى نظر الله تعالى اليه مستحيا منه
ان يمد رجليه بين يديه عاجلا
نفسه كانها تموت مسلما روحه الى الله
تعالى ممتثلا امره تعالى قم
الليل الا قليلا ويقرأ اية الكرسي وامن
الرسول واخر سورة الكهف من ان
الذين امنوا وعملوا الصالحات.

جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل حاملین
عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیا ومرسلین
پر تین مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسوں میں فقرا
کے پھر ستر دفعہ استغفار پڑھے اور خیال کرے
اپنی سستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا
مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف میں سے
والدین اور پیر واستاد اور اپنے یاروں اور
بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین اور
مومنات کے روح کو بخشے ثواب تکبیر اور درود
شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقرا سے پھر جو
طالب علم نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو
سالک ہو تو ذکر لا الہ الا اللہ سے مشغول ہو
نیند کے غلبہ تک اور جب غلبہ کرے نیند تو اوس کو
دفع نکرے۔ نہیں تو تہجد کو ضرر کرے گی۔ سو
یہ نیت کرکے عبادت پر مدد کی اور نفس کے
حق ادا کرنے کے حاضر ہو دل سے اور اللہ
تعالی کی نظر کر نیکو دیکھتا ہوا اور اوس سے
شرماتا ہو کہ اوس کے سامنے پاؤں پھیلاتا ہے
ایسی صورت سے جیسے مرتا ہے اور روح
کو اللہ کو سونپتا ہے اوس کا حکم بجالاتا
ہے کہ قم اللیل الا قلیلا
اور پڑھے آیۃ الکرسی اور
آمن الرسول اور آخر سورہ
کہف ان الذین آمنوا وعملوا
الصالحات سے

ویتشہد ویقول باسمک اللھم وضعت جنبی وبک ارفعہ اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک ویکون فی ھمتہ ان یقوم ویقول اللھم ایقظنی فی احب الاوقات الیک واشغلنی بطاعتک فیہ فاذا نبہہ اللہ تعالی ینبغی ان یقوم ویذکر اللہ تعالے ویقول الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا ورد الینا ارواحنا والیہ البعث والنشور ویسبح اللہ تعالی ویستغفرہ ویتوضأ ویصلے رکعتین ثم ینظر الوقت فان کان یجد یری فضل اللہ تعالی ومنتہ علیہ ان ایقظہ فی وقت یقدر علی استیفاء حق التہجد فلیبتدی بالتہجد یصلے رکعتین بایۃ الکرسی وامن الرسول ثم یسبح مرارا ویذکر مرارا ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ثم یصلی رکعتین طویلتین یقرأ فیہا سورتی السجدۃ والدخان ثم یصلی اخریین بسورۃ یس وانا فتحنا وسورۃ الزمر وسورۃ الحدید وای سورۃ شاء ثم یصلی اخریین بسورۃ الملک والمزمل ثم یصلی اخریین بسورۃ طہ تماما وبعضا ثم یوتر بسبح اسم وقل یا ایہا الکفرون وقل ھو اللہ احد ویجمع فی دعاء القنوت بین قول الحنفیۃ والشافعیۃ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ثم یشتغل بالذکر علی ما نعلم الی السحر الاولے

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے باسمک اللھم وضعت جنبی وبک ارفعہ اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک اور اس کے ارادہ میں ہو کہ اٹھیگا اور کہے اللھم ایقظنی فی احب الاوقات الیک واشغلنی بطاعتک فیہ پھر جب اسکو بیدار کرے اللہ تعالی تو چاہیے کہ کھڑا ہو جاوے اور اللہ کا ذکر کرے اور کہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا ورد الینا ارواحنا والیہ البعث والنشور۔ اور سبحان اللہ کہے اور استغفار پڑھے۔ اور وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت ہے کہ تہجد ادا کر سکتا ہے تو شروع کرے تہجد دو رکعتیں پڑھے ایۃ الکرسی اور امن الرسول کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور ذکر کرے کتنی بارا اور درود شریف پڑھے پھر دو رکعتیں پڑھے بڑی دونوں میں سورہ سجدہ اور سورہ دخان پڑھے پھر دو اور پڑھے سورہ لیس اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید یا جون سی سورہ چاہیے پھر اور دو رکعتیں پڑھے سورہ ملک اور مزمل پھر اور دو رکعتیں سورہ طہ تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سبح اسم اور قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ اور جمع کرے دعا قنوت میں حنفیہ وشافعیہ کا قول پھر درود شریف پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو جو جانتا ہی اول سحر تک

یعنی نیند ایک نام ہے یعنی نیند اور بیداری بیچ میں اور اٹھنے اور جسم کے بیچ ... میں ... اس ... پہلے ... یعنی بیداری ... یعنی ... اور اس ... ۱۲ ... اس کے ... زندہ کیا ... اور پھیر دی ہماری روحیں بعث اور نشور اسی کی طرف ہے۔

وهو السدس الباقي من الليل ثم يستغفر
الله لنفسه ولوالديه ولجميع المؤمنين و
المؤمنات والمسلمين والمسلمات والاحياء
منهم والاموات فيكون مؤديا بهذا
الاستغفار جميع حقوق المؤمنين و
المؤمنات ثم اذا قرب الصبح يدعو بدعوات
يليق باصحاب المحبة وارباب الهمم
العليّة فان ذلك الوقت وقت خاص
يستجاب فيه الدعوات فيدعو ما يلهمه
الله تعالى بمقتضى مقامه ويحترز طالب
الحق في الادعية عن الطلبات الدنيوية بل
والدعاء لامتثال امره اذ قال ادعوني
استجب لكم وللتمكن واظهار الذلة و
الافتقار اذ قال بمقتضى كرمه وجوده
على لسان نبيه صلى الله عليه وآله وسلم
من لم يسأل الله من فضله غضب
عليه والا فكرمه ولطفه كاف وجوده
وغناه واف اوجدنا ولم نك شيئا
واسبغ علينا نعمه ظاهرة و
باطنة من غير استحقاق ولا سابقة
خدمة وطاعة فهو
الآن يمن علينا وفي الآتي
يمن علينا ان شاء الله تعالى
بفضله وكرمه
ولكن

اور وہ چھٹا حصہ شب کا باقی ہے پھر مغفرت
چاہے اللہ سے اپنے لئے اور اپنے والدین
اور جمیع مومنین و مومنات کے اور مسلمین و
مسلمات زندہ اور اموات کے واسطے تو ادا
ہوجاتے ہیں اس استغفار سے جمیع حقوق مومنین
و مومنات کے پھر جب صبح قریب ہو تو دعا
کا ایسے جو لائق ہے اصحاب محبت اور عالی
ہمتوں کے کیونکہ یہ وقت وقت خاص دعا
کے قبول کے واسطے ہے تو دعا کرے وہ جو
اللہ کی طرف سے الہام ہو موافق اپنے مقام
کے اور طالب حق کو چاہیے کہ دعا میں بچے ایسے
ایسی دعاؤں سے جو کمینہ ہیں بہت اور دعا امر
کے فرمان بجا لانے کے واسطے ہے کہ اوسنے
فرمایا ہے ادعونی استجب لکم اور واسطے
تمکن اور اپنی ذلت و محتاجی ظاہر کرنے کو کیونکہ
اوس نے اپنے کرم و بخشش کی راہ سے کہا ہے
اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان
مبارک پر جو اللہ سے نہ سوال کرے اس شخص
سے خدا غصہ ہوتا ہے اور نہیں تو اس کا لطف
وکرم کافی ہو- اور اس کی بخشش و غنا وافی ہے
ہمکو ہست کر دیا حالانکہ ہم کچھ بھی نہتھے اور ہم پر
بڑی نعمتیں ظاہر و باطن کی فراخ کیں- ہمارا کچھ
استحقاق نہ تھا نہ کوئی سابقہ خدمت و عبادت تھی
اب بھی اوسکا ہم پر احسان ہے اور آئندہ بھی
انشاء اللہ تعالی بفضلہ وکرمہ- لیکن جانس کی

مقتضى حكمته ان يتعبد بالطاعات
وعبادات واذكار وادعية واستغفار
ليزيدنا بفضله من فضله ومن ظهر
عليه اسرار صفاته الازلية الابدية
عرف ان الامور التي وقعت وتقع في
في جميع الكائنات والاوامر والنواهي
التي صدرت في التعبدات هي مقتضيات
الصفات الثابتة للذات ازلا و ابدا
فلا يطلب الحجة والبرهان واظهر
التسليم والاذعان يصل ان شاء الله
تعالى الى مراتب كمال الايمان والاحسان
والعرفان ثم اذا طلع الصبح الصادق
يفعل ويقول ما تقدم ذكره والحمد لله
على التوفيق اما طريقه كبرويه شعب وبسيار
ست شهر آنها امروز در ترکستان وکشمیر وغیره
آن شعبه امیر سید علی همدانی است و نادر
زمین آنها خرقه کبرویه است از جهت خواجه
نقشبند لبس هذا الفقير الخرقة من
الشيخ ابي طاهر وهو لبسها من ابيه بلباسه
من الشيخ احمد القشاشي بلباسه لها من
الشيخ احمد الشناوي بلباسه لها من ابيه
من جده بلباسه لها من الشيخ عبد الوهاب
الشعراوي بلباسه لها من شيخ الاسلام
زين الدين زكريا بلباسه لها من الشمس
محمد بن عمر الواسطي

حکمت کا مقتضا ہے کہ اس کی طاعات وعبادات
کریں اور ذکر اور دعائیں اور استغفار تاکہ ہمکو
زیادہ کرے اپنے فضل سے اور جس پر ظاہر
ہوئے اسرار اوس کی صفات ازلیہ ابدیہ کے
وہ پہچانتا ہے کہ جو امور واقع ہوئے اور
ہوتے ہیں اور ہوں گے تمام کائنات میں
اور جو جو امر اور نہی صادر ہوئے عبادت
میں وہ مقتضا ہے اوس کی صفات کا جو
اوس کی ذات کے واسطے ہیں ازلاً اور ابداً
تو وہ حجت و برہان نہیں طلب کرتا اور تسلیم و
یقین ظاہر کرتا ہے انشاء اللہ مراتب کمال
ایمان واحسان وعرفان کو پہنچیگا پھر جب
صبح صادق ہوا کرے اور کہے وہ جسکا ذکر ہو چکا ہے
کرتا رہے الحمد للہ علی التوفیق اور طریقہ کبرویہ
کے شعبے بہت ہیں اون میں بہت مشہور۔
ترکستان وکشمیر وغیرہ میں امیر سید علی ہمدانی
کا شعبہ ہے اور بہت نادر ان کا خرقہ کبرویہ
ہے خواجہ نقشبند کی جہت سے اس فقیر نے
یہ خرقہ پہنا ہے شیخ ابو طاہر کے ہاتھ سے
اور اونھوں نے اپنے باپ سے اونھوں
نے شیخ احمد قشاشی سے اونھوں نے شیخ احمد
شناوی سے اونھوں نے اپنے والد کے ہاتھ
سے اونھوں نے ان کے دادا شیخ عبد الوہاب
شعراوی سے اونھوں نے شیخ الاسلام زین الدین
زکریا سے اونھوں نے شمس محمد بن عمر واسطے سے

وهو من ابی العباس احمد الزاهد وهو
من الشهاب الدمشقی وهو من عبد الرحمن
الشرقی وهو من احمد الرودباری وهو من
رضی الدین علی بن سعید الغزنوی المعروف
بلالا وهو من المجد البغدادی وهو من
الشیخ نجم الدین الکبری وایضا لبسها الشیخ
ابو طاهر من ابیه الشیخ ابراهیم الکردی
من القشاشی من الشناوی من السید
غضنفر بن جعفر النهروانی نزیل مدینة
المشرفة من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن
بن مسعود الکاذرونی عن الحافظ نور الدین
احمد الطاؤسی قال لبستها تبرکا من المحقق
الشریف السید علی الجرجانی وهو من خواجہ
علاؤ الدین العطار السمرقندی وهو من خواجہ
بهاؤ الدین محمد المشهور بنقشبند وهو من
الشیخ سلطان الدین وهو من الشیخ احمد
مولانا وهو من الشیخ باباکمال الحیدری
وهو من الشیخ المقتدی نجم الدین الکبری
وایضا اخذ هذا الفقیر الطریقة ولبس الخرقة
عن ابیه الشیخ عبد الرحیم عن السید
عبد الله عن الشیخ آدم البنوری عن الشیخ
احمد السرهندی عن الشیخ یعقوب الصرفی
الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی
عن الشیخ حاجی محمد بن صدیق الخبوشانی
عن الشیخ شاہ علی بیدا وازے

اوضون نے ابو العباس احمد زاہد سے اور اوضون
نے شہاب دمشقی سے اوضون نے عبد الرحمن
شرقی سے اوضون نے احمد رودباری سے
اوضون نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے
جو لالا مشہور ہین اوضون نے محمد بغدادی سے
اوضون نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز
شیخ ابو طاہر نے پہنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے اوضون نے قشاشی سے اوضون نے
شناوی سے اوضون نے سید غضنفر بن جعفر نہروانی
نزیل مدینہ مشرفہ سے اوضون نے شیخ تاج الدین
عبد الرحمن بن مسعود گازرونی سے اوضون نے
حافظ نور الدین احمد طاؤسی سے کہا پہنا مین نے
تبرکا محقق شریف سید علی جرجانی سے اوضون نے
خواجہ علاؤ الدین عطار سمرقندی سے اوضون نے
خواجہ بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے اوضون نے
شیخ سلطان الدین سے اوضون نے شیخ احمد مولانا
سے اوضون نے شیخ باباکمال حیدری سے اوضون
نے شیخ مقتدا نجم الدین کبری اور نیز اس فقیر نے یہ
طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ عبد الرحیم
سے اوضون نے سید عبد اللہ سے اوضون نے
شیخ آدم بنوری سے اوضون نے شیخ احمد سرہندی
سے اوضون نے شیخ یعقوب صرفی کشمیری
سے اوضون نے شیخ حسین خوارزمی سے
اوضون نے شیخ حسین خوارزمی سے اوضون نے
شیخ حاجی محمد صدیق خبوشانی سے اوضون نے

عن الشیخ رشید الدین محمد بیدا وازی عن
السید عبد اللہ برزش آبادی عن الشیخ اسحق
الختلانی عن الامیر سید علی الہمدانی ثم
الامیر السید علی الہمدانی اخذ الطریقۃ عن
الشیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ المزدقانی
والشیخ تقی الدین علی الدوستی السمنانی کلاهما
عن الشیخ علاء الدولۃ احمد بن محمد السمنانی عن
الشیخ نور الدین عبد الرحمن الکسرفنی
الاسفرائی عن الشیخ جمال الدین احمد
الجوزفانی عن الشیخ رضی الدین علی لالا
عن الشیخ نجم الدین الکبری ثم الشیخ
المقتدی نجم الحق والدین ابو الجناب
احمد بن عمر بن محمد الخوارزمی الخیوقی المعروف
بالکبری الموصوف بشیخ ولی تراش له
جہتان احدہما انہ صحب ولبس الخرقۃ
تبرکا واخذ الطریقۃ عن الشیخ عمار بن یاسر
عن الشیخ ابی النجیب عبد القاہر بن عبد اللہ
السہروردی عن ابیہ عن عمہ عمر بن محمد
عن ابیہ محمد بن عویہ عن احمد بن الیسار
عن ممشاد الدینوری عن ابی القاسم الجنید بسندہ
المذکور والثانیۃ انہ صحب ولبس خرقۃ
الاصل واخذ الطریقۃ عن الشیخ اسمعیل القصری وہو
من الشیخ محمد بن المالکیل وہو المعروف بخادم الفقراء
وہو من الشیخ ابی العباس بن
ادریس وہو

اونھون نے شیخ رشید الدین بیدا وانی سے
اونھون نے سید عبد اللہ برزش آبادی سے
اونھون نے شیخ اسحاق ختلانی سے اونھون
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی
نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ
مزدقانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوستی سمنانی
سے۔ اور ان دونون نے شیخ علاؤ الدولہ احمد بن
محمد سمنانی سے اونھون نے شیخ نور الدین عبد الرحمن
کسرفنی اسفرائنی سے اونھون نے شیخ جمال الدین
احمد جوزفانی سے اونھون نے شیخ رضی الدین لالا سے
اونھون نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقتدا
نجم الحق والدین ابو الجناب احمد بن عمر بن محمد خوارزمی
خیوقی معروف کبری مشہور شیخ ولی تراش کو
دو جہتون سے ہے۔ ایک تو اونھون نے صحبت
پائی اور خرقہ پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن
یاسر سے اونھون نے شیخ ابو نجیب عبد القاہر بن
عبد اللہ سہروردی سے اونھون نے اپنے والد
آن کے چچا عمر ابن محمد سے اونھون نے اپنے والد
محمد بن عویہ سے اونھون نے احمد بن یسار سے
اونھون نے ممشاد دینوری سے اونھون نے ابو القاسم
جنید سے ساتھ سند مذکور کے اور دوسری جہت یہ کہ
اونہون نے صحبت پائی اور اصل خرقہ پہنا اور طریقہ حاصل
کیا شیخ اسمعیل قصری سے اونہون نے محمد بن مالکیل سے اونہون نے
شیخ داؤد بن محمد عرف خادم الفقرا سے اور اونھون نے
الشیخ ابو العباس بن ادریس سے اور اونھون نے

من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و
هو من الشیخ ابی یعقوب النهرجوری وهو
من الشیخ ابی یعقوب السوسی وهو من
الشیخ عبد الواحد بن زید وهو من الشیخ
کمیل بن زیاد وهو من سیدنا علی رضی
الله عنه وقدس الله اسرارهم ورحمنا
بهم آمین طاؤسی بسند ابی طاؤس
التابعی المشهور کسرفنی بفتح کاف
وکسر سین مهمله وفا ونون معرب
جوریان بضم جیم وسکون واؤ ورائی
مهمله و بائی عجمیه ابو الجناب بفتح جیم و
تشدید نون و باء موحده خیوقی بکسر
خاء معجمه وسکون یاء تحتیه و فتح واو
وکسر قاف قصری بفتح قاف وسکون
صاد مهمله وکسر رائی مهمله شیخ نجم الدین
کبری خرقه اصل از دست شیخ اسمٰعیل
قصری پوشیده است مراد بخرقه اصل آنست
که نه از جهت تبرک بوده باشد محمد
بن مالکیل بسکون لام وکسر کاف وسکون
یاء مثناة تحتیه کاتب حروف گوید بعض
مانکیل بجای لام یافته میشود نهرجوری بفتح
نون وسکون ها و فتح راء مهمله وضم جیم و
سکون واو وکسر راء مهمله و یاء تحتیه سوسی بواو
میان دو سین مهمله اول مضموم وثانی مکسور
منسوب بسوس شهری است بمغرب ـ

شیخ ابو القاسم بن رمضان سے ۔ اور انہون
نے شیخ ابو یعقوب نہرجوری سے اور انہون
نے شیخ ابو یعقوب سوسی سے اور انہون نے
شیخ عبد الواحد بن زید سے اور انہون نے شیخ
کمیل بن زیاد سے اور انہون نے سیدنا علی
رضی اللہ تعالی عنہ وقدس اللہ اسرارہم ورحمنا
بہم آمین طاؤسی نسبت طاؤس تابعی مشہور
ہین کسرفنی بفتح کاف وکسر سین مہملہ وفا ونون
ہے ۔ جوریان بضم جیم وسکون واو ورائے
مہملہ وبائے عجمیہ ہے ۔ ابو الجناب بفتح جیم وتشدید
نون وبائے موحدہ ہے ۔ خیوقی بکسر خائے
معجمہ وسکون یای تحتیہ وفتح وکسر قاف
ہے قصری بفتح قاف وسکون صاد مہملہ وکسر
رائے مہملہ ہے شیخ نجم الدین کبرا نے خرقہ
اصل شیخ اسماعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک کی
جہت سے نہو محمد بن مالکیل بسکون
لام وکسر کاف وسکون یائے مثناۃ تحتیہ و
لام ہے ۔ کاتب حروف لکھتا ہے بعضے نسخون
مین مانکیل یعنی نون بجای لام اول کے لکھا ہو
ہے ۔ نہرجوری بفتح نون وسکون ہا وفتح
رائے مہملہ وضم جیم وسکون واو وکسر رائے
مہملہ ویائے تحتیہ ہے سوسی بواو میان دو
سین مہملہ اول مضموم وثانی مکسور نسبت
ہے سوس سے کہ ایک شہر ہے مغرب مین

یا شہرے سوس نام کہ در وے قبر دانیال
پیغمبر است شیخ مجد الدین بغدادی در کتاب
تحفۃ البررہ آوردہ است کہ نسبت خرقہا متصل
است بپیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث درست
متصل مستفیض و فرمودہ است کہ مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المومنین ۔
علی را کرم اللہ وجہہ وتمام این سلسلہ را
ذکر کردہ است قلت والمحققون من اہل
الحدیث ینکرون ہذا الاتصال من النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلک فلم
یزالوا ینسبونہ الی القاسم الجنید البغدادی
ومن فی طبقتہ واللہ اعلم انبانی السید
الوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عظمۃ اللہ
الاکبر ابادی اجازۃ عن ابیہ عن جدہ
عن الشیخ عبد العزیز الدہلوی
انہ قال منقول است از حضرت مولانا نور الحق
والدین جعفر نور اللہ مرقدہ کہ کیفیت اوراد و
اوقات سلسلہ کامل المحقق الصمدانی علی الثانی
امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز آنست کہ
چون سپیدی صبح صادق بدمد دو رکعت نماز
سنت بامداد بگزارد و چون سلام بدہد این
تسبیح را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ
نقل است از آنحضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند
کہ در آنوقت کہ بسر اندیپ بزیارت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ جسمین قبر ہے دانیال پیغمبر
کی۔ شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البررہ
مین لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے
پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث
درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس
سلسلہ کا ذکر کیا ہے مین کہتا ہون اور محققین
اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اس کے
ہمیشہ نسبت اس کی کرتے ہین ابو القاسم جنید بغدادی
تک اور جو اُنکے طبقہ مین ہین واللہ اعلم۔ خبر دی مجھکو
حضرت والد نے اجازۃ کی کہا خبر دی مجھکو شیخ عظمت اللہ
اکبر آبادی نے اجازۃ کی اپنے والد اُنکے دادا شیخ عبد العزیز
دہلوی سے کہ اونہون نے فرمایا کہ منقول ہے
حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ
سے کہ کیفیت اوراد اور اوقات کے سلسلہ
کامل محقق صمدانی علی ثانی امیر سید علی
ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ ہے
کہ جب صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز
سنت فجر پڑھے جب سلام پھیرے اس
تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ
نقل ہے اُن حضرت سے کہ اپنے منشیات مین لکھا
ہے کہ جب مین سراندیپ مین واسطے زیارت قدم گاہ

آدم صفی رفتم چون یک آن نید نگاہ رسیلم سحرگاہ واقعہ عظیم شد کہ
جمع کثیر از مشایخ کبار عرب ین این درویش آمدند یکے ازان جملہ شیخ
نجم الدین کبری بود قدس سرہ العزیز در انحالت از شیخ سوال
کردم از انواذ کار کدام فاضل ترست کہ بمواظبت
آن قربت بندہ بحق میسر شود شیخ فرمود کہ
در جملہ اخبار وارده واحادیث صحیحہ نظر کردم آن
عظمتے کہ درین تسبیح یافتم در ہیچکدام نیافتم چون بخود
باز آمدم این حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلمتان خفیفتان
علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان
الی الرحمن وہما سبحان اللہ وبحمدہ سبحان
اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ صدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وشیخ محی الدین بن العربی قدس سرہ
در فتوحات آوردہ است کہ ہر کہ بامداد صد بار این
تسبیح بگوید ویرا ہیچ گناہ نماند واین از وصایای
مشایخ ست کہ ہر کہ مداومت نماید برکت و
صفائی آنرا مشاہدہ خواہد کرد چون صد بار بخواند
ایضاً این دعا را کہ عبداللہ بن عباس
رضی اللہ تعالے عنہما از حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم روایت می کنند کہ میان
سنت وفریضہ بامداد بخوانند
اللہم انی اسئلک رحمۃ تا آخر بخواند
بعدہ فریضہ نماز بامداد بگذارد چون سلام
دہد باوراد فتحیہ خواندن مشغول شود

آدم صفی علیہ السلام گیا جب نزدیک تھا صبح کا ہو گا کہ ہوا جامع کو واقع عظیم
یعنی خواب دیکھا کہ بہت سے مشایخ کبار اس درویش کے پاس آئے ہیں
انمیں ایک شیخ نجم الدین کبری بھی تھے قدس سرہ العزیز میں نے اس حال
میں شیخ سے سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل
ہے کہ اوسپر مواظبت کرنے سے بندہ کو حق
تعالی کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ سب
اخبار واردہ اور صحیح حدیثوں کو میں نے غور سے
دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں پائی کسی میں نہ
پائی جب میں ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ ۔ کلمتان
خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان
حبیبتان الی الرحمن وہما سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ
سچے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ
محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکی میں
لکھا ہے کہ جو کوئی ایک سو دفعہ صبح کو یہ تسبیح پڑھے
اوسکا کوئی گناہ نہ رہے اور یہ مشایخ کے وصایا
میں سے ہے کہ جو کوئی اسکو ہمیشہ پڑھا کرے
اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا
ایضاً اس دعا کو جو عبداللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ صبح کی سنتوں
اور فرضوں کے درمیان پڑھے اللہم انی
اسئلک رحمۃ آخر تک پڑھکر پھر فرض صبح کے پڑھے
جب سلام پھیرے اوراد فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو

که از تبرکات انفاس هزار و چهار صد ولی کامل
جمع شده است و فتح هر یک از آن در کلمه بوده
است هر که از سر حضور ملازمت نماید برکت
و صفائی آن مشاهده خواهد نمود و از ولایت
هزار و چهار صد ولی نصیب یابد والله ولی
التوفیق اکنون اگر فضایل و خواص این اوراد
گفته شود بتطویل انجامد چرا که آن حضرت در مدت
عمر خود معمورهٔ عالم را سه نوبت سیر کرده اند و هزار و چهار صد ولی
کامل یافته اند و چهار صد را از ایشان در یک مجلس سلطان
محمد خدای بنده دیده اند و از هر ولی در وقت
وداع دعای و رقعه التماس نموده اند و آن
رقعها را بر جامه خود مرقع کرده اند و آن ادعیه
و اذکار را که بی اختیار بر زبان ایشان جاری
می شد جمع ساخته اند این اوراد شده است منقول است از
همان حضرت که چون دوازدهم بار بزیارت
کعبه رفتم بمسجد اقصی رسیدم حضرت رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم را واقعه دیدم که بجانب
این درویش می آیند برخاستم پیش رفتم و سلام
بگفتم از آستین مبارک خود جزوی بیرون
آوردند و این درویش را فرمود که خذ هذه
الفتحیة یعنی بگیر این فتحیه را چون
از دست مبارک حضرت رسول الله صلی
الله علیه و آله وسلم گرفتم و نظر کردم همین
اوراد بودند بدین اشارت اوراد فتحیه
نام کرده شد

کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کی کلام سے جمع
ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان مین سے ایک کلمہ
مین ہوئی ہے جو حضور کے ساتھ اپنے پر لازم کر
لے اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا اور
ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت سے حصہ پائیگا واللہ
ولی التوفیق اب اگر فضایل اور خواص اس اوراد کے
بیان کئے جائین تو بہت طول ہو جائے اس واسطے
کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر مین معمورہ عالم
کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور خود ۱۴ سو ولی کامل سے
ملے ہین اور ان مین سے چار سو کو ایک مجلس مین
سلطان محمد خدای بندہ کے نے دیکھا ہے اور ہر ولی
سے رخصت کے وقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہے
اور ان رقعونکو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے اور ان دعاؤنکو اور ذکرونکو
جو بے اختیار انکی زبان پر جاری ہوتے تھے جمع کیا ہے یہ اوراد
ہو گیا ہے منقول ہے اونھین حضرت سے کہ جب
بارہوین دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد
اقصی مین پہنچا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ اس درویش
کی طرف تشریف لاتے ہین مین اوٹھا
اور آگے گیا اور سلام کیا آپنے اپنی آستین
مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے
فرمایا کہ خذ هذه الفتحیة یعنے اس فتحیہ کو لے
جب مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو
یہی اوراد تھے اس اشارہ سے انکا فتحیہ نام رکھا گیا

گرفتم ونظر کردم همین اوراد بودند بدین اشارت
اوراد فتحیه نام کرده شد والله الهادی
الی صراط مستقیم غدا کرالاوراد الفتحیة
بتمامها و وجدت بخط سیدی الوالد
قدس سره ختم میر سید علی همدانی اول نیم شب برخیزد
و وضو تازه کند دو رکعت نفل ادا نماید و در هر
رکعتے بعد فاتحه پانزده بار سورۂ اخلاص بعد
از سلام هزار بار بگوید بسم الله الرحمن الرحیم
بعد ازان هزار بار بخواند یا خفی الالطاف ادرکنی
بلطفک الخفی بعده هزار بار و یکبار یا بدوح بخواند
و سر بگریبان فرو برد و مراقبه کند به بیند از عالم غیب
چه چیز مشاهده میشود بعد از فراغ دوگانه ثواب
امیر سید علی همدانی بخواند انتهی

فصل

اما طریقه مدینه را شعب بسیار است واشهر آنها در مغرب شعبه
مغاربه هست و در حضرموت شعبه عیدروسیه از جهت سید
عبدالله عیدروس کبیر و این فقیر را ارتباط بهر یکے واقع شده
اخذ کردم این طریق را از شیخ ابوطاهر
عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد النخلی والشیخ
عبدالله بن سالم البصری عن الشیخ عیسی
المغربی عن شیخه سعید بن ابراهیم
الجزائری المفتی الشهیر بقدوره عن الشیخ المحقق
سعید بن المصری عن الولی الکامل احمد محی
الوهرانی عن شیخ الاسلام العارف بالله
سیدی ابراهیم التازی عن شیخ الطریقة

دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو یہی اوراد تھے
اس اشارہ سے اُنکا فتحیہ نام رکھا گیا واللہ
الہادی الی صراط مستقیم پس کراوراد فتحیہ کا
تمام ہوا اور حضرت والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا
ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا اوّل
آدہی رات کو اوٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت
نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پندرہ دفعہ
سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم اوس کے بعد ہزار دفعہ پڑھے یا خفی الالطاف
ادرکنی بلطفک الخفی اسکے بعد ایکہزار اور ایک مرتبہ
یا بدوح اور سر گریبان میں جھکاوے اور مراقبہ کرے
دیکھے عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جب اس
سے فارغ ہو دوگانہ پڑھے اُسکا ثواب امیر سید علی
ہمدانی کو بخشے انتہی

فصل

طریقہ مدینیہ کے شعبے بہت ہیں اُن میں بہت مشہور
مغرب میں شعبہ مغاربہ ہے اور حضرموت میں شعبہ عید
روسیہ ہے سید عبداللہ عیدروس کبیر کی جہت سے اور اس
فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہے حاصل کیا میں نے اس طریقہ کو شیخ
ابو طاہر سے انہوں نے دو شیخون حرم کے مکے سے شیخ احمد نخلی
سے اور شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے انہوں نے شیخ عیسے مغربی
سے انہوں نے اپنے شیخ سعید بن ابراہیم جزائری مفتی عرف قدورہ سے
انہوں نے شیخ محقق سعید بن مصری سے انہوں نے ولی کامل احمد
محی وہرانی سے اونہوں نے شیخ الاسلام عارف باللہ سیدی
ابراہیم تازی سے اونہوں نے شیخ الطریقہ

سیدی صالح بن موسی الزواوی عن
الشیخ المعمر محمد بن مخلص عن الشیخ
مغلطائی بن فلیح عن ابی عبد الله العریان
عن والدہ الشیخ جماعة الطویل النامدی عن
شریف ابی محمد الناجوزی عن القطب
ابی محمد صالح عن قطب الطریقة الشیخ ابی
محمد بن المغربی ایضا اخذ کرد این فقیر طریقه را
از شیخ ابو طاہر عن الشیخ احمد النخلی المکی عن
السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ
السید عبد الله بن علوی الحداد زوج
ابنته عن السید عبد الله بن علوی حداد
وانتسابه فی الطریقة الی السید محمد
بن علوی نزیل مکة عن السید عبد الله
بن علی صاحب الزهط عن الشیخ بن عبد الله
العیدروس المقبور باحمد آباد عن والدہ
السید عبد الله بن الشیخ عن عمه السید
ابی بکر العیدروس صاحب عدن
عن ابیه القطب السید عفیف
الدین عبد الله العیدروس والکبیر
الذی ینسب الیه الشعب العید
روسیه عن عمه السید عمر المحضار
عن والدہ السید عبد الرحمن بن محمد
السقاف عن ابیه محمد بن علی مولی
الدویلة عن ابیه علی بن علوی
عن ابیه علوی بن محمد عن ابیه

سیدی صالح بن موسی زواوی سے انہوں نے
شیخ معمر محمد بن مخلص سے انہوں نے شیخ مغلطائی
بن فلیح سے انہوں نے ابو عبد اللہ عریان سے
اونہوں نے اپنے والد شیخ جماعت طویل نامدی
سے اونہوں نے شریف ابو محمد ناجوزی سے اونہوں
نے قطب ابو محمد صالح سے اونہوں نے قطب طریقہ
شیخ ابو محمد بن مغربی سے اور نیز حاصل کیا یہ طریقہ
اس فقیر نے شیخ ابو طاہر سے انہوں نے شیخ احمد نخلی مکی سے
اونہوں نے سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاگرد
سید عبد اللہ بن علوی حداد اپنے داماد سے اونہوں نے
سید عبد اللہ بن علوی حداد سے - اور ان کی نسبت طریقہ
مین ہے سید محمد بن علوی نزیل مکہ کی طرف انہوں
نے سید عبد اللہ بن علی صاحب الزہط سے اونہوں نے شیخ بن عبد اللہ
عیدروس سے جن کی قبر احمد آباد میں ہے اونہوں نے اپنے
والد سید عبد اللہ بن شیخ سے اونہوں نے اپنے چچا سید
ابو بکر عیدروس صاحب عدن سے اونہوں
نے اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبد اللہ
عیدروس سے اور وہ بزرگ جنکی طرف
نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عیدروسیہ انہوں
نے اپنے چچا سید عمر محضار سے انہوں نے
اپنے والد سید عبد الرحمن بن محمد سقاف
سے اونہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولے
دویلہ سے - اونہوں نے اپنے والد علی بن
علوی سے انہوں نے اپنے والد علوی
بن محمد سے انہوں نے اپنے والد

محمد بن علي وهو جد آل سادة باعلوي
عن الشيخ ابي مدين المغربي بواسطة رجلين
الشيخ عبد الله الصالح المغربي والشيخ عبد الرحمن
المقعد المغربي وكان الشيخ ابو مدين ارسل
الشيخ عبد الرحمن ليلبس الفقيه المقدم محمد
بن علي فمرض بمكة فارسل الشيخ عبد الله الى
حضرموت فالبسه الخرقة ثم الشيخ المقتدي
ابو مدين شعيب بن حسن المغربي اخذ
الطريقة ولبس الخرقة عن شيخه ابي يعزا
عن الشيخ علي بن حرزهم عن الفقيه الحافظ
القاضي ابي بكر محمد بن عبد الله بن محمد
المعاضري المعروف بابي بكر بن العربي
الاندلسي الاشبيلي عن الامام حجة الاسلام
ابي حامد محمد الغزالي عن امام
الحرمين عبد الملك عن والده الشيخ
ابي محمد عبد الله بن يوسف الجويني
عن الشيخ العالم العارف ابي طالب
المكي محمد بن علي بن عطية الحارثي عن
ابي بكر دلف بن جحدر الشبلي عن سيد
الطائفة ابي القاسم جنيد
البغدادي ولمحمد بن علي الفقيه المقدم
طريقة اخرى هي طريقة الآباء
والجد وهي انه اخذ عن ابيه
علي وهو اخذ عن والده
محمد صاحب مرباط عن ابيه

محمد بن علی سے کہ وہ جد ہین آل سادہ باعلوی
کے اونھون نے شیخ ابو مدین مغربی سے
بواسطہ دو شخصون کے ایک شیخ عبد اللہ صالح
مغربی اور ایک شیخ عبد الرحمن مقعد مغربی اور
شیخ ابو مدین نے بہیجا تھا شیخ عبد الرحمن کو کہ خرقہ
پہنائے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہو گئے
مکہ مین تو بہیجا شیخ عبد اللہ نے حضرموت کی
طرف تو ان کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدی ابو
مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا
اور خرقہ پہنا اپنے شیخ ابو یعزا سے اونھون نے
شیخ علی بن علی حرزہم سے اونھون نے فقیہ حافظ
قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد معافری عرف
ابو بکر بن عربی اندلسی اشبیلی سے اونھون نے
امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے اونھون
نے امام الحرمین عبد الملک سے اونھون نے
اپنے والد شیخ امیر محمد عبد اللہ بن یوسف
جوینی سے اونھون نے شیخ عالم عارف ابو
طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ حارثی سے
اونھون نے ابو بکر دلف بن جحدر شبلی سے
اونھون نے سید طائفہ ابو القاسم جنید
بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم
کو دوسری جہت سے طریقہ کی کہ وہ آبائی
داجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ اونھون نے طریقہ
اخذ کیا اپنے والد علی سے اور اونھون نے اپنے
والد محمد صاحب مرباط سے اونھون نے اپنے والد

على خالع قسم عن ابيه علوى عن ابيه محمد
عن ابيه علوى عن ابيه عبد الله من والده
المهاجر الى الله احمد عن ابيه عيسى عن ابيه
محمد عن ابيه على العريضي عن ابيه الامام جعفر
الصادق وكذلك لابي مدين طريقة اخرى
ترجع الى النوري وهي ان الشيخ ابا مدين اخذ
الطريقة عن الشيخ ابى يعزى النوري وهو
عن الشيخ ابى شعيب ايوب السارية
بن سعيد الصهاجي وهو عن الشيخ
عبد الجليل وهو عن الشيخ ابى الفضل
الجوهري وهو عن والده ابى عبد الله
الحسين الجوهري وهو عن الشيخ
ابى الحسين النوري المعروف
بابن البغوي رفيق الجنيد وهو
عن السري وايضا لبس الشيخ ابو
مدين عن الامام ابى بكر الطرطوسي
عن الشاشي عن الشبلي عن الجنيد
وكذلك للامام حجة الاسلام طريقة
اخرى من جهة ابى على الفارمدي
وكذلك لابي طالب المكي طريقة اخرى
عليها اعتمد صاحب النفحات وهي
انه اخذ الطريقة عن ابى
الحسن محمد بن ابى عبد الله احمد عن
ابيه ابى عبد الله احمد بن سالم
البصري ؛

قالع قسم سے انہوں نے اپنی والد علوی سے
اونہوں نے اپنی والد محمد سے اونہوں اپنی
والد علوی سے انہوں اپنی والد عبد اللہ
سے انہوں اپنی والد مہاجر فی اللہ احمد سے انہوں
نے اپنی والد عیسیٰ سے انہوں نے اپنی والد محمد
سے انہوں نے اپنی والد علی عریضی سے اونہوں نے
اپنی والد امام جعفر صادق سے اور اسی طرح ابومدین
کا طریقہ دوسرا ہے کہ رجوع ہوتا ہے نوری
کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابومدین نے
اخذ طریقہ کیا شیخ ابویعزا نوری سے اور انہوں نے
شیخ ابوشعیب ایوب ساریہ بن سعید صنہاجی سے
اونہوں نے شیخ عبد الجلیل سے اونہوں نے
شیخ ابوفضل جوہری سے انہوں نے اپنی والد
ابوعبد اللہ حسین جوہری سے انہوں نے شیخ
ابوحسین نوری عرف ابن البغوی رفیق جنید سے
اونہوں نے سری سے اور نیز خرقہ پہنا ابومدین
نے امام ابوبکر طرطوسی سے انہوں نے شاشی سے
انہوں نے شبلی سے انہوں نے جنید سے اور
اسی طرح امام حجۃ الاسلام کا طریقہ دوسرا ہے
جہت سے ابوعلی فارمدی سے اور اسی طرح ابو
طالب مکی کا طریقہ دوسرا ہے۔ جس پہ اعتماد
کیا ہے صاحب نفحات نے اور وہ یہ ہے کہ انہوں
نے اخذ طریقہ کیا ابوالحسن محمد بن ابوعبد اللہ
احمد بن سالم بصری سے

عن سهل بن عبد الله التستري
والشيخ ابو طالب المكي هو صاحب
كتاب قوت القلوب قالوا
لم يصنّف في الاسلام مثله في
دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب
هو اصل التصوف وكل ما صنف في السلوك
فهو مخرج على قوت القلوب مثل
الاحياء وغنية الطالبين والعوارف
واسنادي في كتاب قوت القلوب
اني اخذته اجازة عن الشيخ ابو طاهر
عن الشيخ احمد النخلي عن الشيخ محمد بن
العلاء البابلي عن احمد بن عيسى بن
جميل الكلبي عن علي بن ابي بكر القرافي عن
ابي الفضل جلال الدين سيوطي عن الشهاب
احمد بن محمد الحجازي عن ابي اسحاق البرهان
التنوخي عن ابي العباس احمد بن
ابيطالب الحجازي عن عبد العزيز بن
دلف عن ابي الفتح محمد بن يحيى البرواني
عن ابي علي محمد بن محمد بن عبد العزيز
المهدوي قال اخبرنا عمر بن ابيطالب
قال اخبرنا والدي ابو طالب المكي
فذكره عزيله بزاي معجمه اميله بفتح
الف وكسر ميم وسكون تحتيه بعد آن
لام است كذا ضبطنا اللفظين عن
ابي طاهر مراغي بغين معجمة وفتح

اونھوں نے سہل بن عبداللہ تستری سے اور شیخ
ابوطالب مکی ہیں صاحب کتاب قوت القلوب
لوگوں نے کہا ہے کہ کوئی تصنیف اسلام میں
اس کی مثل نہیں۔ دقایق طریقہ میں میں کہتا
ہوں یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے
اسکے اور جو کتابیں سلوک میں تصنیف ہوئیں
اس سے نکالی گئیں جیسے احیا اور غنیۃ الطالبین
وعوارف اور میری اسناد قوت القلوب کی یہ ہے
کہ میں نے حاصل کی اجازت شیخ ابوطاہر سے اونھوں
نے شیخ احمد نخلی سے اونھوں نے شیخ محمد بن علاء
البابلی سے اونھوں نے احمد بن عیسی بن جمیل کلبی سے
اونھوں نے علی بن ابی بکر قرافی سے اونھوں
نے ابوالفضل جلال الدین سیوطی سے اونھوں
نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے اونھوں
نے ابواسحق برہان تنوخی سے اونھوں نے
ابوالعباس احمد بن ابوطالب حجازی سے
اونھوں نے عبدالعزیز بن دلف سے اونھوں
نے ابوالفتح محمد بن یحیی بروانی سے اونھوں
نے ابوعلی محمد بن محمد بن عبدالعزیز مہدوی
سے کہا خبر دی ہم کو عمر ابن ابی طالب
نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابوطالب
مکی نے پھر ذکر کیا۔ عزیلہ بزاء معجمہ سے ہے
امیلہ بفتح الف و کسر میم و سکون تحتیہ بعد اس کے
لام ہے اسی طور ضبط کئے ہیں ہم نے دونوں
لفظ ابوطاہر سے۔ مراغی بغین معجمہ و فتح

میم نسبت بمراغه شهرست به آذربیجان فاردث
بوزن فاروق آخر آن مثلثه است
قریه است درمیان واسط و بصره
قال الیافعی فی سنه ۶۲۰ ان الزواوی
نسبة الی الزواوه قبیلة کبیرة ذات
بطون وافخاذ مسکنها اعمال اویسقیه
انتهی ۔ وهط بفتح واو و سکون ہا آخر
آن طاء مهمله دیہی ست نزدیک عدن عدن
بفتحتین شهری است از یمن بر ساحل بحر
عتیروس بجیته و شناة از اسماء شهرست مشتق
از عترسه بمعنی اخذ بعنف و شدت و آن
لقب شیخ عبد الله است ثم
قیل عیدروس فجعلت التاء دالا
وعربعین مهملة ثم بیاء مثناة
ساکنة وبدال مهملة فراء مضمومة فواو
ساکنة فسین مهملة محضار بکسر المیم
وسکون الحاء المهملة وفتح الضاد المعجمة
اخره راء مهملة لقب بالمحضار
بسرعة حضوره عند الاستغاثة
به سقاف بسین مفتوحة فقاف
مشددة مفتوحة آخره فاء لقب
بالقاف للمبالغة فی سرحاله مولی
الدویله یعنی صاحب الشهر کهنه المقدم
یعنی هو مقدم التربة درمقبره نخست
اورا زیارت می کنند بعد از آن سایر

میم نسبت ہی مراغہ کی طرف وہ ایک شہر ہے
آذربیجان مین فاردث بروزن فاروق آخر
مین ثا مثلثہ ایک قریہ ہے درمیان واسط اور
بصرہ کے کہا ہی یافعی نے ۶۲۰ھ مین کہ زواوی
نسبت ہی زواوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ
ذات بطون و افخاذ ہے اور اوسکا مسکن اعمال
اویسقیہ ہے انتہی ۔ وسط بفتح واو و سکون ہا
آخر اوس کے طاء مہملہ ایک گانون ہے نزدیک
عدن کے عدن ایک شہر ہے یمن مین سے کنارہ
پر دریا کے عتیروس بجیتہ اور شناۃ شہر کے نامون
مین سے مشتق ہے عترسہ سے بمعنی اخذ بعنف
و شدت کے اور وہ لقب شیخ عبد اللہ کا ہی
پھر بولنے مین عیدروس تا دال ہو گئی ہے
اور وہ بعین مہملہ اور یاے مثناۃ ساکنہ اور
دال مہملہ اور راء مضموم پھر واو ساکن پھر
سین مہملہ ہے محضار بکسر میم و سکون حاء مہملہ و
فتح ضاد معجمہ آخر اوس کے رائے مہملہ
لقب ہی بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت
فریاد کی ۔ سقاف بسین مفتوح و قاف
مشددہ مفتوحہ آخر اوس کے فا لقب ہے
صیغہ مبالغہ سے بیچ سرحال کے
مولی الدویلہ یعنے صاحب شہر کہنہ ۔
المقدم یعنے مقدم التربت ۔ مقبرہ مین پہلے
اون کی زیارت کرتے ہین اوس کے
بعد باقی

سادات راپس اور اتقدم التریشہ گفتہ شد

ابو مدين بفتح الميم وسكون الدال المهملة
وفتح التحتية آخره نون ابو بعزا الفتح التحتانية
والعين المهملة والزاى المعجمة حزرهم بكسر حاء
المهملة وسكون الراء المهملة وكسر الزاء المعجمة
اخره ضمير الجمع المذكر معافرى بفتح الميم والعين
المهملة وبعد الالف فاء مكسورة
ثم راء مهملة غزاله بفتح الغين
المعجمة وتخفيف الزاء المعجمة قرية
من مضافات طوس جوينى بضم الجيم
وفتح الواو وسكون التحتية بعدها
نون فياء النسبة نسبة الى جوين
ناحية كبيرة من نواحى نيسابور
ابو طالب محمد بن عطية الحارثى عطية
بفتح عين مهملة وكسر طاء مهملة
وياء مثناة تحتانية حارثى بحاء
وراء مهملتين وثاء مثلثة
دُلف بضم الدال المهملة وفتح اللام
آخره فاء جحدر بفتح جيم وسكون حاء مهملة
وفتح دال مهملة وراء مهملة شبلى بكسر الشين
المعجمة وسكون الموحدة بعدها لام نسبة الى شبلة
قرية من قرى اسروشنة بضم الهمزة وسكون
السين المهملة وضم الراء المهملة وفتح الشين
المعجمة وفتح النون بعدها هاء
ساكنة بلدة عظيمة

سادات کے ابو مدین بفتح المیم وسکون دال
مہملہ وفتح تحتیہ اخر اوسکے نون ابو بعزا فتح
تحتیہ وعین مہملہ وزائے معجمہ حزرہم بکسر حائے
مہملہ وسکون رائے مہملہ وکسر زائے معجمہ آخر
ضمیر جمع مذکر معافری بفتح میم وعین مہملہ بعد
الف فائے مکسورہ پھر رائے مہملہ غزالہ بفتح غین
معجمہ تخفیف زائے معجمہ ایک قریہ ہے مضافات
طوس سے جوینی بضم جیم وفتح واؤ وسکون تحتیہ
اوس کے بعد نون اور یار نسبت جوین ایک
ناحیہ بڑا ہے نیساپور کے نواحی میں - ابو
طالب محمد بن عطیہ حارثی عطیہ بفتح
عین مہملہ وکسر طاء مہملہ ویائے مثناۃ تحتیہ
حارثی بحائے ورائے مہملتین وثائے
مثلثہ دُلف بضم دال مہملہ وفتح
لام آخرہ فا جحدر بفتح جیم وسکون
حاء مہملہ وفتح دال مہملہ ورائے مہملہ
شبلی بکسر شین معجمہ وسکون موحدہ
بعد اوس کے لام نسبت ہے طرف
شبلہ کے جو ایک گاؤں ہے
اسروشنہ بضم ہمزہ وسکون سین
مہملہ وضم رائے مہملہ وفتح شین
معجمہ وفتح نون بعد اوس کے ہائے
ساکنہ ایک بہت
بڑا شہر
ہے

دراء سمرقند من بلاد ماوراء النهر صاحب مرباط اى مدينة ظفار القديمة لانه قطن بها في القاموس مرباط كمحراب بلد بساحل الهند خالع قسم اشترى ارضا بعشرين الف دينار وسماها قسم باسم ارض بالبصرة كانت لاهله وغرس بها نخلا ثم صارت قرية ثم انتقل منها الى قرية اخرى فقيل له خالع قسم عريض مصغرا اسم وادى قريب المدينة المشرفة نسب اليها علي العريضي نقلنا هذه السلسلة العيدروسيه وضبط اكثر ما فيها من الاسماء المبهمة عن النفحات القدسيه في الخرقة العيدروسيه للسيد عبد القادر العيدروس ومن المشرع المرودي في آل باعلوى للسيد محمد شبلي اخبرنا الشيخ ابو طاهر اخبرنا الشيخ احمد النخلي قال اجازني بقراءة هذا الدعاء عقب كل صلوة من الخمس السيد عبد الرحمن بن علي باعلوى تلميذ السيد عبد الله الحداد وزوج ابنته عن شيخه السيد عبد الله بن علوى الحداد باعلوى وهو هذا يا الله يا لطيف يا رزاق يا قوى يا عزيز اسئلك تائبا اليك واستغراقا فيك وفناء بك

سمرقند کے اوسطرف ماوراء النہر کے شہر وزمین سے صاحب مرباط یعنے شہر ظفار قدیمہ قاموس مین کہا ہے مرباط بروزن محراب ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالع قسم نے خرید کی تہی ایک زمین بیس ہزار دینار کو اور قسم نے اوسکا نام وہی رکہا جو بصرہ مین اوسکے کنبے کے لوگون کے زمین کا تہا اور وہان درخت لگائے پہر وہ قریہ ہوگیا پہر منتقل ہوا اوس سے دوسرے قریہ کیطرف تو بولنے لگے خالع قسم عریض مصغر نام ہے ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرفہ کے ہے اوسکی طرف منسوب ہین علی عریضی ہمنے نقل کیا یہہ سلسلہ عیدروسیہ سید عبد القادر عیدروس کا اور ضبط اسمار مبہم کئے نفحات قدسیہ سے خرقہ مین عیدروسیہ سید عبد القادر کے اور مشرع مرودی کے بیچ آل باعلوی کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہمکو شیخ ابو طاہر نے اونکو شیخ احمد نخلی نے اونہون نے کہا ہمکو اجازت دی اس دعا کے پڑہنے کی پانچون نمازون کے بعد سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاگرد سید عبد الله حداد اور اونکے داماد نے اپنے شیخ سید عبد الله بن علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہہ ہے یا الله یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلک تائبا الیک واستغراقا فیک وفناء بک

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا ورزقا طيبا هنيئا ومريئا وقوة في الايمان واليقين وصلابة في الحق والدين وعزا يك يدوم ويخلد وشرفا يبقى وينابد لا يخالطه تكبر ولا تملو وارادة فساد في الارض ولا علو انك سميع قريب وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم قلت وللسيد عبد الله الحداد ديوان شعر في غاية اللطف والفصاحة غالبة في النصيحة والسلوك ناولني بعض قصائده ابن بنته السيد عبد الله العيدروس والعيدروسي قلت واخبرني جماعة من سادة آل باعلوي منهم السيد عبد الله بن جعفر مدهر ان سادة آل باعلوي لم يزالوا طبقة بعد طبقة يوصون بقرأة الاحياء وحفظه والعمل بما فيه والمواظبة على اوراده قال مذهبهم في العقائد مذهب اهل السنة والجماعة ومذهبهم في الفقه مذهب الشافعي ومذهبهم في السلوك القيام ما في الاحياء والله اعلم۔

اما طريقة شاذلية پس اين فقير خرقه پوشيد از دست شيخ ابو طاهر از والد خود شيخ ابراهيم كردي۔ وهو عن الشيخ احمد القشاشي وهو عن الشيخ احمد الشناوي وهو اخذ عن جماعة منهم سيدي احمد

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا ورزقا طيبا هنيئا ومريئا وقوة في الايمان واليقين وصلابة في الحق والدين وعزا يك يدوم ويخلد وشرف فا يبقى وينابد لا يخالطه تكبر ولا تملو وارادة فساد في الارض ولا علو انك سميع قريب وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم میں کہتا ہوں سید عبد اللہ حداد کا ایک دیوان ہے اشعار کا نہایت لطف و فصاحت کے ساتھ اکثر اوس میں نصیحت اور سلوک ہے اون کے بعضے قصیدے مجھے لاکر دیئے اُن کے بھانجے سید عبد اللہ عیدروس و عیدروسی نے میں کہتا ہوں مجھکو خبر دی ایک جماعت نے آل باعلوی کی اون میں سے سید عبد اللہ بن جعفر مدہر نے کہ حضرات باعلوی ہمیشہ ایک طبقہ کے وصیت کرتے آئے ہین احیاء العلوم کے پڑھنے کی اور اُس کے یاد کرنے کی اور اُسپر عمل کرنیکی اور اُسکے اوراد کی مواظبت کی اور انکا مذہب عقاید مین اہل سنت و جماعت ہے اور فقہ مین انکا مذہب شافعی ہے سلوک مین جو احیاء العلوم مین ہے اُسپر قیام کرتا ہے واللہ اعلم طریقہ شاذلیہ کا اس فقیر نے خرقہ پہنا ہے شیخ ابو طاہر سے اونھوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اونھوں نے شیخ احمد قشاشی سے اونھوں نے اخذ کیا ایک جماعت سے کہ اُن میں سے سیدی

بن قاسم العلامہ والولی الکبیر سیدی
حسن الانجیہی والشیخ ابراھیم العلقمی
وسیدی محمد زین الدین کلھم صحبوا الشیخ
الاسلام کمال الدین الطویل وتادبوا
بادابہ ولبسوا منہ وھو صحب العلامۃ محمد
بن محمد بن الجزری وھو صحب واخذ الخرقۃ
عن التاج السبکی وھو صحب واخذ عن
سیدی احمد بن عطاء اللہ الاسکندری صاحب
الحکم وھو صحب واخذ عن سیدی ابی العباس
المرعشی وھو صحب واخذ ولبس عن القطب
ابی الحسن الشاذلی ولبس الشیخ ابوطاھر الخرقۃ واخذ
التلقین عن شیخ الحرم احمد النخلی والشیخ عبداللہ بن سالم
عن الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ ابی عثمان سعید بن
ابراھیم الجزائری ثم ایضا لبس الشیخ ابا الطاھر خرقۃ
شیخہ بالکتابۃ والاجازۃ الشیخ محمد بن محمد بن
سلیمان المغربی نزیل مکۃ طلب الشیخ ابراھیم
منہ الخرقۃ لاولادہ فارسلھا الی المدینۃ لھم
وکتب لھم بالاجازۃ لما تصح لہ روایۃ ولم
یجمع الشیخ ابوطاھر معہ بلباسہ من ید
شیخہ ابی عثمان الجزائری بلباسہ لھا من ابی
عثمان المغربی بلباسہ لھا من ابی العباس احمد
عجمی الوھرانی بلباسہ لھا من ابی سالم سیدی
ابراھیم التازی بلباسہ لھا من صالح بن موسی
الزواوی من ابی عبداللہ محمد بن
محمد بن مخلص الطیبی

احمد بن قاسم علامہ وولی کبیر سیدی حسن الانجیہی
اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد زین الدین ان سبا
نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام کمال الدین طویل
کی اور آداب یافتہ ہوئے ہیں اُن کے آداب
سے اور خرقہ پہنا ہے ان کے ہاتھ سے اور وہ صحبت
میں رہے ہیں علامہ محمد بن محمد جزری کے دی سے
اور اونھوں نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ
کیا ہے تاج سبکی سے اور اونھوں نے سیدی احمد
بن عطاء اللہ اسکندری صاحب حکم سے اور اونھوں نے
سیدی ابوالعباس مرعشی سے اور اونھوں نے قطب
ابوالحسن شاذلی سے اور شیخ ابوطاہر نے خرقہ پہنا اور اخذ
تلقین کیا شیخ حرم شیخ احمد نخلی نے اور شیخ عبداللہ
بن سالم سے اونھوں نے شیخ عیسی مغربی سے
اونھوں نے شیخ ابوعثمان سعید بن ابراہیم جزائری سے
اور نیز پہنایا ابوطاہر کو شیخ نے خرقہ اپنے شیخ کا کتابت
اور اجازت کی ساتھ شیخ محمد بن محمد سلیمان مغربی نزیل مکہ سے
طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے اُن سے خرقہ اپنی اولاد
کے واسطے اونھوں نے خرقہ بھیجا ان کے واسطے طرف
مدینہ کے اور اجازت لکھی جسقدر صحیح ہوئے روایت اور
مجتمع نہیں ہوئے شیخ ابوطاہر اُن سے خرقہ پہننے میں انکے
شیخ ابوعثمان جزائری کے ہاتھ سے خرقہ پہننے کو ابو
عثمان مغربی سے اونھوں نے پہنا ابوالعباس
احمد عجمی وہرانی سے اونھوں نے ابوسالم سیدی
ابراہیم تازی سے اونھوں نے صالح بن موسیٰ زوادی
سے اونھوں نے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے

عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید
زین الدین ابی بکر و السید ابی عبد اللہ بن
السید ابی الحسن الشاذلی وھما من القطب
ابی الحسن الشاذلی ثم القطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار
الشہیر بالشاذلی اخذ الطریقۃ و لبس
الخرقۃ عن شیخہ عبد السلام بن مشیش
وھو عن السید عبد الرحمن بن زیات
المدنی وھو عن الشیخ تقی الدین الصوفی
المعروف بالفقیر مصغرا وھو عن الشیخ فخر الدین
وھو عن الشیخ ابی الحسن علی وھو عن الشیخ
تاج الدین محمد وھو عن الشیخ شمس الدین
محمد وھو عن الشیخ زین الدین محمد القزوینی
وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراھیم البصری وھو عن
الشیخ ابی القاسم المروانی وھو عن الشیخ فتح السعود
وھو عن الشیخ سعید القروانی وھو عن الشیخ
ابی محمد جابر وھو عن السید الشہید الامام
حسین بن علی وھو عن ابیہ الامام امیر المومنین
علی ابن ابی طالب وھو عن السید المرسلین
وشفیع المذنبین وقائد الغر المحجلین محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم واین فقیر حزب
البحر اخذ کرد از شیخ ابو طاھر عن الشیخ احمد
النخلی عن الشیخ محمد بن العلاء عن سالم
السنہوری عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام
زکریا عن العز

انہوں نے شیخ علاء الدین مغلطائی سے انہوں
نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابو عبد اللہ
بن سید ابو حسن شاذلی سے اور ان دونوں نے
قطب ابو الحسن شاذلی سے پھر قطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور شاذلی
نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ عبد السلام
بن مشیش سے اور انہوں نے سید عبد الرحمن بن
زیات مدنی سے انہوں نے شیخ تقی الدین صوفی
عرف بفقیر بصیغہ مصغر اور انہوں نے شیخ فخر الدین سے
اور انہوں نے شیخ ابو الحسن علی سے انہوں نے شیخ
تاج الدین محمد سے انہوں نے شیخ شمس الدین محمد
سے انہوں نے شیخ زین الدین محمد قزوینی سے
انہوں نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم بصری سے انہوں نے
شیخ ابو القاسم مروانی سے انہوں نے شیخ فتح السعود
سے انہوں نے شیخ سعید قروانی سے انہوں نے شیخ ابو
محمد جابر سے انہوں نے سید شہید امام حسین بن علی
سے انہوں نے اپنے والد امام امیر المومنین علی ابن
ابی طالب سے انہوں نے سید المرسلین شفیع المذنبین
قائد الغر المحجلین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور اس فقیر نے حزب البحر اخذ کی شیخ ابو طاہر سے
انہوں نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے شیخ محمد بن
علاء سے انہوں نے سالم سنہوری سے
انہوں نے نجم غیطی سے انہوں نے
شیخ الاسلام زکریا سے

عن العز عبد الرحیم بن فرات عن التاج
عبد الوہاب بن علی السبکی عن والدہ التقی
علی بن الکافی السبکی عن الشیخ احمد بن
عطاء اللہ عن الامام الشیخ ابی العباس
احمد بن عمر المرسی عن ابی الحسن
الشاذلی واخذ کرد حکم ابن عطا ازہمین
سند از شیخ احمد بن عطا و اخبرنی الشیخ
ابو طاہر قال اخبرنا الشیخ احمد النخلی
قال اخبرنی الشیخ یحیی الشاوی بتلقینہ
عن الشیخ سعید الجزائری عن الشیخ
سعید المقری عن الولی الکامل احمد
حجی عن العارف باللہ سیدی ابرہیم
بقراءۃ اربع سور من القرآن فی کل یوم
ولیلۃ وہی اقرء باسم ربک الذی خلق
وانا انزلناہ فی لیلۃ القدر واذا زلزلت الارض
زلزالہا ولایلاف قریش ......

طریقہ شطاریہ

واما طریقہ شطاریہ درین دیار ہمین یکجہت است جہت
شیخ محمد غوث گوالیری و بحقیقت پیش از شیخ محمد غوث گوالیری
چندان این طریقہ شہرت نداشت و اول کسیکہ این طریقہ
در ہندوستان از وی جاری شد عبد اللہ شطاری ست
و اول کسیکہ این طریقہ ابتدا کرد شیخ خدا قلی ماوراء النہری ست
بالجملہ این فقیر خرقہ از دست شیخ ابو طاہر کردی پوشید و اشغال
عمل انچہ در جواہر خمسہ ست اجازت داد و ہو عن ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی
عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی عن سید صبغۃ اللہ

انہون نے عز عبد الرحیم بن فرات سے
انہون نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکی
سے اونہون نے اپنے والد تقی علی بن
کافی سبکی سے اونہون نے شیخ احمد بن
عطاء اللہ سے انہون نے امام ابو العباس
احمد بن عمر مرسی سے انہون نے ابو الحسن
شاذلی سے اور اخذ کیا حکم اس عطا کا اسی
سند سے شیخ احمد بن عطا سے اور مجکو خبر
دی شیخ ابو طاہر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ احمد
نخلی نے کہا خبر دی مجھے شیخ یحیے شاوی نے
اوسکی تلقین کی شیخ سعید جزائری نے انہون
نے شیخ سعید مقری سے اونہون نے ولی کامل
احمد حجی سے اونہون عارف باللہ سیدی
ابراہیم سے واسطے پڑہنے چار سورتین قرآن
کے ہمیشہ روز و شب مین اور وہ یہہ ہین
اقرء باسم ربک الذی خلق۔ انا انزلناہ فی لیلۃ
القدر۔ اذا زلزلت الارض زلزالہا۔ لایلاف قریش

طریقہ شطاریہ

اور طریقہ شطار کے اس ملک مین ہی ایک جہت ہے
شیخ محمد غوث گوالیری کے اور فی الحقیقت شیخ محمد غوث
گوالیری سے پہلے کچہہ اس طریقہ کی شہرت نتہی اور ہندوستان
جسکے جاری ہوا عبد اللہ شطاری سے ہوا اور جس نے پہلے
یہ طریقہ جاری کیا وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہین غرض
اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاہر کردی کے ہاتہ سے پہنا اور اونہون نے
اوسکی عملی اجازت دی جو جواہر خمسہ مین ہین اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے

عن الشیخ وجیہ الدین العلوی الگجراتی عن
الشیخ محمد غوث الگوالیری وایضاً البسہا الشیخ
ابو طاہر عن الشیخ احمد النخلی عن السید میر کلان
عن الشیخ عیسی السندی البرہانپوری عن
الشیخ لشکر محمد عن الشیخ محمد غوث ثم الشیخ
محمد غوث صاحب الجواہر الخمسہ ناشر الطریقہ
الشطاریہ اخذہا عن الشیخ ظہور عن الشیخ
حدیث اللہ سرمست عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ محمد قاضی عن
الشیخ عبد اللہ شطاری عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ
خدا قلی الماوراء النہری عن ابی الحسن الخرقانی عن ابی المظفر ترک الطوسی عن الشیخ
ابی یزید العشقی عن الشیخ محمد المغربی تلقن
من روحانیۃ الشیخ ابی یزید البسطامی تلقن
من روحانیۃ سیدنا الامام جعفر الصادق
بسندہ السابق این فقیر را در سفر حج چون
بہ لاہور رسید و دست بوس شیخ محمد سعید
لاہوری دریافت الشان اجازت دعای
سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ و
سند خود بیان کردند و الشان درین زمانہ
یکے از اعیان مشائخ طریقہ احسنیہ و شطاریہ بودند
و چون کسے را اجازت میدادند او را دعوت
رجعت نمے شد رحمۃ اللہ تعالی سند
قال الشیخ المعمر الثقہ حاجی محمد سعید اللاہوری
اخذ الطریقۃ الشطاریہ و اعمال الجواہر الخمسہ
من السیفی وغیرہ عن الشیخ محمد اشرف اللاہوری
عن الشیخ عبد الملک عن الشیخ ابا یزید الثانی

انہوں نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے۔ اور انہوں نے
شیخ محمد غوث گوالیری سے۔ اور نیز پہنایا خرقہ
شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے سید
میر کلان سے انہوں نے شیخ عیسی سندی برہانپوری سے
اور انہوں نے شیخ لشکر محمد سے اور انہوں نے شیخ محمد غوث
سے پھر شیخ محمد غوث گوالیری صاحب جواہر خمسہ اور رواج
دینے والے طریقہ شطاریہ کے نے اخذ طریقہ کیا شیخ ظہور سے
انہوں نے شیخ حدیث اللہ سرمست سے انہوں نے شیخ محمد قاضی سے انہوں نے شیخ
عبد اللہ شطاری سے انہوں نے شیخ محمد عارف سے اور انہوں نے شیخ محمد عاشق سے
انہوں نے شیخ خدا قلی ماوراء النہری سے انہوں نے ابو الحسن خرقانی سے اور انہوں نے
اور انہوں نے شیخ ابو یزید عشقی سے انہوں نے شیخ محمد
مغربی سے انہوں نے تلقین پائی روحانیت
سے شیخ ابو یزید بسطامی کے انہوں نے تلقین
پائی روحانیت سے سیدنا امام جعفر صادق کے جیسا
سند سابق کے۔ اور نیز یہ فقیر حج کے سفر میں جب
لاہور پہنچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری
کی حاصل کی۔ اور انہوں نے دعای سیفی کی
اجازت بلکہ اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ کے
بیان کی اور یہہ اس زمانہ میں بہت بڑے مشائخ
طریقہ احسنیہ و شطاریہ کے تھے۔ اور جب کسی کو
اجازت دیتے تھے اسکو دعوت کی رجعت نہوتی تھی
رحمۃ اللہ تعالی سند کہا شیخ معمر ثقہ حاجی محمد سعید لاہوری
نے کہ میں نے اخذ طریقہ کیا شطاریہ اور اعمال جواہر
خمسہ سیفی وغیرہ شیخ محمد اشرف لاہوری سے انہوں
نے شیخ عبد الملک سے انہوں نے شیخ بایزید ثانی سے

عن الشیخ وجیہ الدین الگجراتی عن الشیخ
محمد غوث الگوالیری و ایضاً این فقیر را
اجازت طریقہ شطاریہ حاصل شد از حضرت
والد بزرگوار قدس سرہ عن شیخ لال پیرہتی
عن الشاہ پیر پیرہتی بسند لا یحضرنی
الآن وجدت فی کتاب العزیزیہ ارادہ
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
بہاء الدین الشطاری انہ قال بدانکہ ذکر
مشرب شطار اسم است بزبان یا بدل گوید و ملاحظہ
اسماء صفات کند یعنی سمیع و بصیر و علیم در
خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ
پیش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از زیر
ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا
و بینا و دانا در دل قرار دہد و در یک دم
بگوید از اول دم تا آخر دم این در غیر محاربہ
کبیرست فاما در محاربہ کبیر اگر در یک دم دو صد بار و
زیادہ بگوید پس بہتر است چون درین صفات
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ
آن صفات را ثبات گویند یعنی سمیع بصیر
علیم شنوا دائم بینا۔ دانا۔ قایم۔ حاضر۔ ناظر
شاہد۔ چون مدتے درین شغل استقامت
میفرمایند۔ یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم
ظاہر۔ باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی و بدیع
باقی و عروج و نزول۔ در ہر ذکرے و اسمے
شرط ست چون زمانے بدین شغل

اونہون نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے انہون
نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز اس فقیر کو اجازت
طریقہ شطاریہ کے حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار
قدس سرہ سے انکو شیخ لال پیرہتی سے انکو شاہ
پیر پیرہتی سے اوس کی سند اس وقت
مجھے یاد نہین ہین نے کتاب عزیزیہ مین پائی ہے
معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایرجی سے اونکو
شیخ بہاؤ الدین شطاری سے کہ اونہون نے
کہا ہے۔ کہ جان لینا چاہیے کہ ذکر مشرب شطاریہ
کا اسم ہے زبان سے یا دل مین کہے اور ملاحظہ
اسماء صفات کا کرے یعنی سمیع۔ بصیر علیم خیال
مین لائے۔ اور برزخ یعنی صورت واسطے کی پیش
نظر رکھے اور مد کھینچے اور شد کرے اور زیر ناف سے
شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور
دیکھنے والا اور جاننے والا دل مین قرار دے اور ایک
دم مین ایک دفعہ کہے دم کے اول سے دم کے آخر
تک مین اور یہ جب ہے کہ محاربہ کبیر نہو اور جو محاربہ
کبیر ہو تو دو سو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے
جب صفات قرار پا جائین تو اور صفات تلقین
کرے کہ اون صفات کو ثبات کہتے ہین یعنی
سمیع بصیر علیم شنوا بینا۔ دانا۔ دائم۔ قائم۔
حاضر شاہد ہے جب ایک مدت اس شغل مین مستقیم ہو جاوے
تو فرماتے ہین یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم۔ ظاہر
باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی۔ بدیع۔ باقی عروج نزول
ہر ذکر و اسم مین شرط ہے جب ایک مدت اس مین

استقامت گرفتہ باشد بعدہ ملفوظات تلقین کنند
یعنی العلی الاعلیٰ العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب
اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم
بعد ازان بہ محاربہ کبیر شغل کنانند کہ دم گرفتہ
بشدت تمام با تصور ملاحظہ چندان ذکر گوید کہ خوے
از اندام طریق باران روان شود و گوئندۂ
ذکر بیہوش گردد و فائدہ آنست کہ آنچہ بگرسنگی
و بیداری بسیار حاصل میشود آن ہمہ بدین حال
میشود و این مقدار کافی ست باقی از مرشد معلوم
گردد بدانکہ مراقبہ بر سہ طریق ست اول آنکہ
بجلسہ صلوۃ بنشینی و التزام علم بدین کنی کہ باری
تبارک و تعالیٰ بینا و شنوا و دانا ست و چون ازین
علم لمحہ غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبہ ربط
شیخ لازم گیرد و در نماز و تلاوت و جمیع احوال
ملازم این علم باشد و چون درین استقامت شود
در مراقبہ ثانی آنرا مشاہدہ نیز گویند شروع کنی
و این ہم بران ہیئت مذکورہ بنشینی و سر و رو را
بجانب دل مائل گردانی و چشم را بندی و بچشم
باطن سوئے دل نگری و تصور کنی کہ خدا عز و جل
را می بینی و چون این شغل بہ کمال رسد حجاب
تشبیہ برخیزد و بہ تحقیق بدانی کہ خدا تعالیٰ را
می بینی پس ازین ترقی کن در مراقبہ ثالث کہ
آنرا معائنہ نیز نامند مشغول شو و آن
آنست کہ بر صفات مسطورہ بنشینی
الا آنکہ نظر سوئے آسمان داری و چشم

مستقیم ہو جائے تو ملفوظات تلقین فرمائیں
یعنی العلی الاعلیٰ العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب
اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم
اسکے بعد محاربہ کبیر کا شغل کرائیں کہ دم روک کر
خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے
کہ بدن سے پسینہ مینہہ کیطرح برسنے لگے اور ذکر کرنیوالا
بیہوش ہو جائے اور فائدہ یہہ ہے کہ جسقدر بہوکہ
رہنے سے اور بہت جاگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس
سے حاصل ہو جاتا ہے اور اسقدر کافی ہے باقی مرشد سے معلوم
ہو جائیگا۔ جاننا چاہیئے کہ مراقبہ تین طور پر ہے
ایک تو یہ کہ اسطرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور اس علم
کا التزام کرے یعنی یقین سے یون جان کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا اور
سنتا اور جانتا ہے اور جب اس علم سے ایک لمحہ بھی غافل ہو
تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ مین ربط شیخ لازم ہے اور نماز
تلاوت اور تمام احوال کو لازم جانے اور جب اسمین استقامت
ہو جائے دوسرا مراقبہ جسے مشاہدہ بھی کہتے ہین شروع کرے
اور اسمین بھی اوسی شکل سے بیٹھے اور منہ دل کے وسط
کی طرف جھکائے اور آنکھین بند کرے اور چشم باطن سے
دلکو دیکھے اور تصور کرے کہ خدا عز و جل کو دیکھتا
ہے اور جب یہہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب
تشبیہ کا اوٹھ جایگا اور تحقیق جانیگا کہ خدا تعالیٰ
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تیسرے مراقبہ مین کہ
اوسے معائنہ بھی کہتے ہین اوسمین مشغول ہو اور
وہ یہ ہے کہ اوسی طور سے بیٹھے مگر نظر آسمان
کی طرف کرے اور آنکھین

فراز کردہ بر ہیئت مختصر تصور کنی کہ روح
از قالب بیرون رفت و از سماوات گذشت
و بمعاینۂ حق تعالیٰ مشغول شد اگر کسے برین
استقامت یابد رشتہ سپید پیدا آید یکجانب رشتہ
بالائے ہفتم آسمان باشد و دوم جانب رشتہ در
دل او باشد و اعلیٰ مرتبہ طریق است و مشغولے
کہ مشائخ می گویند ہمین است و درین واسطہ
درست نیست ؟

بیان سبحہ

اما سبحۃ فناولنیہا السید عمر ابن بنت
الشیخ عبد اللہ البصری المکی قال ناولنیہا
جدی الشیخ عبد اللہ ناولہ ایاہا
شیخہ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی
وقال ناولنی ایاہا ابو عثمان الجزائری
عن ابی عثمان المقری عن سیدی احمد
حجی عن سیدی ابراہیم التازی عن
ابی الفتح المراغی عن ابی العباس احمد بن
بکر الرداد عن مجد الدین محمد بن یعقوب
بن محمد الفیروزآبادی اللغوی عن جمال الدین
یوسف بن محمد الدمیری عن تقی الدین بن ابی الثناء
محمود بن یعلی عن مجد الدین عبد اللہ بن ابی الجیش
المقری عن ابیہ عن ابی الفضل محمد بن الناصر عن ابی
محمد عبد اللہ السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی السلامی
الحداد عن ابی نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر عن ابی
الحسن علی بن الحسن بن القاسم الصوفی

اونچی کرے اسی طرح جیسے مرنیکے وقت اپنے
خیال کرے کہ میری روح قالب سے نکل گئی اور آسمانوں سے
گذر گئی اور حق تعالیٰ کی معاینہ مین مشغول ہوئی اگر کسیکو
اسپر استقامت حاصل ہوگی ایک ڈورا سپید ظاہر ہوگا
اوسکا ایک سرا ساتوین آسمانپر ہوگا اور دوسرا اوسکے
دل مین ۔ اور اعلیٰ مرتبہ اور مشغولے جو مشائخ
کہتے ہین یہی ہے اور اس مین واسطہ درست
نہین ۔

تسبیح کی سند

وہ مجکو دی سید عمر شیخ عبد اللہ بصری مکی
کے نواسے نے کہا مجکو دی میرے نانا شیخ عبد اللہ
نے اون کو دی اونکے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان
مغربی نے اور کہا مجکو دی ابو عثمان جزائری
نے اون کو ملی ابو عثمان مقری سے اون کو
سید احمد حجی سے اونکو سید ابراہیم تازی سے
اونکو ابو الفتح مراغی سے اون کو ابو العباس
احمد بن ابو بکر رداد سے اونکو مجد الدین
محمد بن یعقوب بن محمد فیروزآبادی لغوی
سے اونکو جمال الدین یوسف بن محمد دمیری
سے اونکو تقی الدین بن ابو ثنا محمود بن یعلی سے
اونکو مجد الدین عبد الصمد بن ابو الجیش مقری سے
اونکو اپنے والد سے اونکو ابو الفضل محمد بن ناصر سے
اونکو ابو محمد عبد اللہ سمرقندی سے اونکو ابو بکر محمد بن علی
سلامی حداد سے اونکو ابو نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر
سے اونکو ابو الحسن علی بن حسن بن قاسم صوفی سے

سند تسبیح

قال سمعت ابا الحسن المالکی وقد رأیته
وفی یدہٖ سبحۃ فقلت یا اوستاذ انت
الی الاٰن مع السبحۃ یقول کذا رایت اُستاذی
الجنید وفی یدہٖ سبحۃ فقلت یا اُستاذی
وانت الی الاٰن مع السبحۃ فقال کذا رایتُ
اُستاذی سری بن المغلس السقطی وفی یدہٖ
سبحۃ فقلتُ یا استاذ وانت مع السبحۃ
فقال کذا رأیتُ اُستاذی معروف
الکرخی وفی یدہٖ سبحۃ فسألتُ عمّا سالتنی
عنه فقال کذا رأیتُ اُستاذی بشر الحافی
وفی یدہٖ سبحۃ وسألتُہ عمّا سألتنی عنہ فقال
رأیتُ اُستاذی عمر المکی وفی یدہٖ سبحۃ فسألتُہ
عمّا سألتنی عنہ فقال رأیتُ اُستاذی الحسن
البصری وفی یدہٖ سبحۃ فقلتُ یا اُستاذ مع
عظم شانک وحسن عبادتک وانت
الی الاٰن مع السبحۃ فقال لی ھذا شئ کنّا
استعملناہ فی البدایات ماکنا نترکہ فی
النھایات انا احب ان اذکر اللّٰہ بقلبی و
یدی ولسانی قال الشیخ ابو العباس الرداد
تبیّن من قول الحسن البصری السبحۃ کانت
موجودۃ متخذۃ فی عھد الصحابۃ لقوله
ھذا شئ کنا استعملناہ فی البدایات وبدایت
الحسن من غیر شک کانت
مع اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیه واٰله وسلم فانه ولد

اونہوں نے کہا مینے دیکھا شاہ حسن مالکی سر اور تحقیق مینے دیکھا انکو تسبیح آن کے
ہاتھہ مین ہے تو مینے کہا حضرت ابہی تک آپ تسبیح ہاتھہ مین رکھتے ہین
کہا اونہوں نے یوہین دیکھا تہا اپنے حضرت جنید کو اور مینے کہا تہا حضرت ابہی
تک آپ تسبیح ہاتھہ مین رکھتے ہین انہوں نے کہا مینے ایسا ہی دیکھا تہا اپنے
سقطی کو اور آن کے ہاتھہ مین تسبیح تھی تو مینے کہا
اے حضرت ابہی تک آپ تسبیح رکھتے ہین انہون نے
کہا مین نے ایسا ہی دیکھا تہا اپنے مرشد معروف
کرخی کو اور انکے ہاتھہ مین تسبیح تھی اور مینے یوہین
پوچھا تھا جسطرح تم نے مجھہ سی پوچھا تو انہون نے
کہا ہم نے یوہین دیکھا تھا اپنے مرشد بشر حافی
کو اون سے یوہین دریافت کیا جیسے تمنے مجھہ سی
اونہوں نے کہا مینے دیکھا اپنے حضرت عمر مکی کو
انکے ہاتھہ مین تسبیح تھی مینے سوال کیا اسی طرح
جسطرح تم نے مجھہ سے ۔ انہون نے کہا مینے دیکھا
اپنے اوستاد حسن بصری کو ان کے ہاتھہ مین
تسبیح تھی مینے کہا اے حضرت ۔ آپ باوجود
ایسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی
اور ابہی آپ کے ہاتھہ مین تسبیح ہے انہون
نے کہا کہ یہی یہ ایک ایسی شی ہے کہ ہم ابتدا مین اسکا
استعمال کرتے تھے تو ہم نہایت مین بھی نہ ترک کیا مین دوست
رکھتا ہون اس امر کو کہ ذکر اللہ دلسی کرون اور ہاتھہ سی اور
زبان سے شیخ ابو العباس رداد فرماتے ہین کہ حسن بصری کے
قول سی روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور متخذ تھے صحابہ کی عہد
مین جو انہون نے کہا یہ ایسی شی ہے کہ ہم ابتدا مین کیا کرتے تھے
اور ابتدا حسن بصری کی بیشک تھی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ

لسنتين بقيا من خلافة عمر ورأى عثمان
وعليا وطلحة رضي الله عنهم وحضر يوم
الدار في قضية عثمان وعمره اربع عشرة
سنة وروى عن عثمان وعلي وعمران بن
حصين ومعقل بن يسار وابي بكرة وابي
موسى وابن عباس وجابر بن عبد الله
رضي الله عنهم وخلق كثير من الصحابة
والخلاف في روايته عن علي رضي الله عنه
مشهور انتهى واما دلائل الخيرات فاخبرنا
به شيخنا ابو طاهر عن الشيخ احمد النخلي عن
السيد عبد الرحمن الادريسي الشهير
بالمحجوب عن ابيه احمد عن جده محمد
عن ابي جده احمد عن مولفه السيد الشريف
محمد بن سليمان الجزولي رحمة الله
واما قصيدة البردة فاخبرنا بها ابو طاهر
عن الشيخ احمد النخلي عن محمد بن العلاء
البابلي عن سالم السنهوري عن النجم
الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا عن ابي
اسحاق الصالحي عن الصلاح محمد بن محمد
بن الحسن الشاذلي عن علي بن جابر الهاشمي
عن ناظمها شرف الدين محمد بن سعيد
حماد البوصيري رحمة الله كاتب حروف گوید
اینست الخ از بیان سلاسل درین رساله میسر شد بعد
ازان ذکر بعض اسانید علم حدیث وعلم فقه وغیرهما خواهد
آمد والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا وصلی الله علی سیدنا
محمد وآله اجمعین

جب دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہو
چکے اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان وعلی وطلحہ
رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو
حضرت رضی اللہ عنہ کے قضیہ میں تو اون کی عمر
چودہ ۱۴ برس کی تھی اور انہوں نے حدیث کی روایت
کی ہے عثمان وعلی وعمران بن حصین ومعقل بن
یسار وابو بکر وابو موسی وابن عباس وابن جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور
اونکا حضرت علی سے روایت کرنے میں خلاف مشہور ہے انتہی

دلائل الخیرات کی سند — اور دلائل الخیرات
کی ہمکو اجازت دی ہماری شیخ ابو طاہر نے انہوں نے شیخ احمد
نخلی سے انہوں نے سید عبد الرحمان ادریسی مشہور
محجوب سے انہوں نے اپنے والد احمد سے انہوں نے
انکے دادا محمد سے انہوں نے انکے پردادا احمد سے انہوں
نے اوس کے مصنف سید شریف
محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے —

قصیدہ بردہ کی سند — ہمکو خبر دی
قصیدہ بردہ کی ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے محمد بن علا بابلی
سے انہوں نے سالم سنہوری سے انہوں نے نجم غیطی سے انہوں نے شیخ
الاسلام زکریا سے انہوں نے ابو اسحاق صالحی سے انہوں نے صلاح محمد
بن محمد بن حسن شاذلی سے انہوں نے علی بن جابر ہاشمی سے انہوں نے
اوس کے ناظم شرف الدین محمد بن سعید حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے
کاتب حروف کہتا ہے یہ ہے بیان سلاسل کا اس رسالہ میں میسر ہوا
اور علم حدیث وفقہ وغیرہا کی سند کا ذکر بعد ہوگا فقط

ہو العزیز الولی الرحیم

معتقدین سلسلۂ عالیہ کو مژدہ ہو

کہ یہ کتاب علم سلوک میں لاجواب ہے اسمین طریقہ اذکار و اشغال جدا جدا اور نسبتین و توجہ و مراقبہ سب الگ الگ کا
الگ الگ لکھا ہے۔ اور جو فقرے جہاں جہاں مشہور ہیں انکی تشریح اور صحت الفاظ کی ہے۔ اور انہی سلسلون کا ارتباط جتنے
طریقون سے آپکو پہنچے ہیں بیان کئے ہیں واقعی یہ کتاب قابل دید ہے۔ چونکہ یہ کتاب نایاب تہی اور ہر دیار و امصار سے
شایقین کی خواہش یہ کتاب روز افزون تہی۔ اسواسطے اس خاکسار نے باسلوب ترجمہ اردو طبع کیا ہے
ناظرین کی خدمت عالی مین التماس ہے کہ بسبب عدیم الفرصتی اور منقول عنہ کے غلط ہونیکی وجہ سے اگر کسی قدر غلطی پاویں
تو عاجز کو معاف فرماوین۔ ہان اب انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ سے تصحیح اور خوشخطی کا پورا پورا انتظام کیا جاویگا صرف
دوسرے شخصون کی تصحیح کے اعتبار پر نہ چھوڑا جایا کریگا۔ چنانچہ جو ایک رسالہ الطاف القدس جو پہلے چھپ چکا ہے
وہ اب بالکل مطبع میں ہو چکا تہا اور طالبون کی درخواست برابر چلی آتی تہی اس سبب سے اب وسکو معہ ترجمہ
اردو پاکیزہ اور عمدہ تقطیع پر باہتمام صحت خود طبع کیا جا رہا ہے جو ناظرین کے ملاحظہ مین گزریگا معلوم
ہو جاویگا۔ جن صاحب کو جسقدر نسخہ کتاب ہذا اور دیگر رسائل حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب
و شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ عبد الرحیم صاحب و مولوی اسمعیل صاحب شہید رحمہم اللہ علیہم
سے مطلوب ہون مطبع احمدی بازار دریبہ کلان دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ سے طلب فرماوین۔

2733

اور

ہر قسم کے قرآن شریف حمائل سادہ مترجم و کتب دینیات عربی۔ فارسی۔ اردو۔ و کتب درسیہ مدارس عربی۔
و سرکاری۔ و کتب تصوف و لغات و طب و نیز کتب مصنفہ حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی و حضرت شیخ کلیم اللہ
صاحب جہان آبادی و مولوی محمد قاسم صاحب نانوتی و مولوی نذیر حسین صاحب و مولوی الطاف حسین صاحب و مولوی عبد الحق صاحب مفسر
حقانی۔ و دیگر کتب مطبوعہ بمبئی مصر کلکتہ لکھنؤ کانپور آگرہ میرٹھ دہلی وغیرہ اور کتب متفرق نایاب نادر
اور رد مقلد و غیر مقلد و شیعہ وغیرہ کا بہی اس دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ دہلی سے نقد قیمت آنے پر مکفایت ملسکتی
ہین اور تاجرون کیساتھ نہایت کفایت کے ساتھ خاص طور پر معاملہ کیا جاتا ہے فقط

المشتہر۔ خاکسار مولوی سید محمد صاحب کلیمی جعفری عاجز سید ظہیر احمد مالک دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ و مطبع احمدی دہلی